ویٹرنری اور اینیمل سائنسز سے متعلقہ شعبہ جات میں

انٹرنشپ اور کیرئر پلاننگ

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

ویٹرنری اور اینیمل سائنسز

سے متعلقہ پروفیشن کو مختلف سیکٹرز میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان سیکٹرز میں کون کون سے مزید شعبہ جات اور ذیلی شعبہ جات ہیں؟ ان کا سٹرکچر کیا ہے؟ کس شعبہ کی کتنی اہمیت ہے؟ کسی شعبہ کے منفی اور مثبت پہلو کون کون سے ہیں؟ کس شعبہ میں ملازمت کے کون کون سے مواقع موجود ہیں؟ کون سا شعبہ انٹرنشپ کے لحاظ سے بہتر اور کون سا ملازمت کے لحاظ سے بہتر ہے؟ کون سا شعبہ خواتین کے لئے مناسب ہے؟ کس شخصیت اور مزاج کے حامل شخص کو کس شعبہ کا انتخاب کرنا چاہئے؟ کتاب میں ان تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

ویٹرنری اور اینیمل سائنسز سے متعلقہ شعبہ جات میں

انٹرنشپ اور کیرئر پلاننگ

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

ویٹرنری اور اینیمل سائنسز کا شعبہ

جو کہ بہت وسیع اور کثیر الجہتی شعبہ ہے، بطور پروفیشنل اس کا حصہ بننے والے افراد یقیناً مختلف مزاج اور شخصیت کے حامل ہوں گے۔ اسی طرح مختلف افراد کے مقاصد اور اس تناظر میں اس شعبہ سے توقعات بھی مختلف ہوں گی۔ اس شعبہ کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہ متفرق مواقع فراہم کرتا ہے جن سے مختلف پروفیشنلز اپنی سوچ، اپنی شخصیت اور اپنے مزاج کے مطابق فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد ایک خاکہ پیش کرنا ہے جس کی بنیاد پر مختلف پروفیشنلز اس قابل ہو سکیں کہ وہ خود کو پہچاننے کے ساتھ ساتھ اس پروفیشن کو سمجھتے ہوئے اس کی گہرائی تک جائیں اور دیگر ذرائع سے مزید معلومات حاصل کرتے ہوئے خود کے لئے مناسب سمت کا انتخاب کریں یا اپنی سمت کو درست کریں۔

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

ویٹرنری اور اینیمل سائنسز سے متعلقہ شعبہ جات میں

انٹرنشپ اور کیرئیر پلاننگ

Like & Follow our

Facebook Pages for Daily Updates

www.facebook.com/MJassarAftabOfficial

www.facebook.com/VeterinaryInformationHub

لائیوسٹاک، پولٹری،، فشریز، جنگلی حیات، پالتو اور دیگر جانوروں سے متعلقہ

خبروں، معلومات اور تجزیوں پر مشتمل ویب سائیٹ

Jassaraftab.com

A Veterinary Information Hub

ویٹرنری اور اینیمل سائنسز سے متعلقہ شعبہ جات میں

انٹرنشپ اور کیرئر پلاننگ

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

اہتمام

علمِ و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40- اُردو بازار، لاہور۔

فون: 37352332، 37232336 فیکس: 37223584

www.ilmoirfanpublishers.com

E-mail: ilmoirfanpublishers@hotmail.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس کتاب کو تجارتی مقاصد کے لئے فوٹو کاپی کرنے، PDF یا کسی اور فارمیٹ میں انٹرنیٹ کے ذریعے ویب سائیٹ، سوشل میڈیا وغیرہ پر مہیا کرنے یا کسی اور طریقے سے مارکیٹ کرنے کی اجازت نہیں۔ بلا تحریری اجازت ایسا کرنا غیر قانونی ہوگا۔ خلاف ورزی کرنے پر قانونی کارروائی کا حق محفوظ رہے گا۔

نام کتاب	:	ویٹرنری اور اینیمل سائنسز سے متعلقہ شعبہ جات میں انٹرنشپ اور کیرئر پلاننگ
مصنف	:	ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب
اہتمام	:	علم وعرفان پبلشرز، لاہور
مطبع	:	آر۔آر پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ	:	دلدار حسین
سن اشاعت	:	جنوری 2021ء
قیمت	:	-/500 روپے

......ملنے کا پتہ......

علم و عرفان پبلشرز

40۔الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ

اُردو بازار، لاہور

فون نمبرز: 042-37223584-37232336-37352332

کتاب بذریعہ ڈاک/کوریئر منگوانے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

0301-4908677

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اُس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اُس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے پوری طرح متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کر دیا جائے گا۔ (ناشر)

انتساب !

ان پاکستانی پروفیشنلز کے نام

جو پاکستان میں اور پاکستان سے باہر

ویٹرنری اور اینیمل سائنسز سے متعلقہ

مختلف شعبہ جات میں

محنت اور ایمانداری کے ساتھ

خدمات سرانجام دے رہے ہیں

فہرست

	☆ پیش لفظ	11
1-	کیرئر کا آغاز اور درست سمت	13
2-	منزل اور کامیابی	17
3-	کامیابی کی کنجی	24
4-	خودشناسی اور پیشہ	27
5-	ڈگری حاصل کرنے کے مقاصد	31
6-	ڈگری کا دائرہ کار اور ویلیو ایڈیشن	33
7-	متفرق لائنز اور شخصیت کے مطابق انتخاب	37
8-	پروفیشن اور مختلف شعبہ جات	40
9-	وفاقی حکومت کے ادارے	42
10-	لائیوسٹاک کے صوبائی محکمے	47
11-	وائلڈ لائف کا شعبہ	52
13-	تعلیمی اور تحقیقی ادارے	55
14-	قومی سلامتی اور امن وامان کے ادارے	60
15-	دیگر سرکاری و نیم سرکاری ادارے	62
16-	پرائیویٹ سیکٹر	64
17-	پولٹری سیکٹر	65

18-	ڈیری سیکٹر	73
19-	میٹ سیکٹر	83
20-	ایکوائنز کا شعبہ	85
21-	سوشل اینڈ ڈویلپمنٹ سیکٹر	87
22-	بینکنگ اینڈ انشورنس سیکٹر	90
23-	ویٹرنری پریکٹس اور کنسلٹنسی	91
24-	بیرون ممالک میں تعلیم اور ملازمت	97
25-	جانوروں میں عدم دلچسپی اور مواقع	108
26-	انٹرنشپ	111
27-	پوسٹ گریجویشن اور مضامین کا انتخاب	114
28-	پروفیشنل ڈگری اور ذاتی کاروبار	118
29-	لیڈی پروفیشنلز کے لئے مواقع	120
30-	پیراویٹرنری ورکرز کے لئے مواقع	124
31-	آخر میں چند گزارشات	126

اظہار تشکر

ڈاکٹر حنیف نذیر چوہدری ،ڈاکٹر عبدالکریم بھٹی، پروفیسر ڈاکٹر مسعود اختر، پروفیسر ڈاکٹر اطہر محمود، ڈاکٹر محمد ندیم سرور، ڈاکٹر آصف محبوب ،ڈاکٹر محمد اعظم کاکڑ، ڈاکٹر ناصر مختار، کرنل (ر) محمد ارشد انصاری، ڈاکٹر عدنان رانا، ڈاکٹر ملک محمد علی، ڈاکٹر عمارہ فیاض، ڈاکٹر عرفان آشام،ڈاکٹر سمیہ فاروق،ڈاکٹر ریاست وسیع اللہ،نورین انجم،ڈاکٹر فرحان فاروق،ڈاکٹر اسامہ طیب،ڈاکٹر بابر سلیم، ڈاکٹر محمد جواد الحسن، ڈاکٹر نتاشہ غفور، ڈاکٹر مصطفٰے احمد احسن ،ڈاکٹر فاریہ مجاہد، ڈاکٹر محمد رضوان خان،ڈاکٹر قدسیہ اشرف،ڈاکٹر احسن نعیم،ڈاکٹر حافظ عاصم گورسی،ڈاکٹر اشعر نعمان،کرن سلیم،ڈاکٹر سید فیصل حسین، ڈاکٹر صبا ذوالفقار،ڈاکٹر ذیشان حیدر،ڈاکٹر اویس قاضی،ڈاکٹر عرفان بھٹی،ڈاکٹر عمران کبیر چوہدری،ڈاکٹر شازیہ نذیر،ڈاکٹر مدثر سہیل،حافظ محمد ارسلان امین بھٹی،ڈاکٹر شیخ عمر حسان اکمل،ڈاکٹر مسرور احمد،ڈاکٹر محمد فاروق،ڈاکٹر عابد حسین،ڈاکٹر کومل اختر،ڈاکٹر سحر اشعر،ڈاکٹر تیمور شیخ،ڈاکٹر ماجد علی،ڈاکٹر نعمان رؤف،ڈاکٹر وقار سرفراز اور دیگر کا میں بے حد مشکور ہوں جن سے متعلقہ مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی اور جنہوں نے کتاب لکھنے کے دوران مدد اور رہنمائی فرمائی۔

خصوصی گزارش

کتاب میں مختلف شعبہ جات اور ان سے متعلقہ ملازمت اور انٹرنشپ کے مواقع کے حوالے سے بڑی تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔اس حوالے سے کوشش کی گئی ہے کہ مجموعی طور پر پاکستان کے تناظر میں تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا جا سکے۔اس کے باوجود ممکن ہے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں اور بیرون ممالک میں مقامی حالات کے تناظر میں صورتحال مختلف ہو۔اسی طرح قانونی یا انتظامی سطح پر مختلف فیصلے بھی صورتحال پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔اس لئے گزارش ہے کہ کتاب میں دیے گئے مواد کے ساتھ ساتھ مقامی حقائق کو بھی مدنظر رکھا جائے۔اس مناسبت سے اگر کسی بھی جگہ رہنمائی یا مدد کی ضرورت ہو تو رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

www.jassaraftab.com

www.facebook.com/MJassarAftabOfficial

پیش لفظ

کسی بھی شخص کے کیریئر کا تعلق محض روزی کے حصول کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ اس کی ذاتی زندگی اور سماجی مقام بھی اس سے متاثر ہوتا ہے۔ ہمارا معاشرہ جو سماجی لحاظ سے ہی نہیں بلکہ انتظامی اور قانونی لحاظ سے بھی طبقات میں تقسیم ہے، یہاں روزگار کے حصول اور پیشہ ورانہ خدمات کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ کیریئر سے متعلقہ سماجی پہلوؤں کو بھی خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے۔

طبقات میں بٹا ہوا یہ معاشرہ صرف گروہی تقسیم تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کا اثر انفرادی سطح پر مزاج، شخصیت اور سوچ کی تقسیم پر بھی پڑتا ہے۔ حقیقت پسند اور سنجیدہ لوگ اپنے کیریئر اور اس سے متعلقہ تعلیم کے انتخاب میں ان تلخ سماجی حقائق کو لازمی مدنظر رکھتے ہیں۔ جب مجموعی طور پر معاشرے میں ظلم اور اس پر قانونی بے بسی نظر آتی ہے تو پھر اس پہلو کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔

ویٹرنری اور اینیمل سائنسز کا شعبہ جو کہ بہت وسیع اور کثیر الجہتی شعبہ ہے، بطور پروفیشنل اس کا حصہ بننے والے افراد یقیناً مختلف مزاج اور شخصیت کے حامل ہوں گے۔ اسی طرح مختلف افراد کے مقاصد اور اس تناظر میں اس شعبہ سے توقعات بھی مختلف ہوں گی۔ اس شعبہ کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہ متفرق مواقع فراہم کرتا ہے جن سے مختلف پروفیشنلز اپنی سوچ، اپنی شخصیت اور اپنے مزاج کے مطابق فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد ایک خاکہ پیش کرنا ہے جس کی بنیاد پر مختلف پروفیشنلز اس قابل ہو سکیں کہ وہ خود کو پہچاننے کے ساتھ ساتھ اس پروفیشن کو سمجھتے ہوئے اس کی گہرائی تک جائیں اور دیگر ذرائع سے مزید معلومات حاصل کرتے ہوئے خود کے لئے مناسب سمت کا انتخاب کریں یا اپنی سمت کو درست کریں۔

کتاب کے ابتدائی چیپٹرز میں پیشہ ورانہ زندگی اور ذاتی زندگی کے عمومی پہلوؤں پر گفتگو کی گئی ہے جو دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے بھی اہمیت کی حامل ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد ڈگری کے مختلف مقاصد اور مختلف سمتوں کے بارے بتایا گیا ہے۔ کس مزاج کے شخص کو کس سمت کی طرف جانا چاہیئے، اس موضوع پر بات کرتے ہوئے مجموعی طور پر اس شعبہ کے پروفیشنلز کے لئے سرکاری اور نجی سطح پر کیریئر کے مختلف مواقع کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ ہر شعبہ اور اس کے ذیلی شعبہ جات کے بارے بات کرتے ہوئے کیریئر کے مواقع کے ساتھ ساتھ انٹرنشپ کے حوالے سے مثبت اور منفی پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

کتاب میں بیرون ممالک میں تعلیم اور ملازمت کے حوالے سے الگ چیپٹر موجود ہے۔ اسی طرح ہر شعبہ میں تفصیلی بات کرنے کے ساتھ ساتھ انٹرنشپ، خواتین کے کیریئر، پوسٹ گریجویشن میں مضامین کے انتخاب اور ذاتی کاروبار کے حوالے سے الگ گفتگو بھی کی گئی ہے۔ پیرا ویٹرنری ورکرز سے متعلقہ مواقع کے حوالے سے بھی چند الفاظ کتاب کا حصہ ہیں۔

امید ہے کہ یہ کتاب پاکستان بھر کے ویٹرنری اور اینیمل سائنس پروفیشنلز اور متعلقہ سٹوڈنٹس کو کیریئر پلاننگ کے حوالے سے ایک آؤٹ لائن فراہم کرے گی جس کی بنیاد پر وہ کسی بھی شعبہ کے متعلقہ ماہرین سے مزید رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں بہتری لا سکیں گے۔

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

کیریئر کا آغاز اور درست سمت

ہمارے ہاں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں پڑھا نہیں جاتا اور ہماری پڑھائی کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ سکول میں داخلے سے لے کر پروفیشنل ڈگری کے انتخاب تک؛ تعلیمی سفر میں بہت سے ایسے موڑ آتے ہیں جہاں ضروری ہوتا ہے کہ بچے کو سمجھا جائے، اسے پڑھا جائے اور پھر اس کی تعلیم یا پروفیشن کا انتخاب کیا جائے، مگر ایسا نہیں ہوتا۔

میٹرک اور انٹرمیڈیٹ میں مضامین کا انتخاب اور پھر پروفیشنل ڈگری جو کہ اہم ترین موڑ ہے اور جس کا تعلق براہِ راست ایک انسان کی سماجی اور پیشہ ورانہ زندگی سے ہوتا ہے، کسی جگہ بھی بچے کو نہیں دیکھا جاتا۔ اس طرح کے فیصلوں میں عام طور پر اردگرد کے لوگوں، رشتے داروں اور خصوصاً والدین کی خواہشات، ان کا لالچ اور خوف غالب آجاتے ہیں اور سماجی ضروریات پر بچے کی فطری صلاحیتوں کو قربان کر دیا جاتا ہے۔ دوسری جانب ضروریات، خواہشات اور دیگر سماجی طاقتیں بچے کی ذات اور اس کے جذبات پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں اور وہ مناسب رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے کئی دفعہ حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسا فیصلہ کر لیتا ہے جس سے اس کی زندگی بری طرح متاثر ہو جاتی ہے۔

اس کے برعکس بعض دفعہ بچے کی صلاحیتوں کو تو دیکھا جاتا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے مگر اس دوران زمینی حقائق اور سماجی تلخیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے جذباتی فیصلہ کر لیا جاتا ہے جس کا اثر مثبت کی بجائے منفی بھی ہو سکتا ہے۔ اس طرح کا رویہ صرف تعلیم تک ہی محدود نہیں ہوتا بلکہ مجموعی طور پر زندگی کے مختلف مراحل پر بھی اسی طرح کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور پھر اس تناظر میں فیصلے غلط بھی ہو جاتے ہیں۔

خوش قسمتی سے آپ ایک ایسے شعبے سے منسلک ہوئے ہیں جو کہ Diversified ہے۔ اس ایک

شعبہ کے اندر بہت سی مختلف لائنیں ہیں جن میں سے اپنے مزاج اور اپنی ذات کے مطابق انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس شعبہ میں رہ کر آپ کسی بھی وقت اپنی سمت کو مناسب حکمت عملی سے درست کر سکتے ہیں لیکن اس تناظر میں بہترین وقت ڈگری کا اختتام یا پروفیشنل لائف کا آغاز ہے۔

اگر آپ ڈی وی ایم، اینیمل سائنس، پولٹری سائنس یا کسی اور متعلقہ شعبہ کی ڈگری کے آخری مرحلے پر ہیں یا پروفیشن کے آغاز پر ہیں یا پھر ڈگری کے بعد کے ابتدائی سالوں کا سفر طے کر رہے ہیں تو یہ آپ کے کیریئر کے اہم ترین موڑ ہیں۔ اگر آپ ڈگری کے اختتام پر ہیں اور انٹرنشپ کی جانب تیزی سے گامزن ہیں تو پھر یہ نہ صرف آپ کی اس ڈگری بلکہ آپ کی پیشہ ورانہ زندگی اور زندگی سے جڑے سماجی پہلوؤں کا بھی اہم ترین موڑ ہے۔

اس موقع پر اگر آپ درست فیصلہ کریں گے تو درست سمت کی جانب گامزن ہوں گے اور سمت اگر درست ہو تو زندگی ہموار گزرتی ہے۔ اس کے برعکس اگر یہاں بھی درست فیصلہ نہ کیا گیا اور حقائق کو تسلیم کرنے کے برعکس خوابوں خیالوں کی دنیا میں رہے اور کنفیوژن کے ساتھ آگے بڑھنے لگے تو پھر زندگی میں اور کچھ نہیں تو ناہمواری کا سامنا ضرور کرنا پڑتا ہے۔

درست فیصلہ کرنے کے لئے دیگر پہلو بھی اہم ہوتے ہیں مگر بنیادی پہلو سنجیدگی ہے۔ ہر انسان کو زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر سنجیدہ ضرور ہونا پڑتا ہے۔ اگر انسان سنجیدہ نہ بھی ہونا چاہے تو حالات زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر اسے سنجیدہ بنا دیتے ہیں۔ کچھ لوگ لڑکپن میں سنجیدہ ہو جاتے ہیں، کچھ پکی عمر میں اور کچھ عمر کے آخری حصے میں۔

جتنی جلدی اپنی زندگی اور اپنے پروفیشن کے ساتھ سنجیدہ ہوں گے اتنی جلدی حقائق کو تسلیم کرنے کے قابل ہوں گے۔ جتنی جلدی حقائق کو تسلیم کرنے کے قابل ہوں گے اتنی جلدی درست فیصلہ کرنے کی صلاحیت پائیں گے۔ جتنی جلدی درست فیصلہ کریں گے اتنی جلدی درست سمت کا انتخاب کر پائیں گے اور جتنی جلدی درست سمت کا انتخاب ہو گا اتنی جلدی اپنی منزل کے درست راستے پر گامزن ہوں گے۔ یہاں اہم یہ بھی ہے کہ منزل کا انتخاب درست ہو اور اس کی بنیاد بھی سنجیدگی، خود شناسی اور حقیقت پسندی ہوتی ہے۔ یہ وہ پہلو ہے جس کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔

سنجیدہ ہونے کے لئے دیگر اہم پہلوؤں کے ساتھ ساتھ ایک پہلو احساس کا بھی ہے۔ احساس اس تبدیلی کا جو اس ڈگری کے بعد یا اس کے دوران آپ میں آچکی ہے۔ اسی تبدیلی کا احساس انسان کو اس کی پوزیشن اور اس کی ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلاتا ہے۔

محسوس کرنا ہوتا ہے کہ جو آج سے پانچ یا دس سال پہلے آپ تھے وہ آج نہیں۔ سب سے بڑی تبدیلی آپ کے علم میں، اس سے بڑی آپ کی پوزیشن میں کہ اب آپ آمنہ یا احسن نہیں بلکہ ڈاکٹر آمنہ یا ڈاکٹر احسن ہیں یا پھر کوئی اور ٹائٹل آپ کی شخصیت کا حصہ بن چکا ہے یا بن جائے گا۔

اسی طرح سماجی تبدیلیوں کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔ سب سے بڑی سماجی تبدیلی توقعات کی ہوتی ہے۔ اب سے پہلے تک آپ کی توقعات اپنے والدین سے تھیں مگر اب یہ معاملہ الٹ ہوگیا۔ آپ جس بھی مالی طبقے سے تعلق رکھتے ہوں، اس مرحلے پر آ کر آپ کے والدین کی توقعات آپ سے وابستہ ہونے لگتی ہیں۔ اب آپ کو اپنی ذمہ داریوں کا بھی احساس کرنا ہے اور دوسروں کی ضروریات اور خواہشات کا خیال بھی رکھنا ہے۔ جو شخص جتنی جلدی خود میں آنے والی تبدیلی کو محسوس کرتا ہے، وہ اتنی جلدی سنجیدہ ہو جاتا ہے۔

سنجیدگی اس لئے بھی ضروری ہے کہ ڈگری کے بعد آپ کی عملی زندگی شروع ہو رہی ہے۔ ظالم دور کا آغاز ہوگا جہاں نہ تو لحاظ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی کسی کا اپنا ہوتا ہے۔ یہاں **Survival of the Fittest** کا اصول چلتا ہے۔ جو جتنا **Fit** ہوگا وہ اتنا ہی **survive** کرے گا۔

جب آپ سنجیدہ ہوتے ہیں تو پھر اپنا گول سیٹ کرتے ہوئے سمت کا تعین کرتے ہیں۔ گول سیٹ کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ آپ دور اندیش ہوں اور سوچ میں وسعت رکھتے ہوں۔ کوئی شخص آپ کو باندھ کر قابو کر سکتا ہے۔ آپ کے ہاتھوں، بازوؤں اور جسم کے دیگر اعضاء کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ آپ کی دیکھنے کی صلاحیت کو روک سکتا ہے۔ آپ کی نقل و حرکت کو محدود کر سکتا ہے۔ لیکن کوئی شخص آپ کی سوچ کو آسانی سے قید نہیں کر سکتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ قید میں بھی لوگوں نے کتابیں لکھیں۔

آپ جتنا بڑا چاہیں سوچیں، کوئی نہیں روکے گا۔ جتنی وسعت اور دور اندیشی کے ساتھ سوچیں گے اتنی

بڑے آپ کے گول ہوں گے اور جتنے بڑے آپ کے گول ہوں گے اتنی بڑی منزل ہوگی۔ لیکن یہاں ایک بنیادی پہلو ہے اور وہ ہے کہ خواب نہیں، حقیقت۔ اگر آپ کی سوچ جذبات، افسانوی خواہشات اور خوابوں پر مبنی ہوگی تو آپ کی زندگی کے مقاصد بھی حقیقت سے بہت دور ہوں گے۔

جو لوگ سنجیدہ، دور اندیش اور حقیقت پسند ہوتے ہیں وہی درست سمت پر گامزن ہوتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔

منزل اور کامیابی

کامیابی کیا ہے؟ یہ سب سے اہم سوال ہے اور ہر شخص کے نزدیک اس کا اپنے انداز میں جواب ہوسکتا ہے۔ یہ Relative term بھی ہوسکتی ہے جسے ہر کوئی اپنی فہم اور سوچ کے مطابق بیان کرسکتا ہے اور جس پر بہت سے پہلو اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے نزدیک کامیابی کی کوئی حد نہیں ہوتی اور کچھ لوگ خود کو کامیابی کی اعلیٰ ترین منزل پر تصور کرتے ہیں۔

کامیابی کو سمجھنا انسان کے اپنے نظریات اور سوچ پر منحصر ہوتا ہے۔ لٹریچر میں بھی آپ کو کامیابی کی مختلف تعریفیں ملتی ہیں۔ اسی طرح مختلف علوم میں اس کو مختلف انداز سے سمجھا اور بیان کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے مختلف کتب سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

فریج، ٹی وی، موبائل، لیپ ٹاپ یا کوئی اور مشین جب آپ خریدتے ہیں تو اس کے ساتھ ایک مینول دیا گیا ہوتا ہے۔ یہ مینول بتاتا ہے کہ اس مشین کو کس طرح سے چلانا ہے۔ اس مینول کی بدولت آپ کسی بھی مشین کے فنکشنز سے بہتر انداز سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آپ کبھی تجربہ کریں؛ ٹیلی ویژن، فریج یا اوون یا کوئی اور مشین جو آپ کے گھر میں کئی سال سے زیر استعمال ہو، اس کا مینول پڑھ کر دیکھیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ یہ مینول آپ کو اس مشین کے بارے وہ معلومات فراہم کرے گا جن کا علم مشین کو کئی سال تک استعمال کرتے ہوئے بھی نہ ہوسکا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھانے کے لئے جہاں مختلف انبیاء کرامؑ کو بھیجا وہاں آسمانی کتابیں اور صحیفے بھی نازل فرمائے۔ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی کوئی آسمانی کتاب، بطور مسلمان یہ ہمارے ایمان کا بنیادی حصہ ہے۔ ہماری رہنمائی کے لئے قرآن مجید موجود ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے انسان کی عملی زندگی

اوراس کی کامیابی کے معیار کے لئے ایک بنیادی مینول ہے۔ یہ انسان کا مینول ہے جو سکھاتا ہے کہ انسان نے زندگی کس طرح گزارنی ہے۔ یہ زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی کرتا ہے۔ یہ انسان کی علمی استعداد اور دور اندیشی میں اضافہ کرتا ہے۔ اس مینول سے انسان، اس کی زندگی اور اس زندگی کے مقصد بارے Concepts کلیئر ہوتے ہیں۔

بہت ضروری ہے کہ قرآن مجید کو ثواب کی نیت کے ساتھ ساتھ علم کے حصول کی نیت سے بھی پڑھا جائے۔ آپ کا تعلق کسی بھی علمی شاخ یا کسی بھی شعبہ سے ہو، قرآن مجید کا علم آپ کو اپنے ہی شعبے یا علم کو سمجھنے اور اس میں کام کرنے کا ایک مختلف زاویہ دکھائے گا۔ کامیابی کیا ہے، اس حوالے سے بھی قرآن مجید میں رہنمائی موجود ہے۔

دو ایسے پہلو ہیں جو انسان کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتے اور یہ دو پہلو تقریباً ہر انسان پر اثر انداز بھی ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک پہلو ہے لالچ اور دوسرا، افراد پر مشتمل معاشرہ اور اس کی روایات۔ لالچ اور سماج کے بھنور میں پھنسا انسان کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

انسان جس جگہ پر بھی ہو، جس حالت میں بھی ہو، جس مقام پر بھی پہنچ جائے، اس کے اندر کا لالچ اسے اکساتا ہے، کہ نہیں ''اور''۔ اب اس ''اور'' کی کوئی حد نہیں ہوتی اور انسان زیادہ سے زیادہ کی خواہش میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ التکاثر میں اس حوالے سے بہت خوبصورت پیغام ہے۔ ترجمہ:

> ''ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر (دنیا کا عیش) حاصل کرنے کی ہوس نے تمہیں غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبر میں پہنچ جاتے ہو۔ ہرگز ایسا نہیں تم عنقریب جان لوگے۔ پھر (سن لو) ہرگز ایسا نہیں تم جان لوگے۔ ہرگز ایسا نہیں اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے ہوتے۔ یقین جانو تم دوزخ کو ضرور دیکھو گے۔ پھر یقین جانو کہ اسے بالکل یقین کے ساتھ دیکھ لوگے۔ پھر تم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔''

یعنی انسان کو زیادہ سے زیادہ کی خواہش غافل کر دیتی ہے یہاں تک کہ انسان قبر میں پہنچ جاتا ہے۔

پھر وہاں جا کر پتہ چلے گا کہ یہ سب، کچھ بھی نہیں تھا۔ پھر جو نعمتیں دی گئیں، قیامت کے دن ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

دوسری جانب ارد گرد کے لوگ اور معاشرہ انسان کو کہیں رکنے نہیں دیتے اور ان کی خواہشات کے مطابق زندگی ڈھالنے کے چکر میں انسان اپنی پرسکون زندگی کو عذاب بنالیتا ہے۔

ایک انسان سادہ اور صاف لباس میں خوش ہے یا ایک گھر جو کہ اس کے لئے کافی ہے یا ایک سواری جس سے اس کے معاملات ٹھیک چل رہے ہیں یا ایک کاروبار یا نوکری جس سے اس کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔ مگر ارد گرد کے لوگ یا ان کا اثر اسے اس چیز پر اکسائیں گے کہ یہ کم ہے یا کم تر ہے۔ پھر انسان خود کو حقیر سمجھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر کے حصول کے لئے کوشاں ہو کر اپنے سکون کو غارت کر لے گا۔

بڑے سے بڑا اور خوبصورت سے خوبصورت گھر، مہنگی سے مہنگی گاڑی، برینڈڈ لباس اور ظاہری زیبائش اور شان وشوکت؛ یہ سب انسان لوگوں کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ اپنے گھر کی بیرونی دیواروں یا مرکزی دروازے کی تزئین و آرائش اور مختلف تقریبات پر پیسے کا ضیاع سمیت درجنوں ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں انسان معاشرے کی خواہشات کی تکمیل میں خود کو ذہنی و جسمانی اذیت میں مبتلا کر رہا ہوتا ہے۔

اگر کبھی انسان اکیلا بیٹھے اور اپنے اندر کے لالچ اور ارد گرد کے لوگوں کی خواہشات اور ان کے اپنی ذات پر ہونے والے اثرات کو ایک طرف رکھتے ہوئے سوچے کہ کامیابی کیا ہے، تو پھر جواب بالکل مختلف ملے گا۔ ممکن ہے کہ جواب یہ ہو کہ کامیابی زندگی میں سکون اور اطمینان کا نام ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ العصر میں کامیابی اور ناکامی کے حوالے سے بڑا واضح پیغام موجود ہے۔ ترجمہ:

> ”زمانے کی قسم۔ بیشک انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، اور نیک اعمال کرتے رہے، اور حق کی تلقین کرتے رہے، اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔“

سورۃ العصر کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھائی ہے۔ زمانہ یعنی وقت۔ تفاسیر میں لکھا ہے

کہ یہاں زمانے کی قسم کھانے کا مقصد یہ ہے کہ یہ انسان کی سب سے قیمتی چیز ہے۔ یہ ایک ایسا اثاثہ ہے جو ہر کسی کے پاس ہے مگر اس سے ہر کوئی ایک جیسا فائدہ نہیں اٹھاتا۔ یہ ایسا اثاثہ ہے جو مسلسل کم ہوتا جاتا ہے۔

مفتی شفیع عثمانیؒ کی تفسیر معارف القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں برف والے پھٹے کی مثال دی گئی ہے۔ جب پھٹے پر برف آتی ہے تو پھٹے والا اس کے بعد بلاک کی خوب حفاظت کرتا ہے اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ یہ جلد سے جلد فروخت ہو۔ یعنی اس کے ایک ایک قطرے سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا بروقت اور درست استعمال ہوتا رہے۔ جیسے برف سے اگر فائدہ نہ اٹھایا جائے تو مسلسل پگھل کر ضائع ہوتی رہتی ہے اسی طرح اگر وقت سے فائدہ نہ اٹھایا جائے تو یہ بھی برف کی طرح ضائع ہوتا رہتا ہے۔

ہمارے نوجوانوں کے دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ ایک اہم ترین مسئلہ وقت کی ناقدری اور اس کا ضیاع ہے۔ ہم لوگ وقت بہت ضائع کرتے ہیں۔ اس Android ٹیکنالوجی نے تو صورت حال کو بالکل بگاڑ دیا ہے۔ وقت کا ایسا ضیاع کہ کوئی حد نہیں۔ موبائل ہاتھ میں پکڑیں اور انگوٹھے سے سکرین کو دھکیلتے جائیں؛ ایسی بے کار مگر دلچسپ مصروفیت رہے گی کہ ختم ہی نہ ہو۔ آج کا نوجوان اس میں گم ہو چکا ہے۔

اگر اس تناظر میں مزید پروڈکٹس سامنے آتی رہیں اور ایسی ہی صورت حال کا سامنا رہا تو پھر تباہی کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ ٹیکنالوجی اچھی یا بری نہیں ہوتی، اس کا استعمال اچھا یا برا ہوتا ہے۔ اینڈرائیڈ ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال سے وقت کو بہتر استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

بہت ضروری ہے کہ وقت کی قدر کی جائے اور ایک ایک لمحے کو قیمتی جانتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ وقت کا مثبت استعمال خوشحالی کی ضمانت ہوتا ہے۔ وقت کی قدر کرنے والے اپنے دن کو گھنٹوں میں نہیں بلکہ سیکنڈوں میں تقسیم کرتے ہیں اور پھر اسی تناظر میں اپنے امور کو ترتیب دیتے ہیں۔ وقت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی۔

زمانے کی قسم کھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان خسارے میں ہے۔یعنی بنیادی طور پر انسان نقصان میں ہے۔سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، اور جنہوں نے نیک اعمال کئے، اور جنہوں نے حق کی تلقین کی اور جنہوں نے صبر کی تاکید کی۔ یہاں اللہ تعالیٰ انسان کی سب سے قیمتی چیز یعنی وقت کی قسم کھاتے ہوئے کامیاب اور ناکام لوگوں کے بارے بتا رہا ہے۔

سب سے پہلے بات کی گئی ہے ایمان کی یعنی وہ لوگ کامیاب ہوں گے جو ایمان لاتے ہیں۔ایک مسلمان کو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ عزت، رزق، شہرت، طاقت سب اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو اپنی تمام ضروریات اور اپنے تمام معاملات کے لئے اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور ہر مشکل وقت میں اسی سے مدد مانگتے ہیں، وہی کامیاب ہوتے ہیں۔

دوسرے وہ لوگ کامیاب ہیں جو نیک اعمال کرتے ہیں۔نیک اعمال میں دو پہلو ہیں، عبادات اور معاملات۔یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا، اسی کی عبادت کرنا، اسی سے مدد مانگنا اور اس کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا۔ نیک اعمال میں دوسرا پہلو معاملات اور حقوق العباد کا ہے۔ دوسرے پہلو میں براہِ راست واسطہ انسانوں سے پڑتا ہے۔بہت ضروری ہے کہ انسان اپنے اعمال کے ذریعے مخلوق خدا کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔رزق حلال کمائے، کسی سے دغا نہ کرے، کسی کا حق نہ مارے۔ یہ مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہاں عطا کئے ہوئے رزق پر شکر کرتے ہوئے اسی میں گزارہ کرنا پڑتا ہے اور ہر کسی کو اس کا حق بھی دینا پڑتا ہے۔

تیسرے وہ لوگ جو حق کی بات کرتے ہیں، آپس میں حق کی تلقین کرتے ہیں؛ وہ لوگ بھی کامیاب ہیں۔اس دوران آزمائشوں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔اسی لئے یہاں صبر کی بھی بات ہوئی۔یعنی کامیاب لوگ صبر کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

کامیاب وہ لوگ ہیں جو اپنے تمام معاملات کے لئے اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے، نیک اعمال کرتے ہیں۔حق کی بات کرتے ہیں اور جب اس راستے میں مشکل پیش آئے تو صبر کرتے ہیں۔جو اس کے برعکس کوئی راستہ اختیار کرتے ہیں تو وہ کامیاب نہیں۔

انسان کی زندگی کا کوئی نہ کوئی مقصد ہونا چاہئے۔ایک با توکل، پرسکون اور بامقصد زندگی کا حامل شخص

ہی کامیاب ہے جو اپنی تمام تر ضروریات کے لئے اللہ پر یقین رکھتا ہو اور خود حق کے راستے پر چلتے ہوئے محنت کرتا ہو اور اپنی سرگرمیوں سے لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرتا ہو۔

یہاں پر بنیادی چیز نیت کی ہے۔ آپ اپنی زندگی میں جو بھی کام کرتے ہیں، اہم یہ ہے کہ اس میں نیت کیا ہے۔ آپ جس روزگار سے بھی وابستہ ہوں یقیناً اس سے پیسے کما رہے ہوتے ہیں لیکن اگر آپ اس کام کو اس نیت سے کریں کہ میں نے لوگوں کو درست چیز یا سروسز مہیا کرنی ہیں اور لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنی ہیں تو یقیناً اس نیت سے کام کا انداز بالکل مختلف ہوگا۔ کسی بھی معاملے میں اگر نیت درست ہوگی تو انسان کامیاب ہے۔ اگر نیت درست نہیں ہوگی تو ممکن ہے کہ وقتی آسائش رہے مگر ساتھ میں مسائل بھی رہیں گے۔

جس وقت آپ سکول میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ پاکستان میں لاکھوں کی تعداد میں بچے مختلف سکولوں میں داخل ہوئے ہوں گے۔ جب آپ نے پرائمری پاس کی اور چھٹی جماعت میں داخل ہوئے تو بڑی تعداد میں ان میں سے بچے سکولوں سے نکل گئے۔ اسی طرح میٹرک کے بعد بہت بڑی تعداد میں بچے اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ جو بچ گئے اور کالجز میں اپنی تعلیم جاری رکھنے لگے، ان میں سے پھر بڑی تعداد میں انٹرمیڈیٹ کے بعد فارغ ہو گئے۔

آپ کا شمار ان چند لوگوں میں ہوتا ہے جو لاکھوں بچوں میں سے اس قابل ہو سکے کہ انہیں کسی یونیورسٹی کی پروفیشنل ڈگری میں داخلہ ملا اور پھر اس قابل ہوئے کہ ایک پروفیشنل ڈگری حاصل کر کے ایک خاص پروفیشن سے منسلک ہو گئے۔

آپ کو لاکھوں لوگوں میں سے چنا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آپ کو کروڑوں لوگوں میں ممتاز بنایا۔ آپ پر آپ کے والدین نے اور اس ریاست نے بہت بڑا سرمایہ لگایا ہے۔ یقیناً ریاستی سطح پر بھی مسائل موجود ہیں اور معاشرتی سطح پر بھی مگر آپ کی ممتاز حیثیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ انہی مسائل میں رہتے ہوئے آپ نے ریاست کے استحکام اور عوام کی فلاح کے لئے اپنا حصہ ڈالنا ہے۔

آپ کو سولہ یا سترہ سال کی تعلیم دینا اور اس دوران آپ پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہوئے آپ کو

ممتاز بنانے کا مقصد یہی ہے کہ آگے کی زندگی با مقصد ہو۔ یقیناً پیسے کی دوڑ ہے اور یہ معاشرہ بھی یہی سکھاتا ہے کہ دولت اکٹھی کرنی ہے، مگر اہم یہ نہیں۔ اہم یہ ہے کہ ذاتی ضروریات اور سماجی خواہشات کے مابین توازن رکھتے ہوئے آپ زندگی کیسے گزارتے ہیں اور بطور پروفیشنل آپ سوسائٹی کو مثبت انداز میں کیا Contribute کرتے ہیں۔ آپ کا حصہ آپ کی کپیسٹی کے مطابق اہم ہے۔ یہی ایک کامیاب ریاست کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی ایک فرد کی اصل کامیابی ہے۔

کامیابی کی کنجی

جیسا کہ پہلے گزارش کی کہ کامیابی کی تعریف ہر کسی کے نزدیک اپنی ہے اور ہر کسی کا کامیابی کا اپنا اپنا معیار ہے۔لیکن اگر مجموعی دنیاوی تناظر میں دیکھیں تو کسی بھی شعبہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے چار بنیادی چیزیں اہم ترین ہیں۔

سب سے پہلا پہلو محنت ہے۔سخت محنت کامیابی کی بنیادی شرط ہے۔محنت کا کوئی نعم البدل نہیں اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی شارٹ کٹ ہے۔یہ انسان کو زندگی کے کسی نہ کسی حصے میں ضرور کرنا پڑتی ہے۔اگر انسان نہ بھی چاہتا ہو تو زندگی میں کوئی نہ کوئی موڑ ایسا آجاتا ہے جہاں حالات انسان کو ہاتھ پاؤں مارنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

کامیاب لوگ سخت محنتی ہوتے ہیں۔ان کے نزدیک کھانے، پینے، سونے اور دیگر تقاضوں سے بھی زیادہ اہم ان کے مقاصد ہوتے ہیں جن کے حصول کے لئے وہ سخت محنت کرتے ہیں۔خوش قسمت وہ لوگ ہوتے ہیں جو جوانی میں محنت کرتے ہیں یا جن کو بچپن ہی سے محنت کی عادت ہوتی ہے۔

کامیابی کے لئے دوسرا پہلو لگن یا Dedication ہے۔یعنی جو بھی کام کیا جائے دل سے، ایمانداری سے اور نیت سے کیا جائے۔آپ کو کسی کام کے بدلے کیا ملتا ہے، کتنا ملتا ہے اور کب ملتا ہے؛ اس کا اثر آپ کے کام کرنے کے انداز پر نہیں ہونا چاہئے۔ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ ایک کام کا کسی جگہ سے معاوضہ 4000 ملے تو آپ اسے اور انداز سے کریں اور اگر اسی کام کا معاوضہ چار لاکھ ہو جائے تو آپ کا انداز بدل جائے۔معاوضے اور نتیجے کو ایک طرف رکھتے ہوئے آپ اپنے کام کو لگن اور اچھی نیت کے ساتھ کریں۔

تیسرا پہلو ہے مثبت سوچ۔اگر انسان کی سوچ مثبت ہو گی تو اس کی نیت بھی درست ہو گی۔مثبت سوچ

کا حامل شخص لوگوں سے آزاد ہو کر اپنے کام کی جانب توجہ دیتا ہے۔ بدقسمتی سے منفی سوچ ہمارے نوجوانوں کے لئے مسئلہ ہے اور ہمارے معاشرے میں یہ عام ہے۔ گھر میں ساس، بہو، نندوں اور دیگر رشتے داروں کی باہم چالاکیوں سے منفی سوچ حاصل کرتے ہوئے یونیورسٹیوں میں پہنچنے والے نوجوان کو یہاں پروفیسروں کی سیاست کی صورت میں ایسے ہی ماحول کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گھر، محلے اور تعلیمی اداروں کی منفی سوچ پر منحصر ماحول میں پرورش پانے والا انسان پھر عملی زندگی میں بھی ایسی ہی صورتحال کا سامنا کرتا ہے۔ اس طرح کے معاشرے میں اپنی سوچ کو مثبت رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن یہ ناممکن نہیں۔

بطور پروفیشنل کسی بھی جگہ کام کرتے ہوئے اپنے کام پر توجہ دینی چاہئے۔ جتنا وقت ہم دوسروں کے بارے سوچنے اور ان کی ٹانگیں کھینچنے میں لگاتے ہیں اگر اتنا وقت اپنے کام پر دیں تو فائدہ زیادہ ہوگا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس طرح کا فائدہ بعض دفعہ دیر سے ملتا ہے۔

چوتھا پہلو ہے چوکنا رہنا۔ ایسا نہیں کہ آپ بہت محنتی ہیں، ایماندار ہیں، کام بھی لگن سے کرتے ہیں اور سوچ بھی آپ کی مثبت ہے۔ دوسری جانب لوگ آپ کو شریف سمجھتے ہوئے ماموں بناتے رہیں۔ زندگی چوکنا رہ کر گزارنی چاہئے۔ آنکھیں کھول کر رکھنی چاہئیں۔ اپنے حقوق کا علم ہونا چاہئے اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ بھی آنا چاہئے۔ زندگی میں جہاں ضرورت پڑے وہاں سٹینڈ لینا چاہئے۔ اگر زندگی مدہوش ہو کر گزارتے رہیں تو ظاہری نقصان کا اندیشہ زیادہ رہتا ہے کیونکہ معاشرے میں فائدہ اٹھانے والوں کو ایسے ہی افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر انسان بہت محنتی ہو اور دلجمعی اور لگن سے کام کرتا ہو اور اس کی سوچ بھی مثبت ہو تو اس میں ایک خوبی پیدا ہوتی ہے جسے احساسِ ذمہ داری کہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں اور خاص طور پر نوجوانوں میں اس چیز کی شدید کمی ہے۔

ذمہ داری ایک ایسی خوبی ہے جس کا کوئی متبادل نہیں۔ اگر آپ خود کو ذمہ دار بنالیں تو آپ اپنی بہت سی کمزوریوں پر قابو پا سکتے ہیں۔ اگر وقتی طور پر کوئی پروفیشنل تکنیکی لحاظ سے بہت مضبوط نہ بھی ہو لیکن اگر ذمہ دار ہو تو اس کی بہت اہمیت ہے۔ کیونکہ احساس ذمہ داری کی وجہ سے وہ سیکھنے کی کوشش ضرور

کرے گا۔اس کے مقابلے میں انسان کسی شعبہ میں تکنیکی اور علمی لحاظ سے جتنی بھی مہارت حاصل کر لے، اگر وہ ذمہ دار نہ ہو تو اس کی کوئی وقعت نہیں۔نجی یا سرکاری ادارے، ہر جگہ ذمہ دار افراد کی ضرورت ہے جبکہ دوسری جانب ایسے افراد کی کمی ہے۔

ایمانداری، ذمہ داری، مثبت سوچ اور اچھی نیت سے کی ہوئی محنت کبھی ضائع نہیں ہوتی۔جس طرح انرجی کا اصول ہے کہ یہ ختم نہیں کی جاسکتی لیکن ایک شکل سے دوسری شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے اسی طرح محنت بھی کبھی رائیگاں نہیں ہوتی۔اس کا پھل ضرور ملتا ہے۔ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ جس مقصد کے لئے محنت کی جارہی ہے نتیجہ اس کے مطابق نہ نکلے یا جو آپ چاہتے تھے ویسا نہ ہو اور محنت کا پھل کسی اور شکل میں مل جائے۔

اگر نیت اچھی ہو تو کئی دفعہ انسان کو اس کی محنت کا پھل اس لئے بھی اس کی خواہش کے مطابق نہیں ملتا کہ ممکنہ طور پر یہ اس کے حق میں بہتر نہ ہو۔اس تناظر میں پھر محنت کا نتیجہ کسی اور بہتر شکل میں مل جاتا ہے جس کا انسان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

خود شناسی اور پیشہ

ہر انسان دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ ایک انسان کی شخصیت، خواہشات، ترجیحات، مزاج اور زندگی کے دیگر پہلو باقی انسانوں سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ کسی بھی پیشے یا تعلیمی شعبے کے انتخاب سے پہلے ان پہلوؤں کو لازمی مدنظر رکھنا چاہیئے۔

ضروری نہیں کہ اگر شخصیت یا مزاج کے برعکس کسی شعبے سے منسلک ہو گئے تو پھر بہتری نہیں لائی جا سکتی ہے۔ ایک ہی شعبے یا ایک ہی پیشے کے اندر مختلف ایسی شاخیں موجود ہوتی ہیں جن میں سے کسی مناسب کے انتخاب سے معاملات کو بہتری کی جانب لے جایا جا سکتا ہے۔

ہر انسان کے زندگی گزارنے کے مختلف انداز ہوتے ہیں۔ ہر کسی کی اپنی اپنی خواہشات ہوتی ہیں، اپنی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں اور پھر اسی کے مطابق زندگی کے مقاصد طے پاتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا مقصد صرف دولت کمانا ہوتا ہے۔ وہ پیسہ اکٹھا کرنے کے لئے ہر حربہ اختیار کرتے ہیں۔ کچھ لوگ دولت تو اکٹھی کرنا چاہتے ہیں مگر اس کے لئے جائز ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو بہت زیادہ دولت سے محبت نہیں ہوتی اور وہ ایک متوسط زندگی گزارتے ہوئے صرف ضرورت کے مطابق آمدنی کی خواہش رکھتے ہیں۔

کچھ لوگوں کے نزدیک طاقت کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ ایسی زندگی گزارنا چاہتے ہیں جہاں ان کے پاس اختیارات یا انتظامی طاقت ہو۔ کچھ لوگوں کے نزدیک شہرت سب سے اہم ہوتی ہے، وہ دولت اور طاقت سے زیادہ شہرت کو ترجیح دیتے ہیں۔

ایسے انسان بھی ہوتے ہیں جن کے نزدیک سب سے اہم عزت ہوتی ہے۔ وہ عزت اور باوقار مقام کے حصول کے لئے دولت، شہرت، طاقت سب کچھ قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہوتے ہیں۔

ایسے لوگ بھی ہیں جن کو ان تمام پہلوؤں کی بیک وقت خواہش ہوتی ہے اور کچھ کو ایک یا دو کی۔ کچھ لوگ ایک پہلو کو دوسرے پہلو کے حصول کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر دولت کو شہرت کے حصول کے لئے اور طاقت کو دولت کے حصول کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح شہرت کو دولت اور طاقت کے حصول کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو درویشانہ اور پرسکون زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک، دولت، شہرت، طاقت سے بڑھ کر ایک متوسط زندگی اہم ہوتی ہے جس میں ضروریات پوری ہوتی رہیں اور عزت کی زندگی گزرتی رہے۔ ایسے بھی لوگ مل سکتے ہیں جنہیں دولت سے نفرت ہو۔ اسی طرح کچھ شہرت اور طاقت سے نفرت کرنے والے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔

دوسری جانب رہن سہن کی خواہش میں بھی فرق ہوتا ہے۔ بعض لوگ شہر کی زندگی پسند کرتے ہیں اور بعض دیہات کی۔ کچھ کے نزدیک بڑے شہر کی عالیشان زندگی ترجیح ہوتی ہے اور کچھ چھوٹے شہر، ان کے محلے اور ان کی تنگ گلیوں کی زندگی کو پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ عالی شان رہائش کو پسند کرتے ہیں اور اپنی دولت گھر کی تزئین و آرائش پر لگاتے ہیں۔ دوسری جانب سادہ گھر یا چھوٹے گھر کو بھی پسند کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔

کچھ لوگ چہل پہل والی جگہ میں رہائش کو ترجیح دیتے ہیں اور کچھ لوگ رش اور شور سے دور کسی بڑی ہاؤسنگ سوسائٹی میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگوں کو دیہات، کچے مکان، کھلے کھیت، سادہ خوراک، کھلی فضا اور جانور پسند ہوتے ہیں جبکہ کچھ لوگ اس طرح کے ماحول کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

لوگوں سے تعلقات کے معیار میں بھی فرق ہوتا ہے۔ کچھ لوگ دولت مند، طاقتور اور اعلیٰ عہدوں پر براجمان شخصیات کو پسند کرتے ہیں اور انہی سے تعلقات قائم کرتے ہیں۔ کچھ لوگ دولت، طاقت، سماجی مقام اور دیگر خصوصیات سے بالاتر ہو کر تعلقات رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو متوسط اور غریب لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔ اسی طرح سادہ اور درویش صفت لوگوں سے بھی نفرت کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔

کچھ لوگ ظاہری زرق برق کو پسند کرتے ہیں اور اسی مزاج کے لوگوں سے تعلقات قائم کرتے ہیں۔ کچھ لوگ ڈیرے داری کو پسند کرتے ہیں، کچھ لوگ بدمعاشی کو پسند کرتے ہیں اور کچھ لوگ عیاشی کو پسند کرتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں سے تعلقات قائم کرتے ہیں۔ دوسری جانب ان چیزوں سے نفرت کرنے والے بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح تعلقات قائم کرنے میں کسی خاص علاقے، زبان، ثقافت، لباس، پیشے اور سماجی سرگرمی کو بھی مدنظر رکھنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اس معاملے میں متشدد لوگ بھی ملتے ہیں جو کسی خاص علاقے، زبان، ثقافت، لباس، پیشے یا کسی سماجی سرگرمی سے نفرت کرتے ہیں۔

زندگی کی آسائشوں کے انتخاب میں بھی مختلف لوگوں کی مختلف خواہشات ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ زیادہ ترجیح بنک بیلنس اور دولت اکٹھی کرنے کو دیتے ہیں، کچھ جائیداد بنانے کو، کچھ گاڑی کو، کچھ کھانے پینے کو اور کچھ لباس کو۔ دوسروں پر خرچ کرنے اور دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے والے بھی لوگ ملتے ہیں۔

مزاج میں بھی تغیر ہے کچھ لوگ بدتمیز ہوتے ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں۔ کچھ بدمعاشانہ زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ انتہائی شریفانہ، خاموش طبع اور مہذب زندگی کو پسند کرتے ہیں۔ کچھ لڑائی جھگڑے کو پسند کرتے ہیں اور کچھ صلح پسند اور امن پسند ہوتے ہیں۔ کچھ بدلحاظ، بدکلام، متکبر اور تحکمانہ مزاج کے مالک ہوتے ہیں اور کچھ بالحاظ، دھیمے اور شائستہ زبان رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ ظالم ہوتے ہیں اور ظلم کرنے کو اپنا حق سمجھتے ہیں، دوسری جانب کچھ لوگ ظلم ہوتا دیکھ بھی نہیں سکتے۔ اسی طرح کچھ لوگ تنہائی پسند ہوتے ہیں اور کچھ محفل کو پسند کرنے والے۔ کچھ گھر میں رہنا پسند کرتے ہیں اور کچھ گھر سے باہر وقت گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

انسان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنی زندگی کے کسی بھی موڑ پر کوئی بھی ایسا فیصلہ، جس نے براہِ راست اس کی زندگی پر اثر انداز ہونا ہو، اسے کرنے سے پہلے اپنی شخصیت، اپنے مزاج، اپنی ترجیحات، اپنی خواہشات اور اپنی ذات سے جڑے دیگر پہلوؤں کو ضرور مدنظر رکھے۔ خاص طور پر جب کسی پیشے یا پیشے کی ذیلی شاخ کا انتخاب کرنا ہو تو اس میں اس چیز کا لازمی خیال رکھا جائے۔ یعنی انسان کی

پروفیشنل لائف اس کی کیمسٹری کے مطابق ہونی چاہئے۔ایسے پیشے یا کیریئر لائن کا انتخاب کرنا چاہئے جو آپ سے مطابقت رکھتا ہو۔اس سے زندگی نسبتاً ہموار گزرتی ہے۔

اس تناظر میں سب سے پہلے انسان کو خود کو پہچاننا چاہئے۔خود شناسی کے لئے ضروری ہے کہ کبھی کچھ وقت اپنے آپ کے لئے نکالا جائے۔اردگرد سے دور ہوجائیں، تنہائی میں بیٹھیں اور خود سے کچھ سوال پوچھیں۔یہاں سوال پوچھنے سے پہلے ایک بنیادی شرط ہے، اور وہ یہ کہ اپنے آپ سے جھوٹ نہیں بولنا۔سب سے مشکل اپنے آپ سے سچ بولنا ہوتا ہے۔یہ سچ وہ ہوتا ہے جو صرف آپ جانتے ہیں؛ کڑوا ہوتا ہے، انسان کو اس کی حیثیت بھی بتاتا ہے اور حقیقت بھی۔

سب سے پہلے یہ سوال پوچھیں کہ آپ نے تعلیم کیوں حاصل کی۔سوچیں اور خود کو جواب دیں۔ جواب چاہے اچھا ہو یا برا، مت گھبرائیں؛ بس سچ بولیں۔سچ بولنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ جواب اگر برا ہوا تو اس کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔دوسرا سوال یہ پوچھیں کہ جو ڈگری آپ نے حاصل کی اس کا کیا مقصد تھا۔یہاں بھی سچ بولنا ہے۔تیسرا سوال یہ پوچھیں کہ یہ جو آپ کی زندگی ہے اس کا مقصد کیا ہے یا پھر بے مقصد ہی زندگی گزر رہی ہے۔

ان سوالوں سے آپ کو اپنی اصل حقیقت کا علم ہوگا۔اگر آپ کو جواب نہ ملیں تو پھر کسی صاحبِ علم کے پاس جائیں۔ممکن ہے کہ کوئی اور آپ کو پہچان کر آپ کی رہنمائی کرسکے۔

خود شناسی کے بعد اپنا احتساب خود کریں کہ کیا آپ کے مقاصد درست ہیں۔اگر درست نہیں ہیں تو انہیں بہتر کرلیں۔اس کے لئے اپنی شخصیت، اپنی خواہشات اور اپنی ترجیحات میں بہتری لانا ہوگی اور اس کے لئے بھی کسی صاحبِ علم سے رہنمائی حاصل کرنی پڑے گی۔خود شناسی اور خود احتسابی کے بعد کیریئر پلاننگ کی طرف جائیں۔

ڈگری حاصل کرنے کے مقاصد

بدقسمتی سے گزشتہ چند سالوں میں مقصد صرف دولت کا حصول بن چکا ہے۔ کسی بھی نوجوان کی کیریئر پلاننگ کا محور جو بھی ہو عام طور پر اس کا بالواسطہ یا بلا واسطہ تعلق دولت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس میں اہم کردار انٹرٹینمینٹ میڈیا اور پھر سوشل میڈیا نے ادا کیا ہے۔

ماضی میں عام طور پر لوگ اپنی کلاس کے لوگوں سے تعلق رکھتے تھے اور اسی طرح کے حلقے میں رہتے تھے۔ دولت اور طاقت کی جو نمائش ہوتی تھی وہ بھی خاص حلقے تک محدود رہتی تھی۔ لیکن گزشتہ چند سالوں کے دوران حالات بالکل تبدیل ہو گئے ہیں۔ اب سوشل میڈیا کی بدولت ہر کلاس کا شخص اپنے سے مختلف کلاس کے لوگوں سے رابطہ بھی رکھ سکتا ہے اور اس کی سرگرمیوں کے بارے بھی جان سکتا ہے۔ اس وجہ سے لوگوں کی خواہشات کا محور تبدیل ہو گیا ہے۔

اسی تناظر میں ایک اور اہم پہلو کلاس شفٹنگ کا بھی ہے۔ گزشتہ بیس سالوں کے دوران بہت بڑی تعداد میں متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے پیسہ کمایا جس سے ان کی کلاس بھی تبدیل ہوئی اور ان کی سرگرمیاں بھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک ہی خاندان میں مختلف کلاسز واضح انداز میں پیدا ہو گئیں۔ اس ساری صورتحال کا اثر یہ ہوا کہ غریب اور امیر کو ایک دوسرے کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع مل گیا۔

ان دونوں پہلوؤں نے معاشرے کے اندر ایسا بگاڑ پیدا کر دیا ہے کہ اب ہر نوجوان کا مقصد پیسے کے گرد گھومتا ہے۔ لیکن اس مایوس کن صورتحال کے باوجود ہر طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

زندگی میں ایک مسئلہ یہ بھی درپیش آتا ہے کہ مختلف مواقع پر انسان حقائق سے بہت دور ہو جاتا ہے۔ جب انسان کے علم، عقل، شعور، عہدے یا مقام میں کوئی بہتری آتی ہے تو وہ اپنی صلاحیتوں کو بڑھا

چڑھا کر تصور کرنے لگتا ہے اور اپنے اردگرد کے ماحول کے بارے بھی ایک نئے انداز سے سوچنے لگتا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے اور معاشرے کی ٹھوکریں لگتی ہیں تو پھر حقیقت کا احساس ہونے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ علم، دولت، پوزیشن یا عہدے کا نشہ اتر جاتا ہے۔

جب بھی کوئی مقام یا اضافی خوبی حاصل ہو تو اس کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا چاہئے اور حقیقت کو ذہن میں رکھنا چاہئے۔ بہت سے نوجوان ڈگری کے حصول کے بعد بھی حقیقت سے بہت دور چلے جاتے ہیں اور خیالی انداز سے اپنی زندگی اور معاشرے کے بارے سوچنے لگتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں وہ ایسے راستے پر چل پڑتے ہیں جہاں مسائل کا سامنا رہتا ہے۔

ڈگری حاصل کرنے یا اس سے پہلے ابتدائی تعلیم کے مقاصد ہر کسی کے مختلف ہو سکتے ہیں۔ ان مقاصد پر ثقافت، نظام، سماج اور رشتے دار بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

کچھ لوگوں کے نزدیک تعلیم یا ڈگری حاصل کرنے کا مقصد محض علم یا کوئی خاص مہارت کا حصول ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگوں کا مقصد کسی خاص علم کو حاصل کر کے لوگوں کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔ کچھ لوگ شوق کی خاطر کوئی خاص ڈگری حاصل کرتے ہیں۔ اکثر لوگ بہتر روزگار کے حصول کے لئے اور محفوظ مستقبل کے لئے ڈگری حاصل کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے نزدیک مقصد کسی خاص ڈگری کے ذریعے دولت کمانا ہوتا۔ کچھ لوگوں کے نزدیک کسی ڈگری کا مقصد اپنے نام کے ساتھ کوئی خاص ٹائٹل لگانا ہوتا ہے۔ کچھ بہتر معاشرتی مقام، کسی خاص عہدے یا طاقت کے حصول کے لئے ڈگری حاصل کرتے ہیں۔

کچھ لوگ حادثاتی طور پر کسی ڈگری میں چلے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ ضد میں کوئی ڈگری حاصل کر لیتے ہیں کہ خاندان میں کسی کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کے لئے مجبوری میں کسی خاص ڈگری کو حاصل کرنا پڑتا ہے کہ کوئی اور آپشن نہیں ہوتی۔ کچھ لوگوں کے والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کوئی خاص ڈگری حاصل کریں۔ کچھ لوگوں کو فیملی بزنس کو سنبھالنے کے لئے کوئی خاص ڈگری حاصل کرنا پڑتی ہے۔ کچھ کو گھر کا انتظام چلانے کے لئے پڑھایا جاتا ہے کہ مالی حالات بہتر ہو جائیں۔ کچھ کے نزدیک شادی کے لئے اچھے رشتے کا حصول ڈگری کا مقصد ہو سکتا ہے۔ کیریئر پلاننگ کے لئے یہ پہلو بھی بہت ضروری ہے کہ آپ کو ڈگری کے حصول کا مقصد واضح ہو۔

ڈگری کا دائرہ کار اور ویلیوایڈیشن

ویٹرنری اور اینیمل سائنسز ایک ایسا شعبہ ہے جس میں بہت سی شاخیں ہیں۔ یہ اتنا وسیع شعبہ ہے کہ اس سے متعلقہ کوئی ڈگری اگر آپ کی ذات سے مطابقت نہیں بھی رکھتی تو ذیلی شاخوں میں سے کوئی نہ کوئی شاخ آپ کے لئے مناسب ہو سکتی ہے۔

ایک طرف ڈی وی ایم کی پانچ سالہ ڈگری ہے۔ دوسری جانب اینیمل سائنس کی ڈگری بھی شروع ہو چکی ہے جبکہ پولٹری سائنس کی ڈگری بھی موجود ہے۔ چونکہ ڈی وی ایم کی ڈگری ویٹرنری سائنسز اور اینیمل سائنسز کا مکسچر ہے اس لئے اس کا سکوپ نسبتاً وسیع ہے۔

ڈی وی ایم ڈگری حاصل کرنے والے جب تک دو بنیادی حقائق کو تسلیم نہیں کر لیتے، نہ تو کیریئر کی پلاننگ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے پروفیشن سے مطمئن ہو سکتے ہیں۔

ان میں سے پہلا پہلو یہ ہے کہ مقامی حالات کے تناظر میں ڈی وی ایم ڈگری کا MBBS سے کوئی مقابلہ نہیں۔ اسی طرح ویٹرنری ڈاکٹرز اور میڈیکل پروفیشنلز کا بھی آپس میں کوئی مقابلہ نہیں۔ جذباتی لحاظ سے اس مناسبت سے بہت سی تقریریں کی جا سکتی ہیں مگر حقیقت ایسے ہی ہے۔

دوسرا پہلو یہ کہ پاکستان کے تناظر میں ڈی وی ایم ڈگری کی معاشی اہمیت ہے جذباتی نہیں۔ اسی طرح اینیمل سائنس اور پولٹری سائنس ڈگریوں کی بھی اکنامک اہمیت ہے۔ لہٰذا اسی تناظر میں گریجویٹس کی ذہن سازی اور تربیت ہونی چاہئے۔ اگر سوچ اس کے برعکس ہے تو پھر اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش ضرور کرنی چاہئے۔

ڈی وی ایم ڈگری کے تناظر میں ایک اہم پہلو یہ ہے کہ یہ ایک کثیر الجہتی ڈگری ہے۔ اس ڈگری کا سکوپ بہت وسیع ہے اور اس حوالے سے اس ڈگری کے حامل پروفیشنلز سے پاکستان کے تناظر میں

توقعات بھی وسیع ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ ایک ویٹرنری گریجویٹ پاکستان میں صرف ٹیکے لگانے یا علاج معالجے تک محدود ہے تو وہ آپ کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کر رہا ہے۔

ویٹرنری پروفیشنلز کو پروڈکشن ، مارکیٹنگ ، سیلز، بزنس ڈویلپمنٹ، بزنس مینجمنٹ، پلاننگ اینڈ ایویلویشن، فنانشل مینجمنٹ، پروڈکٹ ڈویلپمنٹ، پروڈکٹ مینجمنٹ، سٹاک مینجمنٹ، سپلائی چین مینجمنٹ، آپریشنل مینجمنٹ، ہیومین ریسورس مینجمنٹ، پراجیکٹ ڈیزائننگ، پراجیکٹ مینجمنٹ، آفس مینجمنٹ، جنرل مینجمنٹ، یہ سب دیکھنا پڑتا ہے اور اسی تناظر میں ان کی تربیت ہونی چاہیے۔ ویٹرنری پروفیشنلز کو ان شعبوں سے متعلقہ علوم کے ساتھ ساتھ انفارمیشن ٹیکنالوجی، کمیونیکیشن سکلز، رسک مینجمنٹ، اکاؤنٹنگ، گرافک ڈیزائننگ اور دیگر متعلقہ علوم کے بارے بھی بنیادی آگاہی ہونی چاہیے۔ اگر اینیمل سائنس اور پولٹری سائنس گریجویٹس کی بات کریں تو ان کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں۔

انڈسٹری کہتی ہے کہ ہمیں اچھے پروفیشنلز نہیں ملتے، جبکہ دوسری جانب بڑی تعداد میں ہر سال گریجویٹس یونیورسٹیوں سے پاس آؤٹ ہوتے ہیں۔ یہاں مسئلہ تربیت، ذہن سازی اور نقطہ نظر کا ہے۔

آپ کو نجی ٹی وی کا ایک پروگرام پاکستان آئیڈل یاد ہوگا۔ انہیں ایک بہترین گلوکار درکار تھا۔ اچھے سنگر کی آواز اچھی ہونی چاہیے، گانے کی سمجھ ہونی چاہیے اور میوزک کے دیگر لوازمات کا علم ہونا چاہیے۔ لیکن پاکستان آئیڈل کے لئے ایسے شخص کا انتخاب نہیں کیا گیا۔ ایک جگہ بتایا گیا کہ ہمیں ایک ایسے آئیڈل کی تلاش ہے جس میں گلوکاری سے متعلقہ خصوصیات تو بہترین ہوں مگر اس کے ساتھ ساتھ اس کی پرسنلٹی بھی بہتر ہو، اس میں خود اعتمادی موجود ہو، اسے ایکٹنگ بھی آتی ہو، اس کی کمیونیکیشن سکلز بھی بہتر ہوں، اس میں قائل کرنے کی صلاحیت بھی ہو، وہ ٹیم ورک بھی جانتا ہو اور اس میں لیڈرشپ کوالٹیز بھی ہوں۔ وہ ایک مکمل پیکج کی تلاش میں تھے۔ اسی طرح انڈسٹری کو بھی ایک پیکج کی تلاش ہوتی ہے۔

" کم یا زیادہ سی جی پی اے کو اگر ایک طرف رکھ دیں تو ڈگری کے بعد سب پروفیشنلز ہوتے ہیں۔ ڈگری

سب کے پاس موجود ہوتی ہے مگر اہم یہ ہے کہ کس میں کتنی ویلیو ایڈیشن ہے؟ جو جتنا زیادہ ویلیو ایڈڈ گریجویٹ ہوگا اتنی ہی اس کی وقعت ہوگی۔

ویلیو ایڈیشن میں صرف سی جی پی اے یا میڈل ہی پہلو نہیں اس کے علاوہ بھی بہت سے پہلو ہیں جن کا اہم ترین کردار ہوتا ہے۔ آپ کی پرسنلٹی، کمیونیکیشن سکلز، خود اعتمادی، لیڈرشپ کوالٹی، ٹیم ورک، احساسِ ذمہ داری، دور اندیشی اور دیگر خصوصیات کے ساتھ ساتھ جنرل نالج، اضافی علم اور اضافی ہنر، یہ سب آپ کے کیریئر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک شخص نے ڈی وی ایم کر رکھا ہے اور اس کے پاس تقریر کرنے یا پبلک کو فیس کرنے کی صلاحیت ہے، یہ اس کی اضافی خوبی ہے۔ اسی طرح ایک شخص ڈی وی ایم کے ساتھ ساتھ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ماہر ہے تو یہ اس میں ویلیو ایڈیشن ہے۔ ایک شخص ڈی وی ایم کے ساتھ ساتھ پیٹس کی فیڈ فارمولیشن میں مہارت رکھتا ہے یا اس کے پاس کمرشل ڈیری فارم کی فیزیبلٹی تیار کرنے کا ہنر ہے یا وہ سرجری میں اعلیٰ درجے کا ماہر ہے تو یہ اس کی اضافی خوبی ہے۔ ایک شخص ڈگری ہولڈر ہونے کے ساتھ ساتھ انگریزی اچھی بول لیتا ہے یا اس کے پاس لکھنے کی بہتر صلاحیت ہے تو یہ بھی اس کی اضافی خوبی ہے۔

اگر ویلیو ایڈیشن کی مزید بات کریں تو انسان میں کچھ خوبیاں قدرتی ہوتی ہیں اور کچھ انسان خود حاصل کرتا ہے۔ جیسے خوبصورتی، اچھی آواز، متوازن قد، مناسب وزن اور معقول لہجہ جیسی خصوصیات کا تعلق فطرت کے ساتھ ساتھ سماج سے ہے۔ ان خصوصیات میں کسی حد تک انسان بہتری لاسکتا ہے جبکہ کچھ خصوصیات ایسی بھی ہیں جن میں تبدیلی تقریباً ناممکن ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر چہرے کی رنگت میں تو تبدیلی لائی جاسکتی ہے مگر چہرے کے خدوخال میں تبدیلی عام حالات میں ممکن نہیں ہوتی، اس کے لئے پلاسٹک سرجری جیسے انتہائی قدم تک جانا پڑتا ہے۔

دوسری جانب کچھ خصوصیات ایسی ہیں جو انسان سیکھ کر خود میں پیدا کرسکتا ہے جیسے کوئی اضافی علم یا مہارت۔ اس کے ساتھ ساتھ ادب و آداب، خوش لباسی، خوش زبانی، اچھی سوچ، خود اعتمادی جیسی خصوصیات بھی خود سے حاصل کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔

ویلیو ایڈیشن انسان میں دو طریقوں سے ہوسکتی ہے، ایک رسمی طریقے سے اور دوسری غیر رسمی طریقے سے۔ غیر رسمی طریقے میں آپ اپنے ماحول سے یا خود سے کوشش کر کے کتابوں اور انٹرنیٹ وغیرہ سے مدد لیتے ہوئے کوئی اضافی خوبی حاصل کر سکتے ہیں۔ دوسری جانب ویلیو ایڈیشن کا رسمی طریقہ ہے جس کے لئے کسی ادارے سے ٹریننگ کورس کرنا پڑے گا یا کوئی اضافی ڈگری حاصل کرنا پڑے گی۔

اس دور میں کسی بھی قسم کی ویلیو ایڈ کرنا مشکل نہیں۔ کمیونیکیشن سکلز، **Creative Thinking**، لیڈرشپ کوالٹیز، ہیومین ریسورس مینجمنٹ، مارکیٹنگ، بزنس مینجمنٹ، بیسک اکاؤنٹنگ اینڈ فنانشل مینجمنٹ، پراجیکٹ رائٹنگ اینڈ مینجمنٹ، رسک مینجمنٹ، پرسنلٹی ڈویلپمنٹ، رائٹنگ سکلز، انفارمیشن ٹیکنالوجی، آفس مینجمنٹ، ڈیٹا مینجمنٹ، گرافک ڈیزائننگ، ٹائم مینجمنٹ، سوشل سائیکالوجی، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، پبلک سپیکنگ، لیبر مینجمنٹ، پرسنل برینڈنگ، انٹرویو سکلز، سوشل انفلوئنسنگ، کنفلیکٹ مینجمنٹ اور اس طرح کے بیسیوں ایسے علوم، مہارتیں اور خصوصیات ہیں جنہیں سیکھا، یا خود میں پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اس مناسبت سے مختلف ادارے آن لائن کورسز بھی کرواتے ہیں جبکہ ان علوم سے متعلقہ مواد یوٹیوب، گوگل اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر بھی موجود ہوتا ہے۔ ویٹرنری اور اینیمل سائنسز سے متعلقہ بھی بہت سے آن لائن ٹریننگ کورسز دستیاب ہوتے ہیں۔

ضروری نہیں کہ ویلیو ایڈیشن صرف پرسنل ڈویلپمنٹ سے متعلقہ علوم یا چند اضافی مہارتوں تک محدود رہے۔ ہسٹری، جغرافیہ، پولیٹیکل سائنس، سوشیالوجی، کلچر، آرٹ، جنرل نالج اور دیگر مضامین کے بارے بنیادی علم ایک پروفیشنل کو بہتر انداز میں پروفیشنل اور نجی زندگی گزارنے میں مدد دیتا ہے۔

اس طرح کے علوم بارے جاننے کے لئے مختلف کتابوں سے مدد لی جاسکتی ہے مگر اس کا بہترین راستہ یہ ہے کہ جو کتب CSS کے لئے سفارش کردہ ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے۔ اگر آپ نے CSS نہیں بھی کرنا تو پھر بھی اس کی کرنٹ افیئرز، پاکستان افیئرز، اسلامک سٹڈیز، اکنامکس، انٹرنیشنل ریلیشنز، گورننس، پبلک پالیسی، تاریخ، پولیٹیکل سائنس، سوشیالوجی اور دیگر مضامین سے متعلقہ سفارش کردہ کتب کا مطالعہ لازمی کریں۔

متفرق لائنز اور شخصیت کے مطابق انتخاب

ویٹرنری اور اینیمل سائنسز کے شعبہ میں مجموعی طور پر مختلف لائنز ہیں جن کا انتخاب اپنی شخصیت کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے۔

ایجوکیشن ایک اہم ترین لائن ہے جس میں مختلف تعلیمی اداروں میں کام کرنے کے مواقع ہوتے ہیں۔ ایسے مزاج کے لوگ جنہیں کتابوں سے زیادہ پیار ہو؛ پڑھنے، سکھانے اور علم پھیلانے کا شوق ہو؛ جو کسی چاردیواری میں زندگی کا بڑا حصہ گزار کر پیشہ ورانہ امور سرانجام دے سکتے ہوں اور جنہیں طاقت، شہرت اور دولت کا لالچ نہ ہو؛ ایسے پروفیشنلز کو ٹیچنگ کے شعبہ میں آنا چاہیئے۔

اب ایک ایسا شخص جس کو کتاب ہی پسند نہیں ؛ جسے سیکھنا، سکھانا اور علم بانٹنا اچھا نہیں لگتا؛ جو کسی چاردیواری میں ایک خاص حلقے تک محدود نہیں رہ سکتا؛ جو آزاد طبع شخصیت کا حامل ہے یا جو وضع قطع اور مزاج کے لحاظ سے استاد جیسا نہیں؛ یہ اگر ٹیچنگ کے پروفیشن میں آئے گا تو دوسروں کے لئے بھی مسائل پیدا کرے گا اور اپنے لئے بھی۔ ایسا شخص اور تو شاید بہت کچھ بن جائے مگر اچھا استاد نہیں بن سکے گا۔

اگر ریسرچ کی بات کریں تو یہ ٹیچنگ کے ساتھ ساتھ بھی چلتی ہے اور الگ سے بھی تحقیقی اداروں میں کام کا موقع ملتا ہے۔ ایسے پروفیشنلز جن میں چیزوں کو فوکس کرنے، ایک جگہ بیٹھ کر کام کرنے اور لوگوں سے دور رہنے جیسی صلاحیت ہو؛ جنہیں کتابوں سے محبت ہونے کے ساتھ ساتھ گہرائی کے ساتھ پڑھائی کا شوق ہو؛ جو متجسس ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ نیا اور منفرد کرنے کا مزاج رکھتے ہوں تو انہیں خاص طور پر ریسرچ کی فیلڈ میں آنا چاہیئے۔ اب ایسے مزاج کے لوگ جو بہت سوشل ہوں اور جنہیں ایک مخصوص کمرے میں بیٹھ کر کام کرنا عذاب لگتا ہو، جو چیزوں کو **Superficially**

دیکھتے ہوں، جو مسلسل ایک ہی کام کو فوکس نہ کر سکتے ہوں تو ایسے لوگ تحقیق کے شعبہ میں خوش نہیں رہ پائیں گے۔

ایسا شخص جسے پڑھنے پڑھانے میں بہت زیادہ دلچسپی نہ ہو۔ جو گھومنے پھرنے کا مزاج رکھتا ہو، شرارتی ہو، تیز ہو، ڈرامائی طبیعت کا حامل ہو اور اس کے ساتھ ساتھ قائل کرنے کی مہارت رکھتا ہو۔ جسے دماغ کے ساتھ ساتھ زبان کا مؤثر استعمال آتا ہو۔ جس میں قوت برداشت حد سے زیادہ ہو۔ جو تعلقات بنانا جانتا ہو۔ جو بہت زیادہ سوشل ہو یعنی جسے دن میں سڑک یا گلی کے دس چکر لگائے اور پندرہ بیس لوگوں سے ملے بغیر چین نہ آتا ہو۔ جو گھر سے باہر رہنا زیادہ پسند کرتا ہو۔ ایسے شخص کو سیلز اور مارکیٹنگ کے شعبہ میں آنا چاہیئے۔

اب ایسا شخص جسے کتابوں ہی سے فرصت نہیں یا وہ کسی کو قائل ہی نہیں کر سکتا یا جو انتہائی درویشانہ طبیعت کا حامل ہے، یا جسے لوگ ہی اچھے نہیں لگتے، یا جسے گھر سے باہر کے ماحول سے نفرت ہے، یا جسے گھومنا پھرنا اور سفر کرنا پسند نہیں، یا جو تنہائی پسند ہے یا جو سادہ مزاج شخص ہے یا جس میں لوگوں کو اور ان کی باتوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں؛ ایسا شخص اگر سیلز اور مارکیٹنگ کے شعبہ میں جائے گا تو ساری زندگی خود کو بھی کوسے گا، جن کے لئے مارکیٹنگ کر رہا ہو گا ان کو بھی پسند نہیں کرے گا اور جن کو چیز بیچنے کی کوشش کرے گا ان کو بھی برے الفاظ میں یاد کرے گا۔

پروڈکشن کے شعبہ میں ایسے لوگوں کو آنا چاہیئے جو حقیقت پسند ہوں، ایک جگہ بیٹھ کر کام سکتے ہوں، حد سے زیادہ ذمہ دار ہوں، لاپرواہ ہرگز نہ ہوں، چار دیواری میں زیادہ وقت کے لئے کام کر سکتے ہوں، بہت زیادہ سوشل نہ ہوں، اپنے کام سے کام رکھتے ہوں، تنہائی سے گھبراتے نہ ہوں اور وقت پر کام کرنے کے عادی ہوں۔

اس کے برعکس خوابوں کی دنیا میں رہنے والے، یا یاروں دوستوں میں بیٹھنے والے، یا گھومنے پھرنے کو پسند کرنے والے، یا کسی جگہ بیٹھ کر کام کرنے کو قید سمجھنے والے، یا میل جول رکھنے والے یا انتہائی غیر ذمہ دار اور لاپرواہ شخص کو کسی پروڈکشن سیٹ اپ میں کام کرنے کا کہیں گے تو وہ اپنی زندگی کو قید سمجھے گا اور بہتر پرفارم نہیں کرے گا۔

پروڈکشن کے مزاج والے شخص کو سیلز اور مارکیٹنگ میں لگانے یا سیلز اور مارکیٹنگ کے مزاج والے شخص کو ٹیچنگ یا پروڈکشن میں لگانے سے مسائل کا سامنا ہوگا۔

ایسے لوگ جن کو سوشل ورکنگ کا شوق ہو، جو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے دل سے کام کی خواہش رکھتے ہوں یا جنہیں سوشل سیکٹر یا این جی اوز میں کام کرنے کا تجربہ ہو یا وہ اس کام کو پسند کرتے ہوں تو ایسے لوگوں کے لئے سوشل سیکٹر بہتر رہتا ہے۔

ایسے لوگ جنہیں جانوروں سے بہت پیار ہو اور جو کلینیکل سرگرمیوں میں دلچسپی رکھتے ہوں تو ایسے لوگوں کو ویٹرنری پریکٹس میں آنا چاہیے۔ ایسے لوگ جنہیں جانور پسند نہیں یا جانوروں کو ہاتھ لگانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں یا جن لوگوں کو جانوروں کے اردگرد کا ماحول پسند نہیں، ایسے لوگوں کو کلینیکل پریکٹس کی طرف جانے کے لئے خود سے زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔

ایسے مزاج کے لوگ جو آزادانہ زندگی چاہتے ہوں، انتہائی حدود و قیود کو پسند نہ کرتے ہوں، انتہائی ایماندار ہوں، محنتی ہوں اور محنت کا صلہ بھی چاہتے ہوں، ترقی کی تیز رفتار کے خواہش مند ہوں تو ایسے لوگوں کو پرائیویٹ سیکٹر میں کام کرنا چاہیے۔

پروفیشن اور مختلف شعبہ جات

بنیادی طور پر پاکستان میں ویٹرنری اور اینیمل سائنسز سے متعلقہ پروفیشن کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جن کے آگے مختلف ذیلی شعبہ جات ہیں۔

سب سے پہلے گورنمنٹ سیکٹر آتا ہے جس میں لائیوسٹاک سیکٹر کی سروسز سے متعلقہ وفاقی اور صوبائی اداروں کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور تحقیقی ادارے شامل ہیں۔اسی میں پھر وائلڈ لائف اور نیشنل سیکیورٹی کے ادارے بھی شامل ہوجاتے ہیں۔

ملازمت کے مواقع کے لحاظ سے پرائیویٹ سیکٹر سب سے بڑا سیکٹر ہے۔اگر یہ کہا جائے کہ یہی وہ بنیادی سیکٹر ہے جس کے لئے ویٹرنری اور اینیمل سائنسز گریجویٹس کی تربیت ہونی چاہئے تو غلط نہ ہوگا کیونکہ اس کے مقابلے میں گورنمنٹ سیکٹر میں نوکریاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔زیادہ تر پروفیشنلز کو پرائیویٹ سیکٹر ہی میں کام کرنا پڑے گا۔اس لئے خود کو اسی لحاظ سے ذہنی اور تکنیکی اعتبار سے تیار کرنا چاہئے۔ پرائیویٹ سیکٹر میں ڈیری سیکٹر، پولٹری سیکٹر، میٹ سیکٹر، ایکوائن سیکٹر اور دیگر شعبہ جات شامل ہیں۔

سوشل اینڈ ڈویلپمنٹ سیکٹر میں بھی ملازمت کے مواقع موجود ہوتے ہیں جہاں مختلف این جی اوز، آئی این جی اوز اور متفرق فلاحی وتربیتی اداروں میں کام کرنا پڑتا ہے۔پرائیویٹ پریکٹس کا الگ شعبہ ہے جہاں مزید ذیلی شعبہ جات موجود ہیں۔

ان تمام سیکٹرز میں کون کون سے شعبے اور ذیلی شعبے ہیں؟ ان کا سٹرکچر کیا ہے؟ کس شعبہ کی کتنی اہمیت

ہے؟ کسی شعبہ کے منفی اور مثبت پہلو کون کون سے ہیں؟ کس شعبہ میں ملازمت کے کون کون سے مواقع موجود ہیں؟ کون سا شعبہ انٹرنشپ کے لحاظ سے بہتر اور کون سا ملازمت کے لحاظ سے بہتر ہے؟ کس شخصیت اور مزاج کے حامل شخص کو کس شعبہ کا انتخاب کرنا چاہئے؟ کتاب کے اگلے چیپٹرز میں ان تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔

وفاقی حکومت کے ادارے

اٹھارویں ترمیم کے بعد لائیوسٹاک سیکٹر سے متعلقہ بنیادی سرگرمیاں صوبوں کو منتقل ہو گئیں۔ اب صوبے لائیوسٹاک سیکٹر اور اس سے متعلقہ سروس ڈلیوری سسٹم کے ذمہ دار ہیں اور اس مناسبت سے لائیوسٹاک کے صوبائی محکمے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

وفاقی سطح پر منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ لائیوسٹاک سیکٹر سے متعلقہ امور کو دیکھتی ہے۔ اس منسٹری کا تعلق زراعت، لائیوسٹاک، فشریز، فوڈ اور دیگر متعلقہ شعبہ جات سے ہے۔ منسٹری کا لائیوسٹاک سے متعلقہ شعبہ پالیسی میکنگ، متعلقہ معاملات میں صوبوں کے مابین تعاون، بین الاقوامی سطح کے امور، بیرون ممالک سے لائیوسٹاک اور لائیوسٹاک پروڈکٹس کی تجارت، عالمی اداروں سے تعلقات اور ان کے قواعد وضوابط پر عملدرآمد، وفاقی حکومت کی جانب سے جاری کردہ منصوبوں کی مانیٹرنگ اور دیگر وفاقی سطح کے امور کو دیکھتا ہے۔ اس منسٹری کے زیرِ انتظام مختلف ادارے کام کر رہے ہیں۔

منسٹری میں لائیوسٹاک سے متعلقہ ادارہ لائیوسٹاک وِنگ کے نام سے کام کر رہا ہے جہاں سب سے بڑی پوسٹ اینیمل ہسبنڈری کمشنر کی ہے۔ اینیمل ہسبنڈری کمشنر چیف ویٹ آف پاکستان ہے یعنی یہ پاکستان کی چیف ویٹرنری اتھارٹی ہے۔ لائیوسٹاک وِنگ میں اینیمل ہسبنڈری کمشنر کے ساتھ ساتھ اسسٹنٹ اینیمل ہسبنڈری کمشنرز اور مختلف آفیسرز فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ کے لائیوسٹاک سے متعلقہ دیگر یا ذیلی اداروں میں نیشنل ویٹرنری لیبارٹری (NVL)، اینیمل کوارنٹین ڈیپارٹمنٹ اور لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ بورڈ (LDDB) شامل ہیں۔ ان کے علاوہ پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل (PARC) میں اینیمل

سائنس ڈویژن کے ساتھ ساتھ نیشنل ایگریکلچرل ریسرچ سنٹر (NARC) کے زیر انتظام اینیمل سائنس انسٹیٹیوٹ کام کر رہا ہے۔

لائیوسٹاک ونگ کا کام مجموعی طور پر وفاق کی سطح پر لائیوسٹاک سے متعلقہ امور کو دیکھنا ہے۔ اینیمل کوارنٹائن ڈیپارٹمنٹ کا کام لائیوسٹاک اور لائیوسٹاک پروڈکٹس کی امپورٹ اور ایکسپورٹ کو مانیٹر کرنا ہے۔ لائیوسٹاک اور لائیوسٹاک پروڈکٹس اس ادارے کی مانیٹرنگ کے بغیر نہ تو پاکستان میں آسکتی ہیں اور نہ ہی پاکستان سے باہر جا سکتی ہیں۔ امپورٹ ایکسپورٹ کی مناسبت سے اس ادارے کا اہم ترین اور بنیادی کردار ہے۔

نیشنل ویٹرنری لیبارٹری نیشنل ریفرنس لیب ہے جس کا کام ملکی سطح پر جانوروں کی بیماریوں کی مانیٹرنگ اور ان سے متعلقہ ڈیٹا کو رکھنا ہے۔ یہ لیبارٹری لائیوسٹاک اور لائیوسٹاک پروڈکٹس سے متعلقہ مختلف سرٹیفکیشنز کی سروسز بھی فراہم کرتی ہے جن کی انٹرنیشنل لیول پر ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قومی سطح پر ڈیزیز سرویلینس، ویٹرنری ڈرگز کوالٹی اینڈ سیفٹی، ویکسین کوالٹی اور ٹریننگ وغیرہ نیشنل ویٹرنری لیبارٹری کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔

لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ لائیوسٹاک پروڈکشن کی مناسبت سے مختلف منصوبہ جات پر کام کر رہا ہے۔ یہ ادارہ اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تحت کام کرتا ہے۔

پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل (PARC) کی اینیمل سائنس ڈویژن کا کام لائیوسٹاک کے شعبہ میں ریسرچ کے حوالے سے اقدامات ہیں۔ اسی طرح PARC کے نیشنل ایگریکلچرل ریسرچ سنٹر (NARC) میں اینیمل سائنس انسٹیٹیوٹ موجود ہے جس کے تحت مختلف پروگرامز میں کام جاری ہے۔ یہاں سائنٹیفک آفیسرز تحقیق کے حوالے سے مختلف سرگرمیوں میں مشغول رہتے ہیں۔

منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ کی لائیوسٹاک ونگ میں اٹھارویں ترمیم کے بعد ملازمت کے مواقع کم ہیں مگر ان میں مختلف فیصلوں کے نتیجے میں مستقبل میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔

لائیوسٹاک ونگ میں پرمانینٹ جابز فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آتی ہیں۔ اس کے ساتھ

کنٹریکٹ پر بھی بھرتیاں ہوتی ہیں۔اسی طرح پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل میں بھی پرمانٹ اور کنٹریکٹ دونوں طرح کی ملازمتوں کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے مختلف منصوبہ جات میں ملازمت کے مواقع کنٹریکٹ کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔

منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ کے زیرانتظام چلنے والے اداروں میں اگر فیڈرل پبلک سروس کمیشن یا کسی اور ذریعے سے پرمانٹ ملازمت کا موقع ملے تو ایسے افراد جن کا مزاج سرکاری نوکری سے مطابقت رکھتا ہے یا جن کا ٹارگٹ سرکاری نوکری ہی ہے، ان کے لئے یہ بہترین موقع ہے۔خاص طور پر ایسے افراد جو امور مملکت، انٹرنیشنل ریلیشنز اور پالیسی میکنگ وغیرہ میں دلچسپی رکھتے ہوں ان کے لئے بھی یہ ملازمت کی اچھی جگہ ہے۔

ایسے افراد جن کو ٹیچنگ کے برعکس صرف ریسرچ میں دلچسپی ہو، ان کے لئے منسٹری کے ریسرچ سے متعلقہ اداروں میں ملازمت ایک مناسب آپشن ہو سکتی ہے۔ایسے افراد جو اسلام آباد اور گردونواح کے رہائشی ہوں، ان کے لئے منسٹری میں اسلام آباد بیسڈ نوکری مناسب ہے۔ایسے افراد جن کو عالمی اداروں یا بین الاقوامی فلاحی تنظیموں کے ساتھ کام کرنے کا شوق ہو تو وہ آغاز وفاقی سطح کے کسی ادارے سے کر کے اپنے لئے راستے بنا سکتے ہیں۔

اگر منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکیورٹی میں کوئی ایسی ملازمت ہو جو کہ پرمانٹ نہیں، تو اس میں سوچ سمجھ کر قدم رکھنا چاہئے۔لڑکوں کو اس معاملے میں خصوصی طور پر دیکھنا چاہئے۔اگر تو آپ کے حالات ایسے ہوں کہ آپ کو کسی خاص مدت کے لئے عارضی نوکری چاہئے تو پھر یہ مناسب فیصلہ ہوگا ورنہ نہیں۔ دوسری جانب ایسے لوگ جنہوں نے کرنی ہی سرکاری نوکری ہے لیکن ان کے پاس پرمانٹ سرکاری نوکری نہیں تو ان کے لئے یہ مناسب فیصلہ ہو سکتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک دفعہ سرکاری ادارے میں چلے جائیں تو ممکنہ طور پر کنٹریکٹ رینیو ہوتا رہتا ہے یا اسی نوکری سے مزید نوکریوں کی راہیں نکلتی رہتی ہیں۔اس دوران پرمانٹ نوکری کے لئے کوشش جاری رکھنی چاہئے۔

ایسے ویٹس جنہوں نے سرکاری نوکری نہیں کرنی انہیں فیڈرل گورنمنٹ کے کسی بھی ادارے میں کنٹریکٹ کی نوکری نہیں کرنی چاہئے۔ پروفیشنلز کو چاہئے کہ کنٹریکٹ کی صورت میں وقت ضائع

کرنے کی بجائے ترجیحاً پرائیویٹ سیکٹر میں کام کریں چاہے تنخواہ نسبتاً کم ہی ہو۔اس میں بنیادی پہلو یہ ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کا تجربہ پریکٹیکل اور کاروباری نوعیت کا ہوتا ہے اور یہ بہتر کیریئر کی راہیں ہموار کرتا ہے۔اس کے برعکس سرکاری ادارے کی عارضی نوکری میں گزارا گیا وقت پرائیویٹ سیکٹر کی نوکری میں براہِ راست فائدہ مند نہیں ہوتا۔

فیڈرل گورنمنٹ کے کسی ادارے میں پرمانٹ نوکری بھی اس وقت کریں جب سرکاری ادارے میں کام کرنے کا مزاج ہو۔ یہاں یہ واضح رہنا چاہیئے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی سرکاری نوکری صوبائی محکمہ لائیوسٹاک کی نوکری سے بہت سے پہلوؤں کے لحاظ سے بہتر ہے۔

اگر خواتین کی بات کریں تو ایسی لیڈی پروفیشنلز جنہوں نے نوکری کرنی ہے اور جن کا تعلق اسلام آباد اور گردونواح سے ہے اور جنہوں نے ممکنہ طور پر مستقبل میں بھی اسی ایریا میں رہنا ہے تو ان کے لئے اسلام آباد بیسڈ فیڈرل گورنمنٹ کی نوکری مناسب ترین ہے۔ اگر یہ نوکری مستقل نہ بھی ہو تو پھر بھی مناسب ہے کیونکہ اگر خواتین کو بغیر ملازمت کے بھی کچھ وقت گزارنا پڑ جائے تو عمومی حالات میں بہت زیادہ فرق نہیں پڑتا۔ ہاں اگر اس کے مقابلے میں کوئی پرمانٹ نوکری ملے تو پھر یقیناً اسے ترجیح دینی چاہیئے۔

گورنمنٹ جاب کے حوالے سے یہ پہلو لازمی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ خواتین کے لئے لائیوسٹاک سیکٹر سے متعلقہ فیڈرل گورنمنٹ کا ورکنگ انوائرنمنٹ صوبائی سطح کے کسی متعلقہ ادارے کی نسبت بہت بہتر ہے۔

منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ کے زیرِ انتظام ایک ادارہ کوارنٹین ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اس ادارے کا کام لائیوسٹاک اور لائیوسٹاک پروڈکٹس کی امپورٹ ایکسپورٹ کو ڈیل کرنا ہے۔

ایسے افراد جنہیں امپورٹ ایکسپورٹ میں دلچسپی ہو یا جو یہ کام سیکھنا چاہتے ہوں یا جن کا فیملی بزنس امپورٹ ایکسپورٹ کا ہو، ان کے لئے سیکھنے اور دیگر امور کے لحاظ سے یہ بہترین جاب ہے۔ یہاں آپ امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ سے ڈیل کریں گے۔ آپ کو انٹرنیشنل ایکسپوژر ملے گا۔ CPEC کے تناظر میں یہاں مستقبل میں بہتر مواقع ہو سکتے ہیں۔

اس نوکری میں اس پہلو کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ پوسٹنگ دور دراز علاقوں میں بھی ہو سکتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مجموعی طور پر ورکنگ انوائرنمنٹ اور کام کے روایتی طریقہ کار بارے بھی اچھی طرح سے معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ایسے افراد جو انتہا کی حد تک ایماندار ہوں ان کو اس شعبہ میں آنے سے پہلے ضرور سوچنا چاہئے۔

اگر انٹرنشپ کی بات کریں تو ایسے سٹوڈنٹس جنہوں نے آگے کیریئر ریسرچ یا ایجوکیشن کے شعبہ میں بنانا ہو،ان کے لئے فیڈرل گورنمنٹ کی انٹرنشپ مناسب ہے۔امور مملکت، بین الاقوامی اداروں اور عالمی سطح کے معاملات میں دلچسپی رکھنے والوں کو یہاں انٹرنشپ میں بہت سی چیزوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملے گا۔ایسے افراد جنہوں نے کسی بھی طرح کی سرکاری نوکری ہی کرنی ہو،ان کے لئے بھی یہ ایک مناسب آپشن ہے لیکن بہت اچھی نہیں۔عمومی تناظر میں انٹرنشپ ترجیحاً پرائیویٹ سیکٹر میں کرنی چاہئے۔اس بارے تفصیل سے آگے چل کر بات ہوگی۔

فیمیل سٹوڈنٹس کے لئے منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ کے اداروں میں انٹرنشپ بہترین مواقع میں سے ایک ہے۔ یہاں کا ورکنگ انوائرنمنٹ نسبتاً اچھا ہے اور تقریباً ہر سماجی و معاشی طبقے کے لئے قابلِ قبول ہے۔جن کا اسلام آباد اور گردونواح سے تعلق نہیں تو انہیں رہائش وغیرہ کے پہلو کو البتہ ضرور مدنظر رکھنا چاہئے۔

کوارنٹین ڈیپارٹمنٹ میں انٹرنشپ کے لئے صرف ایسے سٹوڈنٹس کو جانا چاہئے جن کی دلچسپی امپورٹ ایکسپورٹ میں ہوتا کہ انہیں اس تناظر میں کچھ سیکھنے کا موقع مل سکے۔

لائیوسٹاک کے صوبائی محکمے

بلوچستان، خیبر پختونخواہ، سندھ، پنجاب، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر میں لائیوسٹاک کے سرکاری محکمے کام کر رہے ہیں۔ کسی جگہ لائیوسٹاک کا الگ محکمہ ہے اور کسی جگہ یہ فشریز، زراعت یا کسی اور متعلقہ شعبے کے ساتھ منسلک ہے۔ ان تمام اداروں میں DVM ڈگری کے حامل پروفیشنلز کے لئے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ملازمت کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ ہر صوبے میں یہی وہ محکمہ ہے جو ویٹرنری گریجویٹس کو بنیادی سرکاری ملازمت فراہم کرتا ہے، اسی ملازمت کے لئے عام طور پر لوگ امید لگائے ہوئے ہوتے ہیں اور اسی کو ٹارگٹ کرتے ہوئے کوشش کرتے رہتے ہیں۔

صوبائی سطح پر لائیوسٹاک یا اس سے منسلک کسی شعبہ کا وزیر/مشیر/ معاون خصوصی ہوتا ہے جس کے ساتھ کوئی بیوروکریٹ بطور سیکرٹری محکمہ لائیوسٹاک کو لیڈ کرتا ہے۔ مزید سیکرٹریٹ میں ایڈیشنل سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹریز اور دیگر سٹاف پر مشتمل افراد کام کرتے ہیں۔ یہ محکمہ مجموعی طور پر صوبے میں جانوروں کے علاج معالجے، ان کی دیکھ بھال اور پیداوار سے متعلقہ مختلف امور کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

سروس ڈلیوری کے اعتبار سے مختلف صوبوں میں اس محکمے کا مختلف سٹرکچر ہے مگر مجموعی طور پر یہ محکمہ ریسرچ، ایکسٹینشن اور پروڈکشن کے شعبہ جات میں تقسیم ہوتا ہے جس کے ذیلی شعبہ جات میں ہیلتھ، بریڈ امپروومنٹ، پولٹری، فارمز، کمیونیکیشن اور دیگر شامل ہیں۔

محکمے میں مختلف ڈائریکٹریٹس کام کرتے ہیں جن کے امور کو مجموعی طور پر ڈائریکٹر جنرلز دیکھتے ہیں۔ ایک ایکسٹینشن کا ڈائریکٹریٹ ہے جس کے زیر انتظام مختلف ہسپتال آتے ہیں۔ دوسری جانب ریسرچ کا ڈائریکٹریٹ ہے۔ اسی طرح پروڈکشن کا ڈائریکٹریٹ فارمز کو دیکھتا ہے۔ ڈائریکٹر جنرل کے نیچے مختلف ڈائریکٹرز اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کام کرتے ہیں۔ مختلف صوبوں میں یہ سٹرکچر مختلف بھی ہو

سکتا ہے۔اسی طرح صوبائی سطح پر محکموں کے سٹرکچرز میں تبدیلیاں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ایک ہی صوبے میں دو محکمے بننے کی بھی مثال موجود ہے جیسے پنجاب میں جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کا الگ محکمہ لائیوسٹاک قائم کر دیا گیا ہے۔

پنجاب میں ہر ڈویژن کی سطح پر ایک ڈائریکٹر ہے۔اس کے نیچے ضلع کا ایڈیشنل ڈائریکٹر اور پھر تحصیل کی سطح پر ڈپٹی ڈائریکٹر ہے۔ان انتظامی عہدوں کے نام انتظامی سٹرکچر کی تبدیلی کے ساتھ بدل بھی سکتے ہیں جیسے ماضی میں پنجاب میں ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ لائیوسٹاک آفیسر کی پوسٹ تھی۔

لائیوسٹاک کے صوبائی محکموں میں عام طور پر پکی نوکری ملتی ہے جو متعلقہ صوبے کے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے دی جاتی ہے۔گلگت بلتستان میں ابھی تک فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی نوکری حاصل کی جاتی ہے۔یہ نوکریاں عام طور پر ویٹرنری آفیسر، ریسرچ آفیسر یا پروڈکشن آفیسر کے طور پر آتی ہیں جن کا سترہواں گریڈ ہوتا ہے۔یعنی ایک ویٹرنری ڈاکٹر بطور ویٹرنری آفیسر سرکاری ادارے کا حصہ بنتا ہے جس کا گریڈ 17 ہوتا ہے۔

اس پر منحصر کہ پوسٹ کس نوعیت کی ہے، ایک ویٹرنری آفیسر کو کسی فارم، ہسپتال یا ریسرچ کے ادارے میں لگایا جاتا ہے۔یہ ویٹرنری آفیسرز پھر وقت کے ساتھ ساتھ ترقی پاتے ہوئے مختلف انتظامی سیٹوں پر پہنچتے ہیں۔یہی پھر آگے ڈائریکٹر اور ڈائریکٹر جنرل تک کے عہدے حاصل کرتے ہیں۔محکمہ لائیوسٹاک میں گریڈ سترہ سے اوپر کی براہِ راست آسامیوں پر بھی ریکروٹمنٹ ہو سکتی ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی ملازمت سرکاری نوکریوں میں سے ایک اچھی نوکری ہے۔یہی ویٹرنری پروفیشن کی بنیادی سرکاری نوکری ہے۔پرمانںٹ جاب، عمومی حالات میں گھر کے قریب ترین پوسٹنگ کے چانسز، مناسب اور پکی تنخواہ، ڈیوٹی ٹائمنگ اور کام کا لوڈ عام حالات میں مناسب اور وقت کے ساتھ ساتھ پروموشن اور تنخواہ میں اضافہ؛ اس نوکری کے چند مثبت پہلو ہیں۔

سرکار کے افسر، انتظامی اختیارات اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ، ضلعی انتظامی معاملات میں کسی حد تک کردار، سرکار میں اپنی اپنی کوشش کے مطابق تعلقات اور دیگر پہلو جو کسی بھی عام سرکاری نوکری کے ہو سکتے ہیں، وہ بھی اس نوکری کے مثبت پہلو ہیں۔

وہ تمام باتیں جو محکمہ لائیوسٹاک کے ویٹرنری آفیسر اور اس نوکری کی آسائشوں کے بارے سنی اور کہی جاتی ہیں اور جن کے لئے عام طور پر اس نوکری کو اپنانے کی خواہش کی جاتی ہے، وہ بھی اس نوکری کے چند پہلوؤں میں سے ہیں۔ یہ پہلو کچھ لوگوں کے لئے مثبت ہو سکتے ہیں اور کچھ کے لئے منفی۔ اس مناسبت سے تفصیلات لکھنا مناسب نہیں۔

اس نوکری کے چند ایسے واضح منفی پہلو بھی ہیں جیسے تنخواہ میں اضافہ تیز نہیں ہوتا۔ ایمانداری سے اگر نوکری کی جائے تو ایک متوسط زندگی گزارنا پڑتی ہے۔ ابتدائی چند سالوں میں ورکنگ انوائرنمنٹ اور انفراسٹرکچر بہت شاندار نہیں ہوتا اور بعض دفعہ بہت خستہ حال ماحول کا بھی سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ پوسٹنگ پنجاب میں کسی بھی جگہ ہو سکتی ہے اور بعض دفعہ مشکل ایریاز میں بھی ہو جاتی ہے۔

اگر کسی شخص کی زندگی کا مقصد سرکاری نوکری ہی ہو اور وہ ایسی زندگی گزارنا چاہتا ہو جہاں بہت زیادہ ٹینشن نہ ہو، ایک مخصوص ٹائمنگ میں مخصوص ڈیوٹی سرانجام دینی ہو، پکی تنخواہ ہر ماہ جیب میں آجائے اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی سہولیات ملیں؛ تو ایسے لوگوں کے لئے یہ ایک اچھی جاب ہے۔

دوسری جانب ایسے لوگ جو یہ سمجھتے ہوں کہ پاکستان کا سسٹم ٹھیک نہیں؛ افسر سرکاری محکموں میں کام نہیں کرتے؛ سرکاری محکموں اور ان کے چند بے کار افسروں کی وجہ سے عوام بدحال ہیں؛ میں سرکاری محکمے میں جا کر کام کروں گا اور ایک مثال بنوں گا؛ تو ایسے لوگوں کے لے بھی یہ مناسب نوکری ہے۔

یا ایسے لوگ جو سرکار ہی کی نوکری پسند کرتے ہیں اور جن کی خواہش ہو کہ سرکاری عہدہ اور اختیارات چاہے وہ کسی بھی لیول کے ہوں، موجود ہونے چاہئیں؛ ان کے لئے بھی محکمہ لائیوسٹاک کی نوکری بہتر آپشن ہے۔

اگر آپ کا مزاج ایسا ہے کہ خود کی سوچ کے مطابق کام کرتے ہیں، کام کے دوران آزادی چاہتے ہیں اور کسی کے عمل دخل کو بہت زیادہ پسند نہیں کرتے۔ انتہائی محنتی ہیں، دلجمعی سے کام کرتے ہیں اور اپنی کی ہوئی محنت کا براہِ راست ریوارڈ بھی چاہتے ہیں۔ سسٹم کے تحت نہیں بلکہ اپنی قابلیت اور محنت کے مطابق جلد ترقی چاہتے ہیں۔ تو پھر آپ کو محکمہ لائیوسٹاک کی سرکاری نوکری سے اجتناب کرنا چاہیئے کیونکہ یہاں ایک خاص ماحول میں ایک خاص ڈائریکشن کے تحت کام کرنا ہوتا ہے۔ کئی دفعہ

آپ کام کرنا چاہتے ہیں مگر سسٹم نہیں کرنے دیتا۔

مجموعی طور پر اگر آپ کا مزاج سرکاری نوکری کا نہیں تو پھر کسی بھی صورت میں محکمہ لائیوسٹاک میں نوکری نہیں کرنی چاہیئے۔

محکمہ لائیوسٹاک کی نوکری کرتے ہوئے یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ اگر آپ جانوروں کے علاج معالجے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو کسی ہسپتال یا ڈسپنسری کو، اگر پروڈکشن کا مزاج رکھتے ہیں تو فارمز وغیرہ کو اور اگر ریسرچ کا مزاج رکھتے ہیں تو لیبارٹریوں یا ریسرچ سنٹرز وغیرہ کو ترجیح دیں۔ اگر مزاج ایسا ہے کہ دفتری ماحول کو پسند کرتے ہیں تو پھر ریسرچ سنٹر، لیب یا فارم وغیرہ میں سے کسی مناسب آپشن کا انتخاب کریں۔

لیڈی ویٹس کے لئے محکمہ لائیوسٹاک کی نوکری، بہترین نوکریوں میں سے ایک ہے۔ ایک مناسب سے ٹائم ٹیبل کے ساتھ پکی تنخواہ ہر مہینے مل جاتی ہے۔ سرکاری ادارہ خواتین کی سماجی ضروریات کو مدنظر رکھتا ہے۔ ٹرانسفر پوسٹنگ میں عمومی حالات میں بہت زیادہ مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اگر فارم یا ریسرچ سنٹر کی نوکری ہو تو اکثر رہائش کا بھی انتظام ہو جاتا ہے۔ شادی کے بعد بھی نوکری کو عام حالات میں جاری رکھا جا سکتا ہے اور اس تناظر میں بہت زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

بطور خاتون اگر دور دراز یا دیہی علاقوں میں آپ کے لئے کام کرنا مشکل ہے یا آپ کا تعلق ایسی فیملی سے ہے کہ سماجی مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، یا آپ کا مزاج ایسا ہے کہ دفتری ماحول یا اچھے ورکنگ انوائرنمنٹ میں کام کرنا چاہتی ہیں تو پھر آپ کو ریسرچ کے اداروں کی نوکری کو ترجیح دینی چاہیئے۔ ٹرانسفر کے مسائل سے چھٹکارا پاتے ہوئے بہتر ورکنگ انوائرنمنٹ کے ساتھ خوشگوار اور آرام دہ زندگی گزارنے کا موقع ملے گا، جس میں سماجی مسائل بھی کم ہوں گے اور سماجی پریشر بھی کم ہوگا۔ اس مناسبت سے فارمز کی جاب بھی مناسب ہے مگر اس میں بھی چند مسائل کا سامنا رہتا ہے۔ البتہ عمومی حالات میں فیلڈ کے کسی ہسپتال میں پوسٹنگ سے پھر بھی فارم کی نوکری اس تناظر میں بہتر ہے کہ یہاں پبلک ڈیلنگ کا براہِ راست سامنا نہیں ہوتا۔ یہاں اس پہلو کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ ریسرچ کا ادارہ یا فارم کس شہر میں یا کس جگہ پر موجود ہے۔

ڈگری کے فوراً بعد عموماً لیڈی پروفیشنلز ان پہلوؤں کو اہمیت نہیں دیتیں اور پروفیشن سے متعلقہ ان کے فیصلوں کی بنیاد جذبات ہوتے ہیں مگر وقت کے ساتھ ساتھ جب انہیں زندگی کے مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے تو پھر انہی تلخ حقائق کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو ایک عورت اپنی زندگی میں کرتی ہے۔ اس لئے خواتین جنہوں نے نوکری کے تسلسل کو قائم رکھنا ہو، ان کے لئے محکمہ لائیوسٹاک میں بطور ویٹرنری آفیسر جاب بہترین آپشنز میں سے ایک ہے۔

انٹرنشپ کیلئے چاہے آپ نے کسی بھی کیریئر لائن میں جانا ہو، سرکاری نوکری کرنی ہو یا پرائیویٹ؛ ترجیحاً محکمہ لائیوسٹاک کا انتخاب نہ کریں۔لڑکوں کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے کہ اس سے بچیں اور انٹرنشپ کے لئے کسی پرائیویٹ ادارے کا انتخاب کریں تا کہ آپ کو اس پروفیشن کے زمینی حقائق کا علم ہو اور آپ اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز اس جگہ سے کریں جہاں سیکھنے کے ساتھ ساتھ ملازمت کے زیادہ مواقع ہیں۔ہاں اگر فیلڈ پریکٹس کرنی ہو تو پھر یہ ایک آپشن ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے کسی ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں آپ کو زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا وقت ملے۔دفتری اوقات کے علاوہ کچھ وقت اس علاقے میں کسی فیلڈ پریکٹس کرنے والے کے ساتھ بھی لگائیں۔

لڑکیوں کے لئے انٹرنشپ کی مناسبت سے محکمہ لائیوسٹاک ایک مناسب جگہ ہے۔ایسا سماجی پہلوؤں کو مدنظر رکھ کے کہا جا رہا ہے۔ ہاں اگر سماجی مسائل اہمیت نہیں رکھتے تو پھر پرائیویٹ جگہ کا بھی انتخاب کیا جا سکتا ہے مگر اس کے لئے ایک پہلو کو لازمی مدنظر رکھنا چاہئے اور وہ یہ کہ انٹرنشپ کے لئے کسی ایسی جگہ جائیں جہاں پہلے سے لیڈی پروفیشنلز کام کر رہی ہوں۔لڑکیوں کے لئے ریسرچ کے ادارے مناسب ہیں اور اکثر تعلیمی ادارے انہی کو ترجیح دیتے ہیں۔

وائلڈ لائف کا شعبہ

وائلڈ لائف کے شعبہ میں بھی ویٹرنری پروفیشنلز سرکاری اور نجی سطح پر خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ صوبائی سطح پر وائلڈ لائف محکمہ کے زیرِ انتظام مختلف وائلڈ لائف پارکس اور چڑیا گھروں میں ویٹرنری ڈاکٹرز کو تعینات کیا جاتا ہے۔اس حوالے سے صوبائی سطح پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آسامیاں نشر کی جاتی ہیں جبکہ کنٹریکٹ پر بھی ملازمت کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ اس مناسبت سے صورتحال ہر صوبے میں مختلف ہوسکتی ہے۔دوسری جانب وفاقی سطح پر بھی متعلقہ اداروں میں ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے مواقع موجود ہوسکتے ہیں۔

ایسے افراد جن کی وائلڈ لائف میں دلچسپی ہو یا ایسے افراد جن کو زندگی میں کچھ ہٹ کر اور ایڈونچرس کرنے کا شوق ہو یا وہ ویٹرنری پروفیشنلز جو ممتاز ہونا چاہتے ہوں یا ایسے پروفیشنلز جن کو پاکستان سے باہر کام کرنے کا شوق ہو؛ ان کے لئے وائلڈ لائف ایک مناسب شعبہ ہے۔

کسی بھی چڑیا گھر یا وائلڈ لائف پارک کا حصہ بننے کے بعد آپ کے سیکھنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔دو تین سال میں آپ نہ صرف چڑیا گھر میں موجود درجنوں اقسام کے جانوروں کے علاج معالجے سے متعلق ہنر حاصل کرتے ہیں بلکہ ان کی ہاؤسنگ، فیڈنگ اور مینجمنٹ کے دیگر پہلوؤں بارے بھی سیکھتے ہیں۔ایسے ادارے میں کام کر کے آپ کو مجموعی طور پر وائلڈ لائف ہاؤس مینجمنٹ کا بھی تجربہ ہوتا ہے۔دوسری جانب وائلڈ لائف کے مقامی اور بین الاقوامی قوانین کے بارے بھی جاننے کا موقع ملتا ہے۔

محکمہ وائلڈ لائف کی سرکاری نوکری میں اگرچہ تنخواہ مناسب ہوتی ہے اور ترقی کے چانسز بھی نسبتاً کم ہوتے ہیں مگر اس پہلو کے باوجود اس شعبہ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ ایک اچھے کیریئر کا

آغاز ہے۔

وائلڈ لائف میں مہارت حاصل کرنے کے بعد آپ کے پاس پاکستان میں اور پاکستان سے باہر مواقع موجود ہوتے ہیں۔ پاکستان میں گزشتہ چند سالوں کے دوران پرائیویٹ چڑیا گھروں کا ٹرینڈ بھی شروع ہوا ہے۔ اگر لینڈ ڈویلپمنٹ کا سلسلہ پاکستان میں جاری رہتا ہے اور یہ پہلے والی رفتار کو پکڑتا ہے تو اس تناظر میں مزید چڑیا گھر بھی ممکنہ طور پر قائم ہو سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت سے پارکس میں بھی وائلڈ لائف اور برڈز کا سیکشن موجود ہوتا ہے۔ دوسری جانب مختلف فارم ہاؤسز میں بھی جانور اور پرندے رکھے جاتے ہیں۔ ان تمام جگہوں پر ملازمت کے ساتھ ساتھ کنسلٹنسی کے مواقع موجود ہو سکتے ہیں۔ یہاں اس پہلو کو مدنظر لازمی رکھنا چاہیئے کہ اس طرح کے مواقع تعداد میں بہت زیادہ نہیں۔

سرکاری چڑیا گھروں میں اگر پکی نوکری نہ بھی ہو تو پھر بھی یہ مناسب آپشن ہے کیونکہ یہاں کام سیکھنے کے مواقع موجود ہیں۔ سرکاری چڑیا گھر میں کام سیکھنے کے بعد نہ صرف مقامی سطح پر اپنا کیریئر بنایا جا سکتا ہے بلکہ ملک سے باہر بھی بہت سے مواقع حاصل کیئے جا سکتے ہیں۔ بہت سی مثالیں موجود ہیں جہاں لوگوں نے کنٹریکٹ پر چڑیا گھر میں کام کیا اور پھر پاکستان سے باہر جا کر کام کرنے لگے۔ اس کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ چڑیا گھروں میں بھی ویٹرنری پروفیشنلز اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

خواتین کے لئے یہ اس لحاظ سے ایک مناسب پروفیشن ہے کہ یہاں سرکاری نوکری کے ساتھ Indoor Activities ہوتی ہیں۔ مختلف لیڈی ویٹس مختلف سرکاری اور پرائیویٹ چڑیا گھروں میں پیشہ ورانہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ دوسری جانب اس پہلو کو بھی دیکھنا چاہیئے کہ بعض دفعہ کسی ایسے وائلڈ لائف پارک میں بھی پوسٹنگ ہو جاتی ہے جہاں انفراسٹرکچر اور حالات بہتر نہیں ہوتے۔

اس شعبہ کو اختیار کرنے سے پہلے مجموعی طور پر مرد اور خواتین پروفیشنلز کو یہ پہلو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ چڑیا گھر اور وائلڈ لائف پارکس کی نوکری آسان نہیں۔ یہاں محنتی پروفیشنل کا کام ہے۔ یہاں پریشر بھی

بہت زیادہ ہوتا ہے اور تنخواہ بھی مناسب ہوتی ہے۔ پھر آپ کے افسران بالا بھی آپ کے شعبہ سے نہیں ہوتے۔ اس جگہ آپ کو کام بھی ذمہ داری سے کرنا پڑتا ہے کہ انتہائی قیمتی اور خطرناک جانور موجود ہوتے ہیں۔ دوسری جانب خاص طور پر سرکاری جگہ پر محدود وسائل اور محدود اختیارات کے ساتھ کام کرنا ہوتا ہے۔ اس سارے ماحول میں نہ صرف تکنیکی لحاظ سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے بلکہ انتظامی اور نفسیاتی طور پر بھی انسان مضبوط ہوتا ہے۔

چڑیا گھر میں آپ کی بطور ڈاکٹر موجودگی سماجی لحاظ سے آپ کی شخصیت کو منفرد پہچان دیتی ہے۔ چڑیا گھر ایسی جگہ ہے جہاں ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد آتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے اس ڈاکٹر کی الگ حیثیت ہوتی ہے جو ان جانوروں کے علاج معالجے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ مختلف سماجی و انتظامی حلقے بھی چڑیا گھر کے ڈاکٹر کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

چڑیا گھر میں کام کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بطور ویٹرنری پروفیشنل آپ کو متفرق جانوروں کے علاج معالجے کا موقع ملتا ہے۔ یہ آپ کو ایک مضبوط ویٹ بناتا ہے جس سے آپ پیٹس کے شعبہ میں بھی پریکٹس کر سکتے ہیں۔

اگر آپ کو وائلڈ لائف میں دلچسپی ہو یا اس شعبہ میں کنسلٹنٹ بننے کی خواہش رکھتے ہوں یا پھر پیٹ پریکٹس کرنا چاہتے ہوں یا پاکستان سے باہر کام کرنا چاہتے ہوں تو چڑیا گھر کی نوکری آپ کے لئے بہترین موقع ہے۔ بہتر ہے کہ آپ انٹرنشپ ہی کسی چڑیا گھر یا وائلڈ لائف پارک میں کریں۔ یہ انٹرنشپ مرد و خواتین دونوں کے لئے موزوں ہے۔ خواتین کو ترجیحاً چڑیا گھر کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

چڑیا گھر میں انٹرنشپ کے علاوہ آپ بطور Volunteer بھی خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس حوالے سے ہر چڑیا گھر کی پالیسی مختلف ہوسکتی ہے جس کے لئے متعلقہ ادارے سے معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔

وائلڈ لائف سے متعلقہ عالمی اداروں میں بھی ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے ملازمت کے مواقع ہوسکتے ہیں۔ اس طرح کی جابز کے لئے متعلقہ اداروں کی ویب سائٹس پر نظر رکھنی چاہیئے۔

تعلیمی اور تحقیقی ادارے

بہت سے دیگر پیشوں کی طرح ویٹرنری اور اینیمل سائنسز کا بھی تعلیم کے شعبہ سے گہرا تعلق ہے۔اس وقت بہت سی یونیورسٹیوں میں ویٹرنری سائنسز، اینیمل سائنز، پولٹری سائنسز اور دیگر شعبوں سے متعلقہ مختلف ڈگریوں، ڈپلوموں اور شارٹ کورسز میں تعلیم اور تربیت کا سلسلہ جاری ہے۔

ویٹرنری سائنسز، اینیمل سائنسز، پولٹری سائنسز اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے پروفیشنلز کے لئے ویٹرنری اور اینیمل سائنسز سے متعلقہ مختلف تعلیمی اداروں میں مختلف شعبہ جات میں ملازمت کے مواقع موجود ہیں۔ان اداروں کے مختلف شعبہ جات کے لئے ملازمت کے تقاضے مختلف ہوسکتے ہیں۔کچھ شعبہ جات میں بطور ٹیچر ملازمت کے لئے ڈی وی ایم کی بنیادی ڈگری بھی ہونی ضروری ہے۔دوسری جانب ایسے ادارے جو ڈی وی ایم کے برعکس لائیوسٹاک سیکٹر سے متعلقہ دیگر ڈگریاں کروارہے ہیں ان کی اس حوالے سے پالیسی مختلف ہوسکتی ہے۔

مائیکروبیالوجی، بائیوٹیکنالوجی، بائیوکیمسٹری اور لائف سائنسز کے دیگر جنرل مضامین میں پوسٹ گریجویشن کرنے والے افراد کے لئے نان ویٹرنری یونیورسٹیز میں بھی ملازمت کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔اس طرح کے مواقع مختلف پرائیویٹ یونیورسٹیز میں ہوتے ہیں۔بائیولوجیکل سائنسز، لائف سائنسز، فارماسیوٹیکل سائنسز اور دیگر شعبوں سے متعلقہ مختلف مضامین میں پوسٹ گریجویشن کرنے والے ویٹرنری پروفیشنلز میڈیکل اور الائیڈ ہیلتھ سائنسز سے متعلقہ تعلیمی اداروں میں بھی چند مضامین پڑھانے کا موقع حاصل کرسکتے ہیں لیکن اس حوالے سے پالیسی مختلف بھی ہوسکتی ہے اور تبدیل بھی ہوتی رہتی ہے۔سرکاری یونیورسٹیوں کے ساتھ ساتھ ویٹرنری سائنسز، ہیلتھ سائنسز اور دیگر متعلقہ شعبہ جات کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بھی مواقع موجود ہوتے ہیں۔

ٹیچنگ ایک اچھا پروفیشن ہے۔اس میں تنخواہ کے ساتھ ساتھ سہولیات بہتر ہوتی ہیں۔اس میں ترقی کے چانسز بھی زیادہ ہوتے ہیں۔نوکری کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیم کے انٹرنیشنل ایکسپوژر کے بھی بہت سے مواقع ملتے ہیں۔ ٹیچنگ کے ساتھ ساتھ چونکہ ریسرچ بھی چل رہی ہوتی ہے؛اس تناظر میں بھی اس شعبہ میں قابلیت کی بنیاد پر بہت سی راہیں نکل سکتی ہیں۔

دوسری جانب اس کے کچھ منفی پہلو بھی ہیں کہ اگر انسان ہاتھ پاؤں مارنے والا نہ ہو تو زندگی بھر کے لئے ایک چار دیواری میں محصور ہو جاتا ہے۔بعض لوگ یونیورسٹی ہی میں رہتے ہوئے گمنامی کی زندگی گزار دیتے ہیں۔کسی بھی سرکاری نوکری میں جن مسائل کا سامنا رہتا ہے ان کا کسی حد تک یہاں بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔اگرچہ استاد کا بے حد احترام ہے؛ مگر جب تک کوئی اہم انتظامی عہدہ نہ مل جائے، ٹیچر کے پاس سماجی طاقت نہیں ہوتی۔

ایسے افراد جن کا مزاج پڑھنے لکھنے والا ہو، جو کتابوں میں دلچسپی رکھتے ہوں، جو پڑھائی میں سنجیدہ ہوں، جو کسی چار دیواری میں زندگی کا بڑا حصہ گزار کر پیشہ ورانہ امور سرانجام دے سکتے ہوں، جنہیں طاقت، شہرت اور دولت کا لالچ نہ ہو، جنہیں پڑھانے، سکھانے اور علم پھیلانے کا شوق ہو، ایسے لوگوں کو ٹیچنگ کا پروفیشن اختیار کرنا چاہئے۔ایسے افراد جن کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم کا شوق ہو، ان کے لئے بھی یہ مناسب پروفیشن ہے کیونکہ اس میں نوکری کے ساتھ ساتھ تعلیم آسانی سے جاری رہتی ہے۔

ایسے افراد جن کا کتابوں سے کوئی خاص تعلق نہ ہو، جنہیں پڑھائی میں دلچسپی بھی نہ ہو، جنہیں سیکھنا بھی اچھا نہ لگتا ہو اور علم بانٹنا اور سکھانا بھی اچھا نہ لگتا ہو، جو کسی چار دیواری میں ایک خاص حلقے تک محدود نہ رہ سکتے ہوں، جو آزاد طبع شخصیت کے حامل ہوں یا جو وضع قطع اور مزاج استاد جیسا نہ رکھتے ہوں تو انہیں ٹیچنگ کے پروفیشن میں ہرگز نہیں آنا چاہئے۔ چونکہ ٹیچنگ کے ساتھ ساتھ ریسرچ بھی چل رہی ہوتی ہے، اس لئے ایسے افراد جو ریسرچ کا مزاج نہیں رکھتے انہیں بھی ٹیچنگ میں مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

خواتین کے لئے یونیورسٹی کی ٹیچنگ ایک بہترین آپشن ہے۔ یہ انتہائی نفیس اور قابل احترام پروفیشن

ہے جس میں سماجی مسائل کا سامنا بھی نسبتاً کم ہوتا ہے۔ ویٹرنری پروفیشن کے تمام سرکاری شعبوں میں سے یہ بہترین ہے مگر اس میں ایشو یہ ہے کہ یہاں ملازمت کے مواقع کم ہیں اور مقابلہ زیادہ ہے۔

اس تناظر میں ایسی لیڈی پروفیشنلز جو ٹیچنگ کے پروفیشن میں آنا چاہتی ہیں؛ انہیں اپنی ذاتی پسند اور دلچسپی کے ساتھ ساتھ اس پہلو کو بھی لازمی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ پوسٹ گریجویشن کے لئے کسی ایسے مضمون کا انتخاب کیا جائے جس میں ملازمت کے مواقع ٹیچنگ کے شعبہ میں نسبتاً زیادہ ہوں۔ اس حوالے سے ایسے مضمون کا بھی انتخاب کیا جاسکتا ہے جس کی بدولت ویٹرنری تعلیمی اداروں کے ساتھ ساتھ یا ان کے برعکس اینیمل سائنسز یا لائف سائنسز سے متعلقہ اداروں یا جنرل یونیورسٹیز میں بھی نوکری کا حصول ممکن ہو سکے۔ بیسک لائف سائنسز کے مضامین کے انتخاب سے یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ ان سے متعلقہ سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی ادارے تقریباً ہر بڑے شہر میں موجود ہوتے ہیں۔

مختلف یونیورسٹیوں کے پراجیکٹس میں بھی ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے مواقع موجود ہیں۔ اسی طرح یونیورسٹیوں میں ٹیچنگ کے عارضی مواقع بھی موجود ہوتے ہیں۔ اس طرح کے پراجیکٹس میں یا ٹیچنگ کے عارضی مواقع پر کام کرنا ان لوگوں کے لئے اچھی آپشن ہوتی ہے جو کچھ معاوضے کے ساتھ اپنی تعلیم کو جاری رکھنا چاہتے ہوں یا پھر ٹیچنگ یا ریسرچ کی فیلڈ میں اپنا کیریئر بنانا چاہتے ہوں۔

ویٹرنری تعلیمی اداروں کے ساتھ ساتھ دیگر تعلیمی اداروں میں مختلف انتظامی سیٹوں پر بھی ملازمت کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح بطور ویٹرنری ڈاکٹر مختلف تعلیمی اداروں میں نان ٹیچنگ پوسٹس پر بھی کام کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح کے مواقع سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ انتظامی سیٹوں پر کام ان لوگوں کے لئے دلچسپی کا حامل ہوسکتا ہے جو ویٹرنری پروفیشن سے ہٹ کر کام کرنا چاہتے ہوں۔

ٹیچنگ کے ساتھ ساتھ پاکستان میں صوبائی اور وفاقی سطح پر ریسرچ کے ادارے بھی موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ اداروں کے بارے میں صوبائی اور وفاقی سرکاری اداروں کے چیپٹرز میں ذکر کیا گیا ہے۔ محکمہ لائیوسٹاک اور منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ کے اداروں کے علاوہ بھی تحقیق

ادارے موجود ہیں جو پاکستان اٹامک انرجی کمیشن، منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ہیلتھ کے شعبہ سے متعلقہ منسٹری اور دیگر منسٹریز کے زیرِانتظام چلتے ہیں۔ان اداروں میں بھی مختلف ریسرچرز کے لئے کام کے مواقع ہو سکتے ہیں جبکہ مختلف پراجیکٹس میں بھی کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ان اداروں میں نیوکلیئر انسٹیٹیوٹ فار ایگریکلچر اینڈ بیالوجی (NIAB)، نیشنل انسٹیٹیوٹ فار بائیوٹیکنالوجی اینڈ جنیٹک انجینئرنگ (NIBGE)، پنجاب ایگریکلچرل ریسرچ بورڈ (PARB)، پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (PCSIR)، پاکستان سائنس فاؤنڈیشن (PSF)، پاکستان حلال اتھارٹی، نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اور دیگر شامل ہیں۔اس طرح کے اداروں میں پرمانٹ جابز کے ساتھ ساتھ کنٹریکٹ کی جابز بھی ہوسکتی ہیں۔

اگر کسی شخص کو ریسرچ کی فیلڈ کا شوق ہو تو وہ کسی اچھے تعلیمی ادارے کا حصہ بنے۔اگر ایسا موقع نہ ملے تو پھر کسی تحقیق کے ادارے کا حصہ بنے اور اس میں خیال رکھا جائے کہ یہ ادارہ ریسرچ کے اعتبار سے قومی سطح پر اچھی شہرت کا حامل ہو۔دوسری جانب ریسرچ کے ادارے میں پرمانٹ جاب کو ترجیح دی جائے۔واضح رہے کہ ٹیچنگ کی طرح ریسرچ کے اداروں کی ملازمت بھی خواتین کے لئے بہتر آپشن ہے۔

یونیورسٹیوں کے علاوہ ٹریننگ اور پیراویٹرنری کورسز سے متعلقہ اداروں میں بھی ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے مواقع موجود ہوتے ہیں۔یہ ادارے عام طور پر کسی یونیورسٹی کے زیرِانتظام کام کر رہے ہوتے ہیں یا محکمہ لائیوسٹاک کا حصہ ہوتے ہیں۔محکمہ لائیوسٹاک میں تو متعلقہ آفیسرز ہی ان اداروں میں کام کرتے ہیں لیکن یونیورسٹیوں کے زیرِانتظام کام کرنے والے اداروں میں ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے مختلف آسامیاں جاری ہوتی رہتی ہیں۔اسی طرح ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کے زیرِانتظام کام کرنے والے اداروں میں بھی انسٹرکٹر اور ٹرینرز کی آسامیاں جاری ہوتی ہیں۔ایسے کسی بھی ادارے میں اگر پرمانٹ ملازمت کا موقع ملے تو یہ ایسی آپشن ہے جس پر غور کیا جا سکتا ہے۔اسی طرح اگر ایسے کسی اچھے پرائیویٹ ادارے میں کام کا موقعہ ملے تو یہ بھی ایک آپشن ہے۔

آپ نے جس شعبہ میں بھی جانا ہو، ترجیحاً کسی تعلیمی ادارے کو انٹرنشپ کے لئے منتخب نہ کریں۔

انٹرنشپ تعلیمی ادارے سے باہر کریں تا کہ آپ کو فیلڈ کے زمینی حقائق کا علم ہو۔ پیٹ پریکٹس کی صورت میں یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کا پیٹ کلینک ان لوگوں کے لئے ایک آپشن ہوسکتا ہے جن کا ڈی وی ایم اس یونیورسٹی سے نہیں اور انہوں نے اس شعبہ میں اپنا کیریئر بنانا ہو۔لیکن ان افراد کو اس کے ساتھ ساتھ کچھ وقت پرائیویٹ کلینک پر بھی ضرور گزارنا چاہیئے۔

جن افراد نے آگے ریسرچ یا ٹیچنگ کی فیلڈ میں جانا ہو،ان کے لئے ریسرچ کے اداروں کی انٹرنشپ ایک آپشن ہوسکتی ہے لیکن اس تناظر میں کسی ایسے ادارے کا انتخاب کرنا چاہیئے جو کام کے لحاظ سے اچھی شہرت کا حامل ہو تا کہ آپ کو سیکھنے کا موقع ملے۔

لیڈی ویٹس کے لئے انٹرنشپ کے لحاظ سے ریسرچ کے ادارے ایک اچھی آپشن ہیں۔اگر خواتین کو کسی اور جگہ انٹرنشپ کا موقع نہ ملے تو ان کے لئے تعلیمی ادارے بھی ایک آپشن ہوسکتے ہیں۔

قومی سلامتی اور امن و امان کے ادارے

افواج پاکستان کے ساتھ ساتھ پیراملٹری فورسز، پولیس اور قومی سلامتی و امن و امان کے دیگر اداروں میں بھی ویٹرنری پروفیشن کا کردار ہے۔ اس حوالے سے ان اداروں میں ملازمتوں کے مواقع بھی موجود ہیں۔

پاکستان آرمی میں ریماؤنٹ ویٹرنری اینڈ فارمز کور (RV&FC) کے زیر انتظام مختلف ادارے کام کر رہے ہیں۔ ان اداروں میں ویٹرنری پروفیشنلز خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

ویٹرنری ڈاکٹر ڈائریکٹ شارٹ سروس کمیشن کے ذریعے بطور کیپٹن پاکستان آرمی کا حصہ بنتا ہے۔ یہ مجموعی طور پر ویٹرنری پروفیشن میں ایک بہترین، شاندار اور طاقتور نوکری ہے۔ پاکستان آرمی کا حصہ بن کر جہاں آپ کو ملک کی خدمت کا موقع ملتا ہے وہاں معاشرے میں بھی انتہائی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ایسے افراد جو بہادر اور جرات مند ہوں، فرنٹ لائن پر کام کرتے ہوئے ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہوں اور فوج کا حصہ بننے کا شوق اور مزاج رکھتے ہوں تو انہیں اس جاب کے لئے ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔

لیڈی ویٹس بھی RV&FC کو جائن کر سکتی ہیں۔ ان کے لئے لیڈی کیڈٹ کورس کے ذریعے خصوصی آسامیاں آتی ہیں۔ لیڈی ویٹس کو آرمی جائن کرنے سے پہلے اس جاب کی Requirements اور اس کی تفصیلات سے لازمی آگاہی حاصل کرنی چاہیئے۔ پاکستان آرمی کی جابز کے بارے مزید معلومات اس ویب سائیٹ سے حاصل کی جا سکتی ہیں joinpakarmy.gov.pk۔

بطور سول آفیسر بھی پاکستان آرمی کا حصہ بنا جا سکتا ہے اور اس کے لئے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے

ذریعے بطور ویٹرنری آفیسر/ ایگزیکٹو ویٹرنری آفیسر/سینئر ویٹرنری آفیسر پاکستان آرمی کے ریماؤنٹ ویٹرنری اینڈ فارمز ڈائریکٹریٹ کا حصہ بننا پڑتا ہے۔ یہ گورنمنٹ سیکٹر کی ایک اچھی نوکری ہے جہاں آپ پاکستان آرمی کی چھتری کے نیچے کام کرتے ہوئے ملک وقوم کی خدمت کر سکتے ہیں۔ بہتر سہولیات کے ساتھ ساتھ بہتر سوشل سٹیٹس بھی ملتا ہے۔

دیگر دفاعی اداروں میں بھی ویٹرنری پروفیشنلز کی ضرورت ہوتی ہے۔ کچھ میں RV&FC کے آفیسرز ہی خدمات سرانجام دیتے ہیں جبکہ براہِ راست بھی بھرتیاں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان نیوی کی سپیشل برانچ میں ویٹرنری ڈاکٹرز کے لئے مواقع موجود ہیں۔ یقیناً اس طرح کی جاب بھی شاندار مواقع میں سے ایک ہے۔

پولیس میں بھی ویٹرنری آفیسرز کے لئے ملازمت کے مواقع ہوتے ہیں جہاں انہیں ڈاگ سنٹرز وغیرہ پر فرائض سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ اس طرح کی نوکری عام طور پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آتی ہے اور ایسی ملازمتوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہوتی۔ پنجاب پولیس میں اس تناظر میں ویٹرنری ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک مختلف شعبہ ہے جہاں ویٹرنری پروفیشنلز کی تعداد بہت کم ہوگی لیکن یہ بالکل منفرد اور دلچسپ ملازمت ہے۔ اگر پولیس میں پرمانٹ جاب ہو اور کسی شخص کو سماجی لحاظ سے طاقتور زندگی گزارنے کا شوق ہے تو اس کے لئے یہ اچھی آپشن ہے۔

انٹرنشپ کے لئے اگر کسی کو بھی موقع ملے تو اسے پاکستان آرمی میں ضرور جانا چاہئے۔ یہاں چار ماہ جو آپ سیکھیں گے وہ ضروری نہیں کہ کیریئر میں براہِ راست فائدہ دے مگر جس طرح کی تبدیلی یہ ادارہ آپ کی شخصیت میں لائے گا، وہ زندگی کے ہر شعبہ میں کام آئے گی۔ آرمی میں انٹرنشپ کے لئے کچھ ماہ پہلے ہی سے پراسیس کو شروع کرنا چاہئے کیونکہ یہاں منظوری کے لئے کچھ وقت لگتا ہے۔

دیگر سرکاری و نیم سرکاری ادارے

منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ، محکمہ لائیوسٹاک، محکمہ وائلڈ لائف، ویٹرنری تعلیمی اداروں اور ملکی سلامتی و امن امان کے اداروں کے علاوہ بھی مختلف سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے ملازمت کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ ان اداروں میں اگرچہ ملازمتوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہوتی اور عموماً ترقی کے مواقع بھی نسبتاً کم ہوتے ہیں مگر سرکاری یا نیم سرکاری نوکری کی خواہش رکھنے والے افراد کے لئے یہ آپشن ضرور ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی اور دیگر صوبوں کی فوڈ اتھارٹیز میں ویٹرنری پروفیشنلز، ڈیری ٹیکنالوجسٹس اور دیگر کے لئے ملازمت کے مواقع موجود ہوسکتے ہیں۔ عام طور پر یہ پرمانٹ سرکاری نوکری نہیں ہوتی ہاں البتہ تنخواہ وغیرہ بہتر ہوتی ہے لیکن اس تناظر میں بھی صورتحال ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں مختلف ہوسکتی ہے۔ یہ نوکری ایسے افراد کے لئے دلچسپی کا مرکز ہوسکتی ہے جن کو بطور انسپکٹر کام کرنے کا شوق ہو یا جو فوڈ سیفٹی اور فوڈ انسپکشن اور اس سے متعلقہ قوانین میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ دوسری جانب ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے اس طرح کے ادارے میں کام کرنے سے کیریئر بہت محدود ہوجائے گا اور یہاں سے حاصل کیا گیا تجربہ عمومی حالات میں پرائیویٹ سیکٹر میں ممکنہ طور پر بہت فائدہ بھی نہیں دے گا۔

ضلعی حکومت میں سلاٹر ہاؤسز وغیرہ کے لئے بھی ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے ملازمت کے مواقع ہوتے ہیں لیکن اس تناظر میں صورتحال ہر صوبے میں مختلف ہے۔ اس طرح کی نوکریوں کی تعداد بھی بہت کم ہوتی ہے۔

پبلک ہیلتھ کے اداروں میں ون ہیلتھ کے تناظر میں ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے مواقع ہوسکتے ہیں۔

اسی طرح مائیکروبیالوجی، ایپی ڈیمالوجی اور دیگر مضامین میں پوسٹ گریجویشن کے حامل پروفیشنلز کے لئے بھی پبلک ہیلتھ کے اداروں میں مواقع ہو سکتے ہیں۔ منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، اٹامک انرجی کمیشن اور دیگر منسٹریز کے ریسرچ کے مختلف اداروں میں بھی ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے مواقع ہو سکتے ہیں۔ اس حوالے سے ریسرچ کے اداروں سے متعلقہ چیپٹر میں بھی بات کی گئی ہے۔

مختلف نان ویٹرنری تعلیمی اور تحقیقی اداروں میں بھی لیبارٹری اینیملز اور دیگر جانوروں کے علاج معالجے اور دیکھ بھال کے لئے ویٹرنری پروفیشنلز کو کام کا موقع دیا جاتا ہے۔ اسی طرح سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز ڈویلپمنٹ اتھارٹی (SMEDA) میں بھی ویٹرنری اور اینیمل سائنسز پروفیشنلز کام کر رہے ہیں لیکن یہاں ملازمت کے مواقع نہ ہونے کے برابر ہیں۔

پنجاب میں ڈویژن کی سطح پر موجود کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنیوں میں بھی ملازمت کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ اگر یہ پرمانینٹ ملازمت نہ ہو تو اسے ترجیح نہیں دینی چاہئے۔ دوسری جانب اس طرح کی نوکری میں پاکستان میں جانوروں کی خرید و فروخت کے روایتی نیٹ ورک کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور یہاں سے حاصل کیا گیا تجربہ مختلف فیٹننگ فارمز اور سلاٹر ہاؤسز میں جانوروں کی خریداری کی مناسبت سے کام آ سکتا ہے۔

اپنے مین پروفیشن سے متعلقہ اداروں سے ہٹ کر کسی بھی ادارے میں جانے سے پہلے اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس میں آپ کے شعبے سے متعلقہ لوگ نہ ہونے کے برابر ہوں گا۔ ایسی صورتحال میں بعض دفعہ تعصب کا سامنا ہو جاتا ہے جس سے گروتھ سے متعلقہ سنجیدہ مسائل بھی پیش آ سکتے ہے۔ ایسے کسی ادارے میں اگر کام کرنا ہو تو کسی بڑے اور اچھی شہرت کے حامل ادارے کا انتخاب کرنا چاہئے جہاں کا ورکنگ انوائرنمنٹ نسبتاً بہتر ہو۔

بعض دفعہ پالیسی میں تبدیلی کے باعث بھی مختلف اداروں میں مواقع پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر چند سال قبل پنجاب کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ویٹرنری پروفیشنلز کو بطور ایجوکیٹر کام کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس حوالے سے آج بھی محکمہ ایجوکیشن میں مختلف ویٹرنری ڈاکٹرز موجود ہیں جو مختلف سرکاری سکولوں میں ٹیچنگ کر رہے ہیں۔

پرائیویٹ سیکٹر

مجموعی طور پر پرائیویٹ سیکٹر ایسے افراد کے لئے زیادہ موزوں ہوتا ہے جو محنتی ہوں اور جن کو خود اعتمادی کے ساتھ زندگی میں آگے بڑھنے اور ذاتی فیصلوں اور حقائق کی بنیاد پر کام کرنے کی عادت ہو۔ اس حوالے سے کتاب کے ابتدائی چیپٹرز میں بڑی تفصیل سے بات ہوئی ہے۔

چونکہ ویٹرنری اور اینیمل سائنسز سے متعلقہ ڈگریاں کاروباری شعبہ سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ صرف علاج معالجے تک محدود نہیں، اس لئے کیرئر کے لحاظ سے اس شعبہ کا پرائیویٹ سیکٹر بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ بڑی تعداد میں نوکریاں پرائیویٹ سیکٹر میں ہیں اور بہت بڑی تعداد میں ویٹرنری اور اینیمل سائنسز گریجویٹس اس سیکٹر میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

پرائیویٹ سیکٹر میں ڈیری اور پولٹری، دو بنیادی شعبہ جات ہیں جن کا براہِ راست تعلق کاروبار سے ہے۔ ان دونوں شعبوں کے ذیلی شعبہ جات میں بے شمار ملازمت کے مواقع موجود ہیں۔

پاکستان میں ہر سال بڑی تعداد میں ویٹرنری گریجویٹس یونیورسٹیوں سے فارغ ہوتے ہیں جن کے مقابلے میں سرکاری نوکریاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اینیمل سائنس گریجویٹس اور پولٹری سائنس گریجویٹس بھی بڑی تعداد میں فارغ ہوتے ہیں جن کو متعلقہ بنیادی سرکاری اداروں میں عام طور پر ملازمت نہیں دی جاتی۔ یہ سب لوگ ڈیری اور پولٹری سیکٹرز کا رخ کرتے ہیں۔

ان دو سیکٹرز کے علاوہ میٹ سیکٹر، ایکوائن سیکٹر اور سوشل سیکٹر بھی موجود ہیں جہاں ویٹرنری اور اینیمل سائنسز گریجویٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے ویٹرنری پریکٹس بھی ایک آپشن ہے۔ اسی طرح بیرون ممالک میں بھی کام کیا جاسکتا ہے۔

ان تمام شعبہ جات اور ان میں موجود مختلف مواقع کے حوالے سے اگلے چیپٹرز میں تفصیل سے بات ہوگی۔

پولٹری سیکٹر

پولٹری سیکٹر لائیوسٹاک سیکٹر کا اہم ترین شعبہ ہے اور یہی وہ سیکٹر ہے جسے انڈسٹری کہا جا سکتا ہے۔ پولٹری سیکٹر پاکستان کی دوسری بڑی انڈسٹری ہے جس کا نیشنل اکانومی کے ساتھ ساتھ نیشنل فوڈ سیکیورٹی میں بنیادی اور اہم ترین کردار ہے۔

پولٹری سیکٹر میں بنیادی شعبہ فارمنگ کا ہے جس میں برائلر فارمنگ اور لیئر فارمنگ شامل ہیں۔ اس فارمنگ کی سپورٹ کے لئے بریڈر فارمنگ، ہیچری، فیڈ، میڈیسن، آلات اور دیگر شعبہ جات کام کرتے ہیں۔

بنیادی طور پر پولٹری سیکٹر کو کیریئر کے اعتبار سے تین شعبہ جات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جن میں پروڈکشن کا شعبہ، مارکیٹنگ کا شعبہ اور کنسلٹنسی کا شعبہ شامل ہیں۔ ان شعبہ جات کو مزید ذیلی شعبہ جات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پروڈکشن میں سب سے پہلے فارمنگ کا ذکر کرتے ہیں جس میں برائلر فارمنگ، لیئر فارمنگ اور بریڈر فارمنگ شامل ہیں۔ ویٹرنری گریجویٹ، اینیمل سائنس گریجویٹ یا پولٹری سائنس گریجویٹ جب کسی ادارے سے تعلیم مکمل کرتا ہے تو اس وقت یا تو اس کے پاس تھوڑا بہت عملی تجربہ ہوتا ہے یا بالکل بھی تجربہ نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ ایسی صورتحال بھی پیش آسکتی ہے کہ اس کے پاس موجود کتابی علم بھی بہت پرانا اور انڈسٹری کے جدید حالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

پولٹری فارمنگ کے شعبہ میں ڈگری کے بعد سیکھنے کا عمل شروع ہوتا ہے۔ مشکل حالات میں بعض دفعہ تھوڑے معاوضے اور بعض دفعہ انتہائی تھوڑے معاوضے پر کام کا آغاز کرنا پڑتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ایک پروفیشنل سیکھتا رہتا ہے۔ چھوٹے فارم سے بڑے فارم اور پھر بیک وقت ایک سے زائد

فارمز کو Manage کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔اسی طرح پھر گرینڈ پیرنٹ سٹاک تک کی مینجمنٹ کا بھی موقع ملتا ہے۔

برائلر فارمنگ میں اکثر سپروائزر وغیرہ فارم کو چلاتے ہیں۔شیڈز کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں پروفیشنلز کی خدمات بھی حاصل کی جاتی ہیں۔اسی طرح بڑی کمپنیوں کے برائلر فارمز پر بھی پروفیشنلز کی ضرورت ہوتی ہے۔اچھے لیئر فارمز پر بھی پروفیشنلز کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔برائلر فارم مینجمنٹ میں لیئر کے مقابلے میں مواقع نسبتاً زیادہ ہیں۔اگر برائلر یا لیئر مینجمنٹ میں کام کو سیکھ لیا جائے تو یہ ایک اچھا کیریئر ہے۔چھوٹے فارم سے بڑے فارم اور پھر کسی بڑے پروجیکٹ میں ایک ہی وقت میں کئی فارمز کو مینج کرنے کا موقع ملتا ہے۔

بریڈر فارمز کی بات کریں تو یہاں پر پروفیشنلز کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کمپنیوں میں گریجویٹس کو ملازمت کے مواقع بھی دیے جاتے ہیں۔اسی طرح ہیچریز پر بھی پروفیشنلز کو کام کا موقع ملتا ہے۔ بریڈر فارم کی جاب بھی ایک اچھے کیریئر کا آغاز ہے جہاں وقت کے ساتھ ساتھ تجربہ بھی حاصل ہوتا رہتا ہے اور ترقی بھی ہوتی رہتی ہے۔

پروڈکشن سے متعلقہ مزاج رکھنے والے لوگوں کے لئے مجموعی طور پر فارم مینجمنٹ ایک اچھا کیریئر ہے۔بریڈر کے ساتھ ساتھ برائلر اور لیئر فارمز پر کام سے آپ کے ہاتھ میں ہنر آ جاتا ہے اور اس میں وقت کے ساتھ ساتھ پختگی آتی جاتی ہے۔چونکہ یہاں مینجمنٹ سائنٹیفک بنیادوں پر ہوتی ہے، اس لئے ہر لمحے پر سیکھنے کو ملتا ہے۔فیڈنگ، بیماریوں کی تشخیص، علاج، بائیوسیکیورٹی، ادویات، وینٹی لیشن اور شیڈ آپریشنز کے ساتھ ساتھ پولٹری فارم مینجمنٹ کے دیگر پہلوؤں سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ یہاں کام کر کے ایک پروفیشنل ہیومین ریسورس مینجمنٹ اور جنرل فارم مینجمنٹ بھی سیکھتا ہے۔اسی سے جدید مشینری کے بارے بھی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔مختلف کمپنیوں کے مارکیٹنگ سٹاف سے انٹریکشن کا موقع ملتا ہے۔اس تجربے کی بدولت مستقبل میں بطور کنسلٹنٹ بھی کام کیا جا سکتا ہے۔

پولٹری فارم مینجمنٹ میں محنت کے ساتھ ساتھ ہاتھ سے کام کرنا پڑتا ہے۔شروع میں مراعات بھی کم

ہوتی ہیں اور سہولیات بھی کم۔ لیکن اگر مسلسل محنت، لگن اور مستقل مزاجی کے ساتھ کام کیا جائے تو چند سالوں میں کام سیکھ لیا جاتا ہے اور پھر بہتر مواقع بھی ملتے ہیں۔

ایسا شخص جسے محنت کی عادت نہ ہو یا جو ہاتھ سے کام کرنے سے ہچکچاتا ہو یا جس میں تھوڑی چودھراہٹ ہو، یا جو گھر سے دور نہ رہ سکتا ہو، یا جسے چاردیواری میں کام کرنے کی عادت نہ ہو، یا جو کسی ایک جگہ بند ہو کر کام کرنے کو قید سمجھتا ہو تو ایسے شخص کے لئے پولٹری فارم مینجمنٹ میں ایڈجسٹ ہونا مشکل ہوگا۔ اسی طرح ایسا شخص جو بہت زیادہ سوشل ہو اس کو بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پولٹری سیکٹر میں ایک اہم ترین شعبہ پولٹری فیڈ پروڈکشن کا ہے۔ یہاں اگرچہ فارم کی طرح کی قید تو نہیں ہوتی البتہ کام یہاں بھی چاردیواری ہی میں کرنا پڑتا ہے۔ فیڈمل میں کام کرتے ہوئے اجزاء کی سپلائی، مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ، سٹوریج، فیڈ فارمولیشن، لیب انالسز، سٹاک مینجمنٹ اور کوالٹی کنٹرول کے ساتھ ساتھ فیڈ آپریشنز کے بارے سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ مل کے مختلف سیکشنز میں کام کرتے اور مختلف شعبوں میں مہارت حاصل کرتے ہوئے، پروفیشنل آخرکار اس قابل ہو جاتا ہے کہ بطور جنرل مینیجر مل کے معاملات کو دیکھ سکے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ایک پروفیشنل کو بیک وقت ایک سے زیادہ ملز کو دیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

فیڈ پروڈکشن ایک اچھا کیریئر ہے۔ چونکہ ہمارے ہاں ملوں کی ایک قابل ذکر تعداد موجود ہے اس مناسبت سے ملازمت کے مواقع بھی موجود ہوتے ہیں۔ یہاں اگرچہ بعض دفعہ تھوڑے معاوضے پر بھی کام کو شروع کرنا پڑتا ہے لیکن اگر محنت اور لگن سے کام سیکھ لیا جائے تو وقت کے ساتھ ساتھ بہتر مواقع بھی ملتے جاتے ہیں۔ پروڈکشن سے متعلقہ مزاج رکھنے والے لوگوں کے لئے یہ اچھی آپشن ہے۔ اس شعبہ میں کیریئر کے لئے نیوٹریشن کے شعبہ میں ایم فل کو عموماً ترجیح دی جاتی ہے لیکن دوسری جانب گریجویٹس کے لئے بھی مواقع موجود ہوتے ہیں۔

میڈیسن کی پروڈکشن اور امپورٹ سے متعلقہ مختلف کمپنیوں کا بھی پولٹری سیکٹر میں بنیادی اور اہم ترین کردار ہے۔ یہ کمپنیاں مختلف ادویات، ویکسینز اور سپلیمنٹس کی تیاری اور امپورٹ سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو کمپنیاں مقامی سطح پر ادویات کی تیاری کرتی ہیں ان میں فارماسسٹس، کیمسٹس اور مائیکرو

بیالوجسٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔اس تناظر میں اگر ویٹرنری پروفیشنلز نے اس شعبہ میں کیریئر بنانا ہو تو ایم فل کیلئے مائیکروبیالوجی کا انتخاب کریں۔دوسری جانب کوشش کرنی چاہئے کہ کسی اچھی کمپنی سے آغاز کیا جائے۔ادویات سے متعلقہ کمپنیوں میں کیریئر لیڈی گریجویٹس کے لئے اچھی آپشن ہو سکتی ہے۔اس تناظر میں فیمیل سٹوڈنٹس کو ایسی ہی کسی کمپنی میں انٹرنشپ کرنی چاہئے۔

پروڈکشن کے ساتھ ساتھ پولٹری سیکٹر میں مارکیٹنگ بھی ایک بہت بڑا شعبہ ہے۔مارکیٹنگ اور سیلز سے متعلقہ مزاج اور شخصیت کے حامل لوگوں کے لئے یہ بہترین آپشن ہے۔

پولٹری مارکیٹنگ میں ایک شعبہ چوزے کی مارکیٹنگ ہے۔اس شعبہ میں کسی بریڈر کمپنی میں کام کرنا پڑتا ہے۔سیلز اور مارکیٹنگ سٹاف کا کام فارمرز کے ساتھ رابطہ رکھنا، چوزے کی سیل کو بڑھانا اور ٹیکنیکل ایشوز کو حل کرنا ہوتا ہے۔

بریڈر کمپنیاں تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہوتیں اس مناسبت سے ان میں ملازمت کے مواقع بھی نسبتاً کم ہوتے ہیں۔لیکن اس کے باوجود ویٹرنری سائنس، اینیمل سائنس، پولٹری سائنس کے گریجویٹس اس شعبہ میں اپنا کیریئر بنا سکتے ہیں۔یہاں اگر چہ گروتھ سست ہوتی ہے لیکن اگر محنت سے کام کو جاری رکھا جائے تو چند سالوں میں پوزیشن بہتر ہو جاتی ہے۔

پولٹری مارکیٹنگ میں فیڈ کی مارکیٹنگ ایک بڑا شعبہ ہے۔اس شعبہ میں پولٹری فیڈ کی سیلز اور مارکیٹنگ کے لئے مختلف فارموں پر جانا پڑتا ہے۔فارم پر درپیش مختلف مسائل کے ساتھ ساتھ فیڈ سے متعلقہ مسائل کے حل کے لئے بھی فارمرز کے ساتھ رابطے میں رہنا پڑتا ہے۔اس دوران جہاں ان کے مسائل کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے وہاں ان مسائل کے حل کے دوران بہت کچھ سیکھا بھی جاتا ہے۔

پولٹری فیڈ مارکیٹنگ کے شعبہ میں بریڈنگ مارکیٹنگ کے مقابلے میں مواقع زیادہ ہوتے ہیں۔اس شعبہ میں کمپنیوں کی تعداد زیادہ ہے جہاں بڑی سے بڑی کمپنی سے لے کر چھوٹی چھوٹی کمپنیاں بھی کام کر رہی ہیں۔ان کمپنیوں کو اپنے سٹاف کو فیلڈ میں اتارنا ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہر اس جگہ پروفیشنلز کی ضرورت ہوتی ہے جہاں پولٹری فارمنگ ہو رہی ہے۔اس شعبہ میں گروتھ کے مواقع بھی نسبتاً بہتر اور زیادہ ہوتے ہیں۔مارکیٹنگ سے متعلقہ مزاج اور شخصیت رکھنے والے لوگوں کے لئے پولٹری فید

مارکیٹنگ ایک اچھا کیریئر ہے۔

پولٹری سیکٹر میں میڈیسن کی مارکیٹنگ ایک بہت بڑا شعبہ ہے۔ بے شمار کمپنیاں اس شعبہ میں کام کر رہی ہیں جن میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی کمپنیاں بھی شامل ہیں۔ان کمپنیوں میں ایسی کمپنیاں بھی ہیں جو اپنی ادویات خود تیار کرتی ہیں جبکہ بیرون ممالک سے پروڈکٹس کی امپورٹ کی بنیاد پر بزنس کرنے والی کمپنیاں بھی موجود ہیں۔ان کمپنیوں میں ادویات، ویکسینز اور مختلف سپلیمنٹس کا کام کیا جاتا ہے۔

میڈیسن کی مارکیٹنگ بڑا دلچسپ شعبہ ہے۔ اس شعبہ میں نان پروفیشنلز بھی کام کرتے ہیں جبکہ پروفیشنلز کی بھی بڑی تعداد یہاں موجود ہے۔ پولٹری میڈیسن کی سیلز اینڈ مارکیٹنگ ایک اچھا کیریئر ہے۔دیگر مارکیٹنگ کے شعبوں کی طرح اگر اس شعبہ میں آغاز میں محنت کی جائے تو بہت بہتر مواقع میسر آتے ہیں۔شروع میں بہت کم معاوضے اور بہت کم سہولیات کے ساتھ بھی کام کرنا پڑسکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں بھی اگر محنت کو جاری رکھا جائے تو زندگی میں بہترین سے بہترین مواقع بھی میسر آتے ہیں۔

پولٹری میڈیسن مارکیٹنگ میں کیریئر کے حوالے سے کوشش کی جائے کہ کسی بڑی کمپنی سے آغاز ہو۔اگر کسی ملٹی نیشنل کمپنی سے متعلقہ ادارے میں کام کے آغاز کا موقع ملے تو بہترین آغاز ہوگا۔اس تناظر میں ایک پروفیشنل کو خود میں متعلقہ ویلیو ایڈیشن لانی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ انٹرنشپ ہی کسی ایسی کمپنی میں کی جائے۔اس حوالے سے کتاب کے ابتدائی چیپٹرز میں تفصیلات موجود ہیں۔

بریڈر، فیڈ اور ادویات کے علاوہ مختلف مشینری اور آلات کی کمپنیاں بھی موجود ہیں۔ان کمپنیوں میں زیادہ کردار انجینئرز کا ہوتا ہے لیکن ویٹرنری سائنس، اینیمل سائنس اور پولٹری سائنس کے شعبہ سے متعلقہ پروفیشنلز کے لئے بھی مواقع ہو سکتے ہیں۔اس شعبہ میں اگر کام کا موقع ملے تو کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی بڑی اور اچھی کمپنی کا حصہ بنا جائے۔

پولٹری مارکیٹنگ میں کیریئر ایک اچھی آپشن ہے۔محنت، لگن اور صبر و تحمل سے اگر آگے بڑھتے رہا جائے تو بہتر سے بہتر مقام پر پہنچا جا سکتا ہے۔دیگر مارکیٹنگ کے شعبوں کی طرح یہاں بھی اپنی شخصیت اور

مزاج کو لازمی مدنظر رکھنا چاہیئے۔اس شعبہ میں گھر سے باہر اور بعض دفعہ دور وقت گزارنا پڑتا ہے۔ لوگوں سے ملنا پڑتا ہے، ان کی باتیں سننی پڑتی ہیں اور اعصاب کو مضبوط رکھتے ہوئے انہیں قائل کرنا پڑتا ہے۔ان کی مشکلات میں ان کو سپورٹ کرنا ہوتا ہے۔

پولٹری کے کاروبار میں چونکہ اتار چڑھاؤ رہتا ہے اس لئے مارکیٹنگ میں کام کرنے والے لوگ بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ ٹارگٹس پورے کرنے کے ساتھ ساتھ پیسوں کی رکوری ایک چیلنج ہوتا ہے۔ایسی صورت حال میں اعصاب کو مضبوط رکھتے ہوئے حالات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

ایسی خواتین جو مرد و عورت میں کوئی فرق نہ سمجھتی ہوں اور جن کے نزدیک خواتین ہر اس شعبہ میں کام کرسکتی ہیں جس میں مرد بھی کام کرتے ہیں تو پھر وہ پولٹری کے بھی ہر شعبہ میں کام کرسکتی ہیں۔لیکن اس میں بنیادی شرط یہ ہے کہ انہیں کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ دوسری جانب اگر زمینی حقائق کو مدنظر رکھا جائے تو پولٹری کے پروڈکشن اور مارکیٹنگ کے شعبہ میں عمومی حالات میں لیڈی پروفیشنلز کے لئے مواقع نہ ہونے کے برابر ہیں۔

پولٹری سے متعلقہ بڑی کمپنیوں میں خواتین کے لئے ملازمت کے مواقع موجود ہو سکتے ہیں۔ایک طرف لیڈی پروفیشنلز بطور مائیکروبیالوجسٹ میڈیسن بنانے والی کمپنیوں میں کام کرسکتی ہیں تو دوسری جانب مارکیٹنگ میں بھی مواقع موجود ہو سکتے ہیں۔ مارکیٹنگ میں یہ پروفیشنلز فیلڈ سٹاف کو سپورٹ کرنے کے لئے آفس میں بیٹھ کر کام کرسکتی ہیں۔ پروڈکٹ مینجمنٹ کے ساتھ ساتھ آفس مینجمنٹ میں بھی یہ خواتین کردار ادا کرسکتی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ مختلف سیمینارز اور ورکشاپس وغیرہ کے انعقاد اور مارکیٹنگ میٹریل کی تیاری میں بھی لیڈی پروفیشنلز کا کردار ہوسکتا ہے۔کمپنیوں کی ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ میں بھی خواتین خدمات سرانجام دے سکتی ہیں۔

اس شعبہ میں کام کرنے میں دلچسپی رکھنے والی لیڈی پروفیشنلز کو انٹرنشپ کے لئے ایسی کمپنیوں کا حصہ بننے کی کوشش کرنی چاہیئے جہاں خواتین کے کام کرنے کا ٹرینڈ موجود ہو۔ان پروفیشنلز کو مارکیٹنگ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ گرافک ڈیزائننگ، آفس مینجمنٹ، جنرل مینجمنٹ اور ان سے متعلقہ سافٹ ویئرز میں مہارت کی مناسبت سے خود میں ویلیو ایڈیشن لانی چاہیئے۔

پولٹری سیکٹر میں ایک شعبہ پولٹری پراسیسنگ کا بھی ہے۔گزشتہ چند سالوں کے دوران اس شعبہ میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری ہوئی ہے۔اس شعبہ میں ویٹرنری سائنسز، مائیکروبیالوجی، فوڈ سیفٹی اینڈ ہائیجین، میٹ ٹیکنالوجی، فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور فوڈ پروسیسنگ سے متعلقہ دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے پروفیشنلز کے لئے مواقع ہو سکتے ہیں۔اس شعبہ میں ان لوگوں کو کیریئر بنانا چاہئے جن کی فوڈ پراسیسنگ کے شعبہ میں دلچسپی ہو۔ پروڈکشن کا مزاج رکھنے والے لوگوں کے لئے یہ شعبہ مناسب ہوسکتا ہے۔لیکن یہاں اس پہلو کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس شعبہ میں ملازمت کے مواقع کس حد تک ہیں۔

پولٹری سیکٹر میں ایک اور اہم ترین شعبہ بیماریوں کی تشخیص کا ہے۔ پولٹری پروڈکشن میں بیماریوں کا حملہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ پروڈکشن سائیکل کے دوران شیڈ کو بیماریوں سے بچانے اور حملہ آور بیماریوں کے بروقت علاج میں ویٹرنری پروفیشنلز کا بنیادی اور اہم کردار ہے۔اس شعبہ میں مہارت حاصل کرنے والے پروفیشنلز مختلف فارموں کو سروسز مہیا کرتے ہیں۔ پولٹری پیتھالوجی کے مضمون میں پوسٹ گریجویشن اس شعبہ کے لحاظ سے اہمیت کی حامل ہے۔

بیماریوں کی تشخیص کے اعتبار سے ایک اور شعبہ لیبارٹری ڈائیگناسس کا ہے جس میں جدید علوم اور سائنسی طریقوں سے مختلف لیبارٹری ٹیسٹوں کے ذریعے بیماریوں کی تشخیص کی جاتی ہے۔اس شعبہ میں ویٹرنری ڈاکٹرز خصوصاً مائیکروبیالوجسٹس اور پولٹری پیتھالوجسٹس کیریئر کے مواقع تلاش کر سکتے ہیں۔کچھ علاقوں میں اس سے متعلقہ لیبارٹریاں موجود ہیں جہاں ملازمت کے مواقع بھی ملتے ہیں دوسری جانب اس کام کو سیکھ کر مناسب علاقے کا تعین کرتے ہوئے اپنی لیبارٹری بھی قائم کی جاسکتی ہے۔ پولٹری لیب ڈائیگناسس چونکہ لیب ورک ہے اس مناسبت سے یہ لیڈی پروفیشنلز کے لئے بھی ایک مناسب شعبہ ہوسکتا ہے اور اس حوالے سے کچھ مثالیں بھی موجود ہیں۔

پولٹری فیلڈ پریکٹس صرف بیماریوں کی تشخیص تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ کنسلٹنسی کا بھی ایک شاندار شعبہ ہے جس میں مجموعی طور پر فارم مینجمنٹ سے متعلقہ مسائل، بیماریوں کی روک تھام اور علاج معالجے، فیڈنگ اور دیگر پہلوؤں سے متعلقہ مسائل کے حل کے لئے سروسز دی جاتی ہیں۔ بطور پولٹری فارم

کنسلٹنٹ مجموعی طور پر پولٹری فارم بزنس کے حوالے سے اپنا حصہ ڈالا جاتا ہے۔اس شعبہ میں وقت کے ساتھ ساتھ ایک پروفیشنل کی مہارت اور کلائنٹیج میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

کنسلٹنسی کے شعبہ میں کیریئر بنانے کے لئے یا تو پہلے سے کام کرنے والے کسی شخص کے ساتھ بطور اسسٹنٹ کام کر کے اس شعبہ میں مہارت حاصل کرنی ہوگی یا پھر کسی فارم پر کام کر کے اس کام کو سیکھا جا سکتا ہے۔اس شعبہ میں پولٹری پیتھالوجی کے مضمون کا بہت اہم کردار ہے۔

گزشتہ چند سالوں میں پولٹری فارمنگ میں مرغیوں کے ساتھ ساتھ دیگر پرندوں نے بھی جگہ لی ہے۔شترمرغ فارمنگ، بٹیر فارمنگ، بطخ فارمنگ، ٹرکی فارمنگ اور دیگر حلال پرندوں کی فارمنگ اس تناظر میں مختلف مثالیں ہیں۔اس شعبہ میں کافی پیش رفت بھی ہوئی۔اگر شترمرغ فارمنگ کی بات کریں تو اس میں حکومتی سطح پر بھی اقدامات اٹھائے گئے۔مگر بدقسمتی سے اس طرح کی فارمنگ کو بہت زیادہ پذیرائی نہیں ملی۔مگر اس کے باوجود اس وقت بٹیر فارمنگ، بطخ فارمنگ، ٹرکی فارمنگ، شترمرغ فارمنگ اور دیگر حلال پرندوں کی فارمنگ ہو رہی ہے۔ان پرندوں کا گوشت مخصوص ہوٹلوں یا مختلف تقریبات میں استعمال ہوتا ہے جبکہ کچھ پرندوں کے انڈے بیکری وغیرہ میں استعمال ہو جاتے ہیں۔اسی طرح بریڈنگ کی غرض سے بھی مختلف پرندوں کے فارم بنے ہوتے ہیں۔

ان پرندوں کی فارمنگ میں اگر بزنس پلاننگ ، بزنس ڈویلپمنٹ اور پروڈکٹس کی مارکیٹنگ میں مہارت حاصل کر لی جائے تو یہ ایک منفرد کیریئر ہو سکتا ہے۔ان پرندوں کی فیڈنگ، ہاؤسنگ، مینجمنٹ اور دیگر پہلوؤں کے حوالے سے سیکھنے کو بہت کچھ ہے۔مگر یاد رہنا چاہئے کہ اس شعبہ میں باقاعدہ ملازمت کے مواقع نہ ہونے کے برابر ہیں۔

ڈیری سیکٹر

ڈیری سیکٹر میں بھی پولٹری سیکٹر کی طرح پروڈکشن اور مارکیٹنگ میں کیریئر کے مواقع موجود ہیں۔ پاکستان میں بڑی تعداد میں گائے بھینسیں موجود ہیں جو روایتی فارمنگ کا حصہ ہیں۔ بڑی تعداد میں ایسے فارمرز ہیں جن کے پاس جانوروں کی تعداد دو سے پانچ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ روایتی کمرشل فارم بھی موجود ہیں جہاں جانوروں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔اگر جدید کمرشل فارم کی بات کریں تو یہ بھی موجود ہیں مگر تعداد میں نسبتاً کم۔اسی طرح چند بڑی سطح کے کارپوریٹ فارمز بھی موجود ہیں جہاں جدید ترین ٹیکنالوجی اور انٹرنیشنل سٹینڈرڈز کے ساتھ غیر ملکی ماہرین کی زیرنگرانی فارمنگ ہوتی ہے۔

ڈیری سیکٹر میں اگر پروڈکشن کی بات کریں تو اس میں بنیادی شعبہ ڈیری فارم مینجمنٹ کا ہے۔عام طور پر روایتی فارمنگ میں فارم مینجمنٹ کا سکوپ نہیں ہوتا البتہ کمرشل اور سیمی کمرشل جدید فارموں کے ساتھ ساتھ کارپوریٹ فارمنگ میں فارم مینجمنٹ، پروڈکشن کا مزاج رکھنے والے پروفیشنلز کے لئے، ایک بہترین کیریئر ہے۔

پاکستان میں جب جدید کمرشل فارمنگ کا باقاعدہ آغاز ہوا تو اس کے لئے گائیوں کی مقامی نسلوں پر انحصار کرنے کی بجائے بیرون ممالک سے فریزین اور جرسی نسل کے جانور منگوائے گئے۔آغاز میں آسٹریلیا سے جانور آئے، پھر امریکہ سمیت دیگر ممالک سے بھی درآمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔جب یہ جانور پاکستان آئے تو ان کی مینجمنٹ کا یہاں تجربہ نہ ہونے کے برابر تھا۔یہ حساس جانور تھے۔ان کی ہاؤسنگ، خوراک، بریڈنگ، صحت اور بائیوسیکیورٹی سے متعلقہ ضروریات بالکل مختلف تھیں۔اس تناظر میں جانوروں کے ساتھ ساتھ افرادی قوت بھی امپورٹ کی گئی اور آج تک غیر ملکی فارم مینیجرز

پاکستان کے مختلف کارپوریٹ ڈیری فارمز پر کام کر رہے ہیں۔

یہاں ایک اچھا کام یہ ہوا کہ ان غیر ملکی ماہرین کے ساتھ فارمز پر مقامی ویٹرنری پروفیشنلز اور اینیمل ہسبنڈری کے ماہرین کو بھی شامل کیا گیا اور یہ مختلف عہدوں پر ان غیر ملکیوں کے ساتھ کام کرتے رہے۔ گزشتہ دس سالوں میں بہت سے ایسے پروفیشنلز تیار ہو چکے ہیں جو تنہا ہزاروں جانوروں کا فارم سنبھال سکتے ہیں۔

پاکستان میں ہزاروں جانوروں والے چند فارموں کے ساتھ ساتھ 40 سے 200 جانوروں کے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کئی کمرشل فارمز بھی قائم ہو چکے ہیں جہاں امپورٹڈ جانوروں کے ساتھ فارمنگ کی جاتی ہے۔ ان درمیانے اور چھوٹے درجے کے کمرشل فارموں پر عام طور پر پاکستانی پروفیشنلز فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ جدید فارمنگ میں بڑھوتری کی رفتار آغاز میں تو بہت تیز تھی اور شروع میں کارپوریٹ سیکٹر بھی اس میں بڑے جذبے سے کودا، مگر پھر اس میں کمی آنے کے بعد ایک طرح سے ٹھہراؤ آ گیا۔ جہاں تک چھوٹے اور درمیانے درجے کے جدید کمرشل فارمز کی بات ہے تو اس طرح کے فارمز بند بھی ہوتے رہتے ہیں اور کھلتے بھی رہتے ہیں۔

پروڈکشن کا مزاج رکھنے والے لوگوں کے لئے کمرشل ڈیری فارم مینجمنٹ ایک اچھا کیریئر ہے۔ یہاں بھی چار دیواری میں بند، گھر سے دور، سوسائٹی سے کٹی ہوئی زندگی گزارنا پڑتی ہے۔ ریسورسز کم ہوتے ہیں، سہولیات دل کو اچھی نہیں لگتیں، معاوضہ بھی آغاز میں بہت زیادہ نہیں ہوتا اور سخت محنت اور انتہائی ذمہ داری کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔ اگر کوئی شخص تین چار سال میں کام سیکھ لے اور اس قابل ہو جائے کہ ڈیری فارم کو اچھے انداز میں مینیج کر سکے تو اس کے لئے بہت سی راہیں موجود ہیں۔ 30 جانوروں کے فارم سے آغاز کرنے والے پروفیشنلز کام کو سیکھنے کے بعد 5000 اور اس سے زائد جانوروں کے فارم کو بھی سنبھال سکتے ہیں۔

ایسا شخص جسے محنت کی عادت نہ ہو یا جو ہاتھ سے کام کرنے سے ہچکچاتا ہو یا جس میں تھوڑی بہت چودھراہٹ ہو، یا جو گھر سے دور نہ رہ سکتا ہو، یا جسے چار دیواری میں کام کرنے کی عادت نہ ہو، یا جو کسی

ایک جگہ بند ہو کر کام کرنے کو قید سمجھتا ہو تو ایسے شخص کے لئے ڈیری فارمنگ میں ایڈجسٹ ہونا مشکل ہو گا۔اسی طرح ایسا شخص جو بہت زیادہ سوشل ہو،اس کو بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ڈیری فارم مینجمنٹ میں بھی پولٹری فارم کی طرح بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔یہاں بھی مینجمنٹ ٹیکنیکل اور سائنٹیفک گراؤنڈز پر ہوتی ہے۔فارم پر رہ کر ایک پروفیشنل،مینجمنٹ کے تمام پریکٹیکل اسپیکٹس سیکھ رہا ہوتا ہے۔یہاں سیکھنے کے بعد آپ کے ہاتھ میں ایک ہنر ہوتا ہے اور ہنر کی قدر ہر جگہ ہوتی ہے۔ کمرشل فارم مینجمنٹ میں چونکہ آپ انٹرنیشنل بریڈ پر کام کر رہے ہوتے ہیں اس لئے یہاں سے سیکھی ہوئی مہارت پاکستان سے باہر بھی مواقع مہیا کرسکتی ہے۔

پروڈکشن کا مزاج رکھنے والے لوگوں کے لئے مجموعی طور پر ڈیری سیکٹر میں ڈیری فارم مینجمنٹ بہترین کیرئر ہے۔یہاں ویٹرنری گریجویٹس کے ساتھ ساتھ اینیمل سائنس گریجویٹس کے لئے بھی مواقع موجود ہیں۔بڑے فارمز پر ڈیری ٹیکنالوجسٹ کو بھی،خاص طور پر،کوالٹی کنٹرول کے شعبہ میں کام کا موقع مل سکتا ہے۔

ڈیری فارم مینجمنٹ پر کام کرنے کے بعد بطور کنسلٹنٹ بھی کام کیا جا سکتا ہے۔یہاں پر رہتے ہوئے ڈیری فارمنگ کے کسی خاص شعبہ میں سپیشلائزڈ ہونے کے بھی مواقع موجود ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر ہیلتھ کے شعبہ میں مہارت، بریڈنگ، فیڈنگ، کالف مینجمنٹ وغیرہ وغیرہ۔اسی طرح ڈیری فارم بزنس ڈویلپمنٹ کے شعبہ میں بھی مہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔

ڈیری فارم مینجمنٹ میں اگر کیرئر بنانا ہو تو انٹرنشپ سے آغاز کریں۔کسی بھی کمرشل فارم پر کام شروع کریں اور دل لگا کر سیکھیں۔اگر کسی بڑے فارم پر موقع نہیں ملتا تو کسی چھوٹے فارم پر انٹرنشپ کر لیں لیکن اس میں اس چیز کا خیال رکھیں کہ فارم پر امپورٹڈ جانور ہوں اور یہاں کوئی پروفیشنل موجود ہو جس سے آپ کام کو سیکھ سکیں۔

ڈیری سیکٹر میں پروڈکشن کا مزاج رکھنے والوں کے لئے ایک اور شعبہ ڈیری فیڈ کا ہے۔اس شعبے کا مجموعی طور پر تعلق لائیوسٹاک سیکٹر سے ہوتا ہے جس میں ڈیری کے ساتھ ساتھ فیٹنگ اور بکریوں وغیرہ کے لئے بھی فیڈ تیار کی جاتی ہے۔

لائیوسٹاک فیڈ کا بڑا حصہ ونڈے پر مشتمل ہے۔ پاکستان میں ونڈے کی ایک بڑی مارکیٹ موجود ہے جو کہ جدید کمرشل فارمز کے ساتھ ساتھ روایتی فارمرز بھی استعمال کرتے ہیں۔ ونڈے کی چھوٹی چھوٹی کمپنیاں بھی موجود ہیں جو مقامی سطح پر مختلف علاقوں میں کام کرتی ہیں۔ دوسری جانب اس شعبہ میں قومی سطح کے ادارے بھی موجود ہیں۔

لائیوسٹاک فیڈ کی پروڈکشن کا شعبہ ایک مناسب آپشن ہے مگر اس میں اس پہلو کو ضرور مدنظر رکھنا چاہئے کہ عام طور پر بڑی کمپنیوں میں ہی پروفیشنلز کو کام کا موقع دیا جاتا ہے۔ دوسری جانب اگر تکنیکی لحاظ سے بات کریں تو یہ ایک دلچسپ شعبہ ہے جس میں اگر مہارت حاصل کر لی جائے تو بہتر مواقع حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اس کام کو سیکھ کر جہاں کسی پروڈکشن یونٹ میں بہتر پوزیشن پر کام کیا جاسکتا ہے وہاں چھوٹی کمپنیوں کو کنسلٹنسی بھی دی جاسکتی ہے۔ اسی طرح چھوٹے اور میڈیم کمرشل فارمز کو ونڈے کی تیاری کے حوالے سے سروسز دی جاسکتی ہیں۔ اس مناسبت سے ویٹرنری گریجویٹس اور اینیمل سائنس گریجویٹس کیریئر بنا سکتے ہیں۔ اس شعبہ میں اینیمل نیوٹریشنسٹس کے لئے نسبتاً بہتر مواقع ہو سکتے ہیں۔

لائیوسٹاک فیڈ پروڈکشن میں اگر کسی بڑی کمپنی میں کیریئر کے آغاز کا موقع ملے تو بہتر ہے۔ دوسری جانب اگر اسی شعبہ میں کیریئر بنانا ہو تو انٹرنشپ بھی کی جاسکتی ہے مگر اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے کہ کسی بڑی کمپنی کا انتخاب ہو سکے۔

لائیوسٹاک فیڈ میں ایک اور شعبہ سائیلیج پروڈکشن کا ہے۔ اس شعبہ میں ملازمت کے بہت زیادہ مواقع تو موجود نہیں مگر مستقبل میں اس لحاظ سے یہ ایک بڑا شعبہ بن سکتا ہے۔ بہت بڑی تعداد میں لوگ سائیلیج کا کام کر رہے ہیں مگر عام طور پر یہ پروفیشنلز کی بغیر ہی ہوتا ہے۔ تین چار بڑی کمپنیاں جو اس شعبہ میں کام کر رہی ہیں وہاں پروڈکشن اور مارکیٹنگ میں ویٹرنری گریجویٹس اور اینیمل سائنس گریجویٹس کے ساتھ ساتھ ایگریکلچرل گریجویٹس کے لئے مواقع ہو سکتے ہیں۔ اس شعبہ میں کام سیکھ کر مناسب سرمائے کے ساتھ اپنا کام بھی کیا جاسکتا ہے اور مختلف کمرشل اور سیمی کمرشل فارمز کو سائیلیج کی تیاری کے حوالے سے کنسلٹنسی بھی دی جاسکتی ہے۔ مجموعی طور پر اگر بات کریں تو ملازمت کے

مواقع کے لحاظ سے یہ بہت بڑا شعبہ نہیں۔

ڈیری سیکٹر میں اگر مارکیٹنگ کی بات کریں تو یہاں ایک شعبہ ونڈے کی مارکیٹنگ ہے۔ پاکستان میں بڑی مقدار میں ونڈا لائیوسٹاک سیکٹر میں استعمال ہوتا ہے اور اس کی مارکیٹ کے پھیلاؤ میں ابھی بھی بہت بڑا پوٹینشل موجود ہے۔

ونڈے کی مارکیٹنگ ایک اچھا کیریئر ہے جہاں ایک محنتی شخص اپنے لئے اچھی پوزیشن بنا سکتا ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ونڈے کی مارکیٹنگ کے لئے قومی سطح کی کسی اچھی کمپنی سے کام کا آغاز کیا جائے۔ پاکستان میں ایسی مثالیں موجود ہیں جنہوں نے ونڈے کی مارکیٹنگ میں نام بنایا اور پھر قومی سطح پر اپنے آپ کو منوایا۔ اسی روٹ سے انٹرنیشنل مارکیٹنگ کا حصہ بننے والوں کی بھی مثالیں موجود ہیں۔

ونڈے کی مارکیٹنگ میں کام کرنے سے آپ کو کمرشل فارمز کے ساتھ ساتھ گراس روٹ لیول پر روایتی فارمرز کے ساتھ بھی کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس شعبہ میں فارمز اور فارمرز کے ساتھ تعلقات بنانے اور سپلائی چین اور ڈیلر سسٹم کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ محنت کے ساتھ ساتھ وقت اس شعبہ میں آپ کو مضبوط سے مضبوط تر بناتا جاتا ہے۔ ونڈے کی مارکیٹنگ میں محنت کرنے والا شخص لائیوسٹاک سیکٹر میں کسی بھی جگہ مارکیٹنگ کر سکتا ہے۔

ونڈے کی مارکیٹنگ میں ڈیری فارمز کے ساتھ ساتھ فیٹننگ فارمز کی مارکیٹ بھی موجود ہے۔ اسی طرح بھیڑ بکریوں کے لئے بھی مخصوص ونڈا استعمال ہوتا ہے۔

ونڈے کی پروڈکشن اور خاص طور پر مارکیٹنگ میں منفی پہلو یہ ہے کہ اس میں نان پروفیشنل بھی کام کر رہے ہوتے ہیں اور بڑی تعداد میں کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض جگہ یہ نان پروفیشنلز مارکیٹنگ میں بہت سٹرونگ ہوتے ہیں لیکن دوسری جانب پروفیشنلز بھی موجود ہیں جو اچھی شہرت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اس شعبہ میں ویٹرنری گریجویٹس کے ساتھ ساتھ اینیمل سائنس گریجویٹس بھی کیریئر بنا سکتے ہیں۔

مارکیٹنگ کا مزاج رکھنے والا شخص اگر سخت محنت، ایمانداری اور صبر کے ساتھ اس شعبہ میں کام کرے تو

اس کے لئے بہتر مواقع موجود ہو سکتے ہیں۔

اگر بریڈنگ کے شعبہ کی بات کریں تو اس میں ریپروڈکشن سے متعلقہ مختلف پروڈکٹس کی مارکیٹنگ ہے۔اس شعبے میں مختلف کمپنیاں کام کر رہی ہیں جو سیمن ، ایمبریو اور ریپروڈکشن سے متعلقہ مختلف آلات کی فروخت سے منسلک ہیں۔اس شعبے میں ویٹرنری گریجویٹس کے ساتھ ساتھ اینیمل سائنس گریجویٹس کے لئے مواقع موجود ہیں۔اس شعبہ میں بھی ونڈے کی طرح بہت بڑی مارکیٹ موجود ہے جہاں روایتی فارمرز سے لے کر کارپوریٹ ڈیری فارمز کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔اس شعبہ میں ویٹرنری اسسٹنٹس اور اے آئی ٹیکنیشن کا بھی بہت اہم کردار ہوتا ہے۔

لائیوسٹاک بریڈنگ میں کچھ پرائیویٹ سیمن پروڈکشن یونٹس بھی موجود ہیں جہاں ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے ملازمت کے مواقع موجود ہو سکتے ہیں۔لائیوسٹاک بریڈنگ کے شعبہ میں اگر کیرئیر بنانا ہو تو یہاں بھی کوشش یہی کرنی چاہیئے کہ کسی بڑی اور اچھی کمپنی سے کام کا آغاز کیا جائے۔

ڈیری سیکٹر میں بریڈنگ ہی سے متعلقہ ایک شعبہ جانوروں کی امپورٹ ہے جس کا تعلق بھی مارکیٹنگ کے ساتھ ہے۔مختلف کمپنیاں جانوروں کی امپورٹ سے منسلک ہیں جن کے کسٹمرز جدید کمرشل فارمز ہوتے ہیں۔اسی طرح نیا فارم بنانے والے لوگوں کو بھی ان جانوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔اس حوالے سے اگر مقامی جانوروں کی خرید وفروخت کی بات کریں تو یہ روایتی انداز ہی میں ہوتی ہے جس میں بیوپاری اور منڈی کا کردار ہے۔

ڈیری فارمنگ کی مارکیٹنگ میں ایک اور شعبہ مشینری اور آلات کا ہے۔شیڈ کی تعمیر سے متعلقہ مختلف مصنوعات ، ملکنگ سے متعلقہ مشینری، سائیلج اور فیڈنگ سے متعلقہ مشینری، سمارٹ فارمنگ کے مختلف جدید آلات، علاج معالجے سے متعلقہ آلات، فارم کی صفائی ستھرائی سے متعلقہ مختلف مصنوعات اور دیگر مشینری سے متعلقہ مختلف کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ان کمپنیوں کو پہلے سے موجود کمرشل، سیمی کمرشل اور کارپوریٹ فارمز کے ساتھ ساتھ نئے بننے والے فارمز کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔اس شعبہ میں ویٹرنری پروفیشنلز اور اینیمل سائنس گریجویٹس کے ساتھ ساتھ انجینئرز کے لئے کام کے مواقع موجود ہیں۔ایسی کسی کمپنی میں کام کرنے سے پہلے کمپنی کے پروفائل کو دیکھنا چاہیئے

اور کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی اچھے ادارے سے کام کا آغاز کیا جائے۔ یہاں کام کرتے ہوئے صرف مارکیٹنگ تک محدود نہیں رہنا چاہیئے بلکہ مشینری اور آلات کو تکنیکی لحاظ سے بھی سمجھنا چاہیئے۔

پولٹری کی طرح ڈیری میں بھی کچھ Premium Products موجود ہیں جن میں سے اکثریت کا تعلق نیوٹریشن کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان سے متعلقہ غیر ملکی کمپنیاں براہِ راست بھی پاکستان میں کام کرتی ہیں جبکہ ان کی نمائندہ مقامی کمپنیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔ ان کمپنیوں کے پاس صحت اور مینجمنٹ کے حوالے سے بھی مختلف مصنوعات ہوتی ہیں۔ ایسی کسی کمپنی میں اگر کام کرنے کا موقع ملے تو یہ ایک اچھے کیریئر کا آغاز ہو سکتا ہے۔

ڈیری مارکیٹنگ کے شعبہ میں ایک ہی کمپنی بیک وقت مختلف شعبوں میں کام کر رہی ہوتی ہے۔ یعنی ایک کمپنی کے پاس فیڈ نگ، بریڈنگ، مینجمنٹ، مشینری، آلات اور دیگر مصنوعات سے متعلقہ مختلف شعبہ جات ہوتے ہیں۔ ایسی کمپنی میں کام کرنے والے پروفیشنلز کو مارکیٹنگ کے دوران ان تمام مصنوعات پر کام کرنا پڑتا ہے۔

مارکیٹنگ کا مزاج رکھنے والے پروفیشنلز کے لئے ڈیری سیکٹر مارکیٹنگ ایک اچھا کیریئر ہے مگر اس میں کمپنیوں کی تعداد کم ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی اچھی کمپنی کا حصہ بنا جائے۔

اگر ڈیری مارکیٹنگ میں اپنا کیریئر بنانا ہو تو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا آغاز انٹرنشپ ہی سے کیا جائے۔ اس تناظر میں بھی کسی اچھی کمپنی کا انتخاب کریں۔ انٹرنشپ کے تناظر میں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ جس کمپنی میں جا رہے ہیں وہ بنیادی طور پر کمرشل فارمنگ میں کام کرتی ہو۔

ڈیری سیکٹر اور مجموعی طور پر اگر لائیوسٹاک سیکٹر میں فارماسیوٹیکل سیکٹر کی بات کریں تو یہ بہت بڑا شعبہ ہے جس کی مارکیٹ پاکستان بھر میں ہے۔ یہاں روایتی فارمرز کے ساتھ ساتھ کمرشل اور کارپوریٹ فارمز بھی کسٹمر ہیں۔ مختلف کمپنیاں ادویات کی پروڈکشن بھی کرتی ہیں جبکہ مختلف ادارے ادویات کی امپورٹ سے بھی منسلک ہیں۔

فارماسیوٹیکل پروڈکشن کے شعبہ میں فارماسسٹس اور مائیکروبیالوجسٹس کے لئے مواقع موجود ہیں۔ پروڈکشن اور لیب ورک کا مزاج رکھنے والے لوگوں کے لئے یہ مناسب شعبہ ہے۔ اس شعبہ میں کیریئر

بنانے کے لئے مائیکروبیالوجی میں پوسٹ گریجویشن کرنی چاہیئے۔ لیڈی مائیکروبیالوجسٹس کے لئے بھی یہ ایک مناسب شعبہ ہے۔ اس شعبہ میں اگر کام کرنے میں دلچسپی ہوتو کوشش کرنی چاہیئے کہ انٹرنشپ کسی فارماسیوٹیکل کمپنی میں کی جائے۔

ادویات کی مارکیٹنگ بہت بڑا شعبہ ہے جس میں ہر طرح کی کمپنیاں موجود ہیں۔ ان کمپنیوں میں ہر طرح کے ملازمت کے مواقع ہیں اور اس شعبہ میں ہر طرح کے لوگ کام کرتے ہیں۔ یہاں بہت بڑی تعداد میں نان پروفیشنلز بھی ملیں گے۔

اگر کسی اچھی کمپنی سے آغاز کا موقع ملے تو یہ ایک اچھا شعبہ ہے جس میں پولٹری اور لائیوسٹاک کے ساتھ ساتھ پیٹس کی مناسبت سے بھی ادویات کی مارکیٹنگ ہوتی ہے۔ یہاں اگر محنت کر کے کسی اچھی پوسٹ پر پہنچا جائے تو یہ ایک وائیٹ کالر جاب ہے۔ بڑی تعداد میں ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں لوگوں نے اس شعبہ میں کام کر کے بڑا نام کمایا۔

مارکیٹنگ کا مزاج رکھنے والے ویٹرنری پروفیشنلز اور اینیمل سائنس پروفیشنلز کو اگر اس شعبہ میں دلچسپی ہو تو انہیں آغاز انٹرنشپ سے کرنا چاہیئے اور اس دوران خوب محنت کرنی چاہیئے۔ اگر کسی اچھی اور بڑی کمپنی میں کام کا موقع ملے تو اچھی آپشن ہے۔ یہاں دو پہلو مدنظر رکھنے چاہئیں کہ آغاز میں معاوضہ بعض دفعہ بہت کم ہوتا ہے۔ دوسری جانب نان پروفیشنلز کی بھی بڑی تعداد کام کر رہی ہوتی ہے۔ اس لئے انتہائی صبر و تحمل کے ساتھ محنت کرتے ہوئے کام کو سیکھتے رہنا چاہیے۔

ڈیری سیکٹر میں ایک اور کیریئر لائن ملک کلیکشن کی ہے۔ اس شعبہ میں آج سے دس سال پہلے بہت دلکشی تھی جب ملک پراسیسنگ کمپنیاں بڑی تعداد میں ایگری سروسز کے شعبہ کے لئے ویٹرنری پروفیشنلز کو مواقع فراہم کرتی تھیں۔ یہ ایک بہت ہی اچھا شعبہ تصور کیا جاتا تھا جہاں آپ کو ملٹی نیشنل کمپنیوں اور کارپوریٹ سیکٹر کے ساتھ کام کرنا پڑتا تھا۔ موجودہ حالات میں اس شعبہ میں نسبتاً نوکریاں کم ہیں۔ اسی طرح ان اداروں میں گروتھ کے چانسز بھی کم ہو سکتے ہیں۔ ہاں ڈیری ٹیکنالوجی کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے پروفیشنلز کے لئے ملک پروسیسنگ کمپنیوں میں کام کے مواقع موجود ہو سکتے ہیں۔

اگر ویٹرنری پروفیشنلز کو اس شعبہ کی کسی اچھی اور بڑی کمپنی میں کام کرنے کا موقع ملے تو یہ بہتر کیریئر کا آغاز ہوگا۔ انٹرنشپ کے لئے ملک پروسیسنگ سے متعلقہ بڑی کمپنیاں سیکھنے کے اعتبار سے اچھی آپشن ہیں۔ اگر کسی ملٹی نیشنل کمپنی میں انٹرنشپ کا موقع ملے تو ضرور کرنی چاہئے۔

ڈیری بزنس ڈویلپمنٹ اور کنسلٹنسی کا شعبہ بھی ویٹرنری پروفیشنلز اور اینیمل سائنس گریجویٹس کے لئے ایک اچھا کیریئر ہے خاص طور پر ایسے لوگوں کے لئے جنھیں اپنا کام کرنے کا شوق ہو۔ یہ شعبہ فیزیبلٹی، بزنس پلاننگ، شیڈ ڈیزائننگ، جانوروں کا انتخاب اور مشینری کی انسٹالیشن کے ساتھ ساتھ فارم آپریشنز کی بہتری جیسے پہلوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں پھر سپیشلائزیشنز بھی ہیں جیسے نیوٹریشن کے شعبہ کی کنسلٹنسی، بریڈنگ کے شعبہ کی کنسلٹنسی۔

کسی بھی شعبہ کا کامیاب کنسلٹنٹ بننے کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ آپ کو اس شعبہ پر مہارت حاصل ہو اور اس شعبے سے متعلقہ مختلف پہلوؤں پر آپ نے ہاتھ سے کام کیا ہو۔ اس شعبہ میں کام کو سیکھنے کیلئے بہترین راستہ یہ ہے کہ کسی بھی فارم پر کام کیا جائے اور اس دوران اس کے مختلف پہلوؤں کو سیکھا جائے۔ اسی طرح ڈیری کے شعبہ میں مارکیٹنگ کے شعبہ پر بھی نظر رکھی جائے اور اس حوالے سے اپ ڈیٹ رہا جائے۔ یہاں فنانس، آئی ٹی، بزنس ڈویلپمنٹ اور دیگر شعبوں سے متعلقہ ویلیو ایڈیشن بھی کام آتی ہے۔ اس مناسبت سے مثالیں موجود ہیں کہ پروفیشنلز نے کارپوریٹ ڈیری فارمنگ میں کام کے بعد کنسلٹنسی کا آغاز کیا۔ فیلڈ پریکٹس کرنے والوں کے لئے یہ ایک منفرد لائن ہو سکتی ہے۔

لیڈی ویٹس کی اگر بات کریں تو ڈیری فارم مینیجر کے طور پر کام کرنے والی ویٹس کی مثالیں موجود ہیں لیکن یہاں اہم سوال یہ ہے کہ Sustainability اور Consistency کتنی ہے اور دوسرا سوال یہ کہ کیا یہ عمومی روش ہے یا کسی اعلیٰ اوصاف کے حامل فرد کا منفرد یا خصوصی اقدام ہے۔

اگر کسی لیڈی پروفیشنل نے شوق کے لئے عارضی نوکری کرنی ہو تو ڈیری فارم مینجمنٹ ایک آپشن ہے۔ اسی طرح ایسی پروفیشنلز جنھوں نے کنسلٹنسی کی غرض سے اس کام کو سیکھنا ہو تو ان کے لئے یہ ایک اچھی آپشن ہے۔ لیکن ایسی پروفیشنلز جنھوں نے کیریئر کے ساتھ ڈیری فارم مینجمنٹ کو لے کر چلنا ہو تو انہیں

اپنے زمینی حقائق، سماجی رویوں، اپنی زندگی میں ہونے والی معاشرتی تبدیلیوں اور زندگی کے دیگر پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا انتخاب کرنا چاہیئے کیونکہ اس شعبہ میں تسلسل کو قائم رکھنے کی مثالیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔

ڈیری پروڈکٹس اور سروس پرووائڈنگ کمپنیوں اور فارماسیوٹیکل کمپنیوں میں مارکیٹنگ کے شعبہ میں بھی لیڈی پروفیشنلز کے لئے مواقع موجود ہیں۔ یہ پروفیشنلز دفتر میں بیٹھ کر فیلڈ میں موجود مارکیٹنگ سٹاف کو سپورٹ کرتی ہیں۔ یہ پروفیشنلز عام طور پر پروڈکٹ مینیجر، کسٹمر ریلیشنز مینیجر وغیرہ کے طور پر فرائض سرانجام دیتی ہیں۔ مارکیٹنگ میں درپیش مسائل کے حل کے لئے اقدامات اٹھانا، مارکیٹنگ کے لئے میٹریل تیار کرنا، ڈیجیٹل مارکیٹنگ کو دیکھنا، کسٹمر ریلیشنز کو دیکھنا، مختلف تقریبات کا اہتمام کرنا، ادارے کے لئے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ میں مشغول ہونا اور دیگر دفتری امور ان پروفیشنلز کے فرائض میں شامل ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان پروفیشنلز کو بعض دفعہ فیلڈ میں بھی جانا پڑتا ہے۔ اس حوالے سے بہت سی کامیاب مثالیں موجود ہیں۔

یہاں اگر دلچسپی ہو تو آغاز انٹرنشپ سے کرنا چاہیئے اور ترجیحاً کسی ایسے ادارے سے کرنا چاہیئے جہاں لیڈی پروفیشنلز کے کام کا ٹرینڈ موجود ہو۔

میٹ سیکٹر

گوشت اگرچہ لائیوسٹاک سیکٹر کی بنیادی پروڈکٹ ہے اور اس کا استعمال بڑے پیمانے پر پاکستان میں روزانہ کی بنیاد پر ہوتا ہے مگر اس شعبہ میں باقاعدہ کمرشل فارمنگ کا آغاز گزشتہ چند سالوں میں ہوا۔

روایتی انداز سے لوگ بھیڑ بکریاں اور کٹے بچھڑے دودھ والے جانوروں کے ساتھ پالتے آرہے ہیں۔یہی جانور روزانہ گوشت کے لئے بھی ذبح ہوتے ہیں اور انہی میں سے ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر فروخت کئے جاتے ہیں۔اگر قربانی کے جانوروں کی بات کریں تو اس تناظر میں عرصہ دراز سے جانوروں کو خصوصی طور پر پالے جانے کی روایت موجود ہے۔اس مناسبت سے سیمی کمرشل فارمنگ بھی ہوتی آرہی ہے۔ہاں اگر باقاعدہ کمرشل میٹ فارمنگ کی بات کریں جہاں کیرئر کے مواقع بھی موجود ہوں،تو اس کا آغاز گزشتہ چند سالوں میں ہوا۔

میٹ ایکسپورٹ کے تناظر میں گوشت کے جدید مذبحہ خانوں اور پراسیسنگ پلانٹس کی انسٹالیشن کے بعد فیڈلاٹ فیٹنگ نے گزشتہ چندسالوں میں کافی پذیرائی حاصل کی ہے۔اسی طرح بیک گراؤنڈنگ کا بھی کنسپٹ کسی حدتک سامنے آیا ہے۔

اگر کیرئر کی مناسبت سے بات کریں تو میٹ پروڈکشن میں فیڈلاٹ فیٹنگ اہم شعبہ ہے۔فیڈلاٹ فیٹنگ فارمز میں پروڈکشن سائیکل کمرشل پولٹری کی طرح ٹارگٹڈ اور نسبتاً تیز ہوتا ہے۔عام طور پر ایک خاص وزن کے بچھڑے کو مخصوص وقت کے لئے پالا جاتا ہے جہاں وزن کے حصول کا ایک مخصوص ٹارگٹ ہوتا ہے۔اسی طرح بیک گراؤنڈنگ میں چھوٹے بچھڑوں کو مخصوص انداز میں اس طرح پالا جاتا ہے کہ وہ مستقبل میں فیڈلاٹ فیٹنگ کا حصہ بن کر بہتر اور معیاری گوشت کی پیداوار کا

ذریعہ بنیں۔

فیڈلاٹ فیٹننگ فارمز پر ویٹرنری ڈاکٹرز اور اینیمل سائنس گریجویٹس کے لئے مواقع موجود ہیں لیکن ان کی تعداد ڈیری فارمز کے مقابلے میں نسبتاً کم ہے۔ ہاں مستقبل میں اس شعبہ میں بھی مواقع میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

اس شعبہ میں سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے۔ جانوروں کا فیٹننگ کے لئے انتخاب، ان کی اس مناسبت سے دیکھ بھال اور سب سے اہم ان کی فیڈ نگ سے متعلقہ مہارت عام طور پر پروفیشنلز کے پاس نہیں ہوتی۔ بزنس ڈویلپمنٹ کے ساتھ ساتھ ان تمام پہلوؤں میں مہارت حاصل کرتے ہوئے اگر فیٹننگ کے شعبہ میں کنسلٹنسی کا سلسلہ شروع کیا جائے تو یہ بھی ایک آپشن موجود ہے۔

میٹ پروسیسنگ اور میٹ ایکسپورٹ سے متعلقہ پلانٹس اور کمپنیوں میں بھی ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے کام کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ یہاں جانوروں کے انتخاب، گوشت کی کوالٹی، سپلائی چین مینجمنٹ اور مجموعی طور پر میٹ پراسیسنگ پلانٹ آپریشن میں مہارت حاصل کی جانی چاہئے۔ اسی طرح میٹ ایکسپورٹ کو سمجھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ چونکہ پاکستان میں یہ پلانٹس تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہیں، اس لئے یہاں ملازمت کے مواقع بھی اس تناسب میں نہیں ہوسکتے۔ لیکن اگر اس کام کو سیکھ لیا جائے تو محنتی آدمی کی قدر ضرور ہوگی۔ میٹ پلانٹس میں ویٹرنری پروفیشنلز کے علاوہ میٹ ٹیکنالوجسٹس کے لئے بھی مواقع موجود ہیں۔

میٹ سیکٹر میں ایک اور پہلو میٹ سپلائی اور میٹ آؤٹ لیٹس کا شعبہ ہے۔ بڑے میگا سٹورز میں میٹ سیکشنز کے ساتھ بطور کنسلٹنٹ مختلف انداز میں کام کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان سٹورز پر میٹ سپلائی کا باقاعدہ کام ہوتا ہے۔ دوسری جانب میٹ آؤٹ لیٹس کا بھی کام موجود ہے۔ لیکن واضح رہنا چاہئے کہ اس شعبہ میں راستے خود تلاش کرنا پڑتے ہیں۔

انٹرنشپ کے لئے اگر اسی شعبہ میں کیریئر بنانا ہو تو پھر کسی فیٹننگ فارم یا میٹ پراسیسنگ پلانٹ کا حصہ بننا چاہئے اور محنت سے کام کو سیکھنا چاہئے۔

ایکوائنز کا شعبہ

پاکستان میں گھوڑوں، گدھوں اور خچروں کی تعداد باقی لائیوسٹاک کی نسبت کم ہے اور ان سے متعلقہ دو Extremes موجود ہیں۔ یا تو ان جانوروں کا تعلق انتہائی غریب طبقے سے ہوگا یا انتہائی امیر طبقے سے۔

گھوڑے، گدھے اور خچر جو عام طور پر مال برداری میں استعمال ہوتے ہیں ان کا علاج معالجہ محکمہ لائیوسٹاک کے ہسپتالوں، بروک یا فیلڈ میں پریکٹس کرنے والوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ دوسری جانب امراء کے گھوڑے جو شوق یا گیمز کی خاطر پالے جاتے ہیں یا وہ گھوڑے جو مختلف کلبز میں موجود ہوتے ہیں، ان کے علاج معالجے میں ان لوگوں کے لئے کیریئر موجود ہے جو پاکستان سے باہر کام کرنا چاہتے ہوں۔

ایکوائن کا شعبہ انتہائی منفرد شعبہ ہے جس میں جانے کے لئے ایک راستہ بروک ہے۔ اس ادارے میں کام کر کے گھوڑوں کے متعلق سیکھا جا سکتا ہے۔ اسی سے پھر جانوروں کے عالمی فلاحی اداروں میں کام کرنے کے بھی راستے تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ دوسرا راستہ گیم کلبز ہیں جہاں سے قیمتی گھوڑوں کے ساتھ کام کرنے کے راستے نکلتے ہیں۔

گھوڑوں میں کام سیکھنے کے بعد پاکستان سے باہر مختلف مواقع موجود ہیں۔ ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں لوگوں نے بروک اور مقامی کلبز میں کام کیا اور پھر بیرون ممالک میں اپنی جگہ بنائی۔ اسی طرح اگر کام کو سیکھ لیا جائے تو مقامی سطح پر پریکٹس کے ساتھ ساتھ مختلف فارمز اور کلبز میں کام کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایکوائنز کے شعبہ میں کام کرنے میں دلچسپی ہو تو انٹرنشپ کے لئے بروک یا کسی گیم کلب کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

بروک کی ملازمت ایک بہتر ملازمت ہے۔اب بروک کا زیادہ فوکس اینیمل ویلفیئر پر ہے۔مجموعی طور پر بروک کی ملازمت خواتین کے لئے بھی مناسب ہے۔ بین الاقوامی ادارہ ہونے کے باعث اس کے افرادی قوت سے متعلقہ قواعدوضوابط بہتر ہوتے ہیں۔دوسری جانب خواتین کے لئے بروک کی انٹرنشپ بھی مناسب آپشن ہے۔

خواتین کو بروک کا حصہ بننے سے پہلے اس پہلو کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ یہاں فیلڈ میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔خواتین کو جاب کے انتخاب سے پہلے کام کی نوعیت کے بارے آگاہی ضرور حاصل کر لینی چاہیئے۔

سوشل اینڈ ڈویلپمنٹ سیکٹر

ملکی اور غیر ملکی این جی اوز اور ان کے منصوبہ جات کا لائیوسٹاک کے شعبہ سے بھی گہرا تعلق ہے۔
سوشل سیکٹر میں کیریئر کا براہِ راست تعلق گورنمنٹ پالیسیز پر ہوتا ہے۔ جب این جی اوز اور آئی این جی اوز کے بارے پالیسی بہتر ہو تو زیادہ فنڈز کے باعث پراجیکٹس کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے اور فلاحی تنظیموں کا کام بڑھ جاتا ہے۔ دوسری جانب اگر پالیسی سخت ہو جائے تو یہ کام کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حالات اور ترجیحات کے مطابق ڈونرز کا فوکس ایریا بھی تبدیل ہوتا رہتا ہے۔
سوشل سیکٹر مجموعی طور پر ایک اچھا شعبہ ہے جہاں اچھے اداروں میں ایک بہتر ماحول میں کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ معاوضہ اور دیگر سہولیات بھی اچھے پراجیکٹس میں بہتر ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہاں سیکھنے کا بھی بہت موقع ملتا ہے۔
سوشل اینڈ ڈویلپمنٹ سیکٹر میں ڈونرز کے ساتھ ساتھ کچھ سرکاری پراجیکٹس بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح کے پراجیکٹس این جی اوز اور دیگر اداروں کے ذریعے بھی چلائے جاتے ہیں جبکہ حکومت کے کچھ نیم سرکاری ادارے بھی ڈویلپمنٹ کی غرض سے تشکیل پاتے ہیں۔ پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ اور لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ اسلام آباد کے ساتھ ساتھ سکلز ڈویلپمنٹ کے مختلف ادارے موجود ہیں جن کے مختلف منصوبہ جات چل رہے ہوتے ہیں۔
سوشل سیکٹر میں ملازمت عام طور پر پرمانٹ نہیں ہوتی اور اس شعبہ میں کام کرنے والوں کو پراجیکٹ ٹو پراجیکٹ چلنا پڑتا ہے۔ اس تناظر میں ادارے اور علاقے بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح معاوضے میں بھی انتہا کے نشیب و فراز دیکھنے کو ملتے ہیں۔ بعض دفعہ پراجیکٹس نہ ہونے کی وجہ سے فارغ بھی بیٹھنا پڑتا ہے۔

سوشل سیکٹر کے مختلف منصوبہ جات کی نوعیت بھی مختلف ہوتی ہے۔ کئی منصوبہ جات میں دفتر میں بیٹھ کر کام ہوتا ہے اور اکثر فیلڈ میں جا کر گراس روٹ لیول پر کام کرنا پڑتا ہے۔ دوسری جانب ٹریننگز وغیرہ کے لئے مختلف پروفیشنلز اور سرکاری اداروں سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔

ویٹرنری سائنسز، اینیمل سائنسز، پولٹری سائنسز، ڈیری ٹیکنالوجی اور دیگر متعلقہ شعبوں سے تعلق رکھنے والی لیڈی پروفیشنلز کے لئے سوشل سیکٹر ایک مناسب سیکٹر ہے۔ اس شعبہ میں تجربہ حاصل کرنے والی لیڈیز اپنی مصروفیات اور حالات کے مطابق منصوبے کا انتخاب کر سکتی ہیں۔ اچھے اداروں میں ورکنگ انوائرنمنٹ بھی مناسب ہوتا ہے۔ خواتین کے لئے عمومی انداز میں اچھا پہلو یہ ہوتا ہے کہ اگر پراجیکٹ چند ماہ بند ہو بھی جائے تو عام طور پر کسی بڑی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔ دوسری جانب سوشل سیکٹر میں تجربہ کی حامل خواتین کے لئے مواقع نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔ خواتین کیلئے سوشل سیکٹر انٹرنشپ کے لحاظ سے بھی ایک آپشن ہے۔

لیڈیز کو اس شعبہ کا انتخاب کرنے سے پہلے اس بات کو لازمی مدنظر رکھنا چاہئے کہ سوشل سیکٹر کا ایک مخصوص ماحول ہوتا ہے۔ اس شعبہ میں گراس روٹ لیول پر فیلڈ میں بھی کام کرنا پڑتا ہے جبکہ بعض دفعہ کچھ منصوبہ جات میں کئی کئی دن گھر سے دور بھی رہنا پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح غیر ملکی دوروں اور ٹریننگز کا بھی موقع ملتا ہے۔

لڑکوں کو سوشل سیکٹر میں کیریئر بنانے سے پہلے لازمی سوچنا چاہئے۔ جب حالات بہتر ہوتے ہیں تو اچھی تنخواہ میں بہترین ملازمت کے مواقع ملتے ہیں۔ جب یہ پراجیکٹس بند ہوتے ہیں تو پھر یہاں سے حاصل کیا گیا تجربہ عام طور پر پرائیویٹ سیکٹر میں براہِ راست فائدہ نہیں دیتا اور پھر زیرو سے سٹارٹ کرنا پڑتا ہے یا پھر سرکاری نوکری کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔

لڑکوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ سوشل سیکٹر میں کسی ایسے پراجیکٹ کا حصہ بنیں جس کا تعلق بزنس یا کسی مہارت کے ساتھ ہو۔ اگر چھوٹی موٹی پوسٹ پر چند ماہ کسی پراجیکٹ میں کام کر کے دوبارہ پرائیویٹ سیکٹر میں آنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ یہ چند ماہ پرائیویٹ سیکٹر میں کام کر کے تجربے میں اضافہ کیا جائے۔ اسی طرح لڑکوں کو سوشل سیکٹر کے کسی ایسے پروجیکٹ سے دور رہنا چاہئے جس کی سرگرمیاں محض عمومی

تربیت یا سروے تک محدود ہوں۔ انٹرنشپ کے لئے بھی سماجی سرگرمی کے کسی ادارے کا حصہ بننے سے دور رہنا چاہیئے۔

لڑکوں کو سوشل سیکٹر میں اگر براہِ راست کسی بین الاقوامی ادارے یا فنڈنگ ایجنسی میں کام کا موقع ملے تو پھر اس کے بارے ضرور سوچنا چاہیئے۔ اگر یہاں کام کیا جائے تو ٹارگٹ اس شعبہ میں آگے جانے کا بنانا چاہیئے اور صرف لائیوسٹاک سیکٹر تک محدود نہیں رہنا چاہیئے بلکہ مجموعی طور پر سوشل سیکٹر میں کیریئر بنانا چاہیئے۔ اسی طرح ڈونرز کے سسٹم کو بھی سمجھنا چاہیئے۔

سوشل سیکٹر میں کچھ ادارے اینیمل ویلفیئر پر بھی کام کرتے ہیں۔ اینیمل ویلفیئر کے شعبہ میں دلچسپی رکھنے والے افراد کو اگر ایسے کسی اچھے ادارے میں کام کا موقع ملے تو اس آپشن پر غور کیا جا سکتا ہے۔ جانوروں کے علاج معالجے کے حوالے سے ایسے اداروں کو سروسز بھی دی جا سکتی ہیں جبکہ اس مناسبت سے ملازمت کے مواقع بھی موجود ہو سکتے ہیں۔ ان اداروں کے حوالے سے واضح رہنا چاہیئے کہ یہ تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہیں اور اس تناظر میں ملازمت کے مواقع بھی محدود ہیں۔

بینکنگ اینڈ انشورنس سیکٹر

بینکوں اور مائیکرو فنانس کے اداروں میں بھی ویٹرنری سائنسز، اینیمل سائنسز، پولٹری سائنسز اور دیگر متعلقہ شعبوں سے تعلق رکھنے والے پروفیشنلز کے لئے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ ان اداروں میں مارکیٹنگ سے متعلقہ جابز ہوتی ہیں جہاں آپ نے لوننگ کے لئے کلائنٹس تلاش کرنے ہوتے ہیں۔ دوسری جانب یہ پروفیشنلز لائیوسٹاک سے متعلقہ بزنس پلان اور فیزیبلٹیز بھی تیار کرتے ہیں۔ یہاں ملازمت پرمانٹ بھی ہوتی ہے اور کنٹریکٹ پر بھی۔ اسی طرح ان اداروں کو بطور کنسلٹنٹ بھی سروسز دی جاسکتی ہیں۔

اس طرح کے کسی ادارے میں اگر کام کا موقع ملے تو یہاں لائیوسٹاک سیکٹر کی فنانسنگ تک محدود نہیں رہنا چاہیئے بلکہ مجموعی طور پر بینکنگ سیکٹر میں اپنا کیریئر بنانے کے انداز میں سیکھنا چاہیئے۔ اسی سے پھر بینکنگ مینجمنٹ کی جانب پیش قدمی کرنی چاہیئے۔ دوسری جانب اگر زراعت اور لائیوسٹاک کی فنانسنگ سے متعلقہ بھی تجربہ حاصل کرلیا جائے تو ایک بینک سے دوسرے بینک میں کام کے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

بینکنگ سیکٹر کے ساتھ ساتھ لائیوسٹاک انشورنس کے شعبہ میں بھی لائیوسٹاک سے متعلقہ پروفیشنلز کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ اس شعبہ میں بہت زیادہ مواقع نہیں اس لئے اس جانب قدم بڑھانے سے پہلے سوچنا ضرور چاہیئے۔ اگر ایسے کسی ادارے میں کام کا موقع مل جائے تو پھر کوشش کرنی چاہیئے کہ جنرل انشورنس کے سیکٹر کی جانب بڑھا جائے۔

ویٹرنری پریکٹس اور کنسلٹنسی

ایسے ویٹرنری گریجویٹس جنہیں جانوروں کے علاج معالجے میں گہری دلچسپی ہو اور وہ اسی شعبہ میں اپنا کیریئر بنانا چاہتے ہوں تو ان کے لئے ویٹرنری پریکٹس میں بے شمار اور شاندار مواقع موجود ہیں جن میں سے وہ اپنی اپنی سوچ، بصیرت اور شخصیت کے مطابق انتخاب کر سکتے ہیں۔

ویٹرنری پریکٹس کے مختلف ذیلی شعبوں کے انتخاب کے لئے اپنی شخصیت کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ اگر آپ ایلیٹ کلاس اور اپر مڈل کلاس میں رہنا چاہتے ہیں اور ایڈوانسڈ ورکنگ انوائرنمنٹ اور لائف سٹائل چاہتے ہیں تو پھر آپ کو مختلف لائن لینا ہو گی۔ اسی طرح اگر آپ سادہ زندگی کو پسند کرتے ہیں، غریب اور متوسط طبقے اور ان سے متعلقہ ماحول سے نفرت نہیں کرتے اور اس طرح کے ماحول میں کام کرنے کو اپنی توہین نہیں سمجھتے؛ تو پھر اور طرف جانا پڑے گا۔ اسی طرح اگر آپ بزنس کلاس اور کارپوریٹ معاملات میں دلچسپی رکھتے ہیں تو پھر مختلف انداز سے دیکھنا ہو گا۔ اس حوالے سے مختلف پہلوؤں پر بات کر لیتے ہیں۔

ویٹرنری پریکٹس میں ایک شعبہ پولٹری سیکٹر کی پریکٹس کا ہے۔ ایسے مزاج کے لوگ جو بزنس مائنڈڈ ہیں اور بزنس انوائرنمنٹ کو پسند کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کے لئے یہ اچھی لائن ہے۔ پولٹری کی پریکٹس کے ساتھ ساتھ کنسلٹنسی بھی چلتی ہے۔ بھاری انویسٹمنٹ والے فارموں سے آپ کا واسطہ رہتا ہے جہاں چوزوں میں آنے والی مختلف بیماریوں کے علاج معالجے، بیماریوں سے بچاؤ اور ان کے تدارک کے لئے اٹھائے گئے انتظامی اقدامات اور مجموعی طور پر بہتر پروڈکشن کے بارے رہنمائی دی جاتی ہے۔

اس کام کو سیکھنے کے لئے یا تو پہلے سے اس طرح کی پریکٹس کرنے والے کے قریب جانا ہو گا یا پھر کسی

فارم پر کام کرتے ہوئے اس خاص مناسبت سے خود کو ڈھالنا ہوگا۔ انٹرنشپ کے تناظر میں فارم ایک بہتر انتخاب ہوسکتا ہے۔ اسی طرح اگر پہلے سے کوئی پریکٹس کرنے والا ساتھ کام کرنے کا موقع دے، تو یہ بھی ایک آپشن ہے۔

لائیوسٹاک کی پریکٹس میں ایک آپشن دیہی سطح پر اپنا کلینک بنا کر یا موبائل کلینک کے ذریعے کسی مخصوص ایریا میں کام کرنا ہے۔ جانوروں کے علاج معالجے کے ساتھ ساتھ بریڈنگ سے متعلقہ معاملات کو بھی دیکھنا ہوتا ہے۔

اس طرح کی پریکٹس ان لوگوں کے لئے مناسب رہتی ہے جنہیں دیہی ماحول، پسماندگی اور غریب لوگوں سے نفرت نہ ہو۔ یہاں انتہائی پسماندہ طبقے سے بھی واسطہ رہتا ہے اور گاؤں کے جاگیرداروں اور وڈیروں سے بھی۔ ہر طرح کے لوگ فون پر براہِ راست رابطہ کرتے ہیں اور پھر ہر طرح کے علاقوں میں جا کر سروسز دینا پڑتی ہیں۔ اس شعبہ میں کام کا کوئی مخصوص وقت بھی نہیں ہوتا یعنی کسی بھی وقت بلایا جاسکتا ہے۔ یہاں اپنی اپنی ویژن کے مطابق کام کے مختلف انداز ہوسکتے ہیں۔

اس طرح کی پریکٹس کرتے ہوئے ایک گریجویٹ کی حیثیت اور اس کے وقار کو قائم رکھنا اور خود کو فیلڈ میں کام کرنے والے ذیلی سٹاف سے ممتاز رکھنا بہت ضروری ہے۔ آپ کی لینگویج، لباس، ڈیلنگ، لہجہ اور رویہ نان پروفیشنلز سے منفرد ہونا چاہیے۔ فیلڈ کی اتھکس کے ساتھ ساتھ سماجی روایات کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر کسی جگہ کلینک بنایا گیا ہے تو اس کا ماحول ایک پروفیشنل ورکنگ ایریا کے شایانِ شان ہونا چاہیے۔ یہاں پر موجود سٹاف تربیت یافتہ ہونا چاہیے۔ کلینک یا ہسپتال میں ایریا کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری مشینری اور آلات موجود ہونے چاہئیں اور ان کا استعمال پروفیشنل انداز میں ہونا چاہیے۔ اسی طرح کلینک کے ایک حصے کو لیبارٹری کے طور پر مختص کیا جاسکتا ہے۔

لائیوسٹاک فیلڈ پریکٹس میں موبائل وین کا استعمال بھی ایک منفرد چیز ہے۔ برینڈڈ موبائل ویٹرنری کلینک تشکیل دیا جاسکتا ہے جس کے لئے ایک کیری ڈبے کا بھی سہارا لیا جاسکتا ہے۔ اسی موبائل کلینک میں دیگر آلات اور مشینری کے ساتھ ساتھ الٹراساؤنڈ وغیرہ جیسی سہولیات بھی مہیا کی جاسکتی

ہیں۔محکمہ لائیوسٹاک کی موبائل ویٹرنری ڈسپنسری (MVD) اور بروک ہسپتال کا سفری شفاخانہ اس کی بہترین مثالیں ہیں۔اگر آغاز میں وین کا انتظام نہ ہوسکے یا ایریا ایسا ہو کہ وہاں وین کا کام نہیں تو پھر موٹر سائیکل کو بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس تناظر میں موٹر سائیکل کو بھی اس انداز سے استعمال میں لانا چاہئے کہ انفرادیت قائم رہے۔اس کے لیے محکمہ لائیوسٹاک پنجاب کی جانب سے دی گئی موٹر سائیکلوں کے ڈیزائن سے مدد لی جاسکتی ہے۔

لائیوسٹاک سیکٹر میں روایتی فارمر کے ساتھ ساتھ کمرشل فارمنگ بھی موجود ہے جہاں کارپوریٹ فارمنگ بھی ایک حصہ ہے۔اسی میں ڈیری فارمز، فیٹننگ فارمز، گوٹ فارمز اور دیگر فارمز؛ فارمنگ کی مختلف شکلیں ہیں۔فیلڈ میں روایتی پریکٹس کے علاوہ یا اس کے ساتھ ساتھ ان کمرشل فارمز کو بھی سروسز دی جاسکتی ہیں۔فیلڈ پریکٹس کے دوران یا اس کام کو سیکھتے ہوئے اپنی مہارت کو لائیوسٹاک بزنس ڈویلپمنٹ اور آپریشن کے مطابق ڈھال کر لائیوسٹاک کنسلٹنٹ کے طور پر بھی کام کیا جاسکتا ہے۔یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہوسکتا ہے جو کاروباری طبقے کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہوں۔اس انداز سے کام کو سیکھتے ہوئے ملکی و غیر ملکی جانوروں والے جدید کمرشل فارم اور حتیٰ کہ کارپوریٹ فارم تک کام کرنے کا موقع حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس انداز کی پریکٹس میں بیماریوں کے علاج معالجے کے ساتھ ساتھ بزنس پلاننگ، فیزیبلٹی، فارم ڈیزائننگ، فارم مینجمنٹ، فنانشل مینجمنٹ، ہیومین ریسورس مینجمنٹ، جنرل مینجمنٹ اور دیگر امور سے متعلقہ مہارت یا آگاہی حاصل کرنی چاہئے۔یہاں آپ کسی خاص شعبہ کو پکڑتے ہوئے اسی کے کنسلٹنٹ کے طور پر بھی سروسز دے سکتے ہیں جیسے بریڈنگ سپیشلسٹ، نیوٹریشن سپیشلسٹ، کالف مینجمنٹ سپیشلسٹ، ہیلتھ سپیشلسٹ وغیرہ۔

اس شعبہ میں اگر کیریئر بنانا ہو تو سیکھنے کے لئے کسی بھی اچھے فارم پر کام کریں اور اس انداز سے کریں کہ آپ نے بطور کنسلٹنٹ خود کو ڈھالنا ہے۔انٹرنیشنل آن لائن ٹریننگ اور تربیتی کتابچوں سے ویلیو ایڈیشن حاصل کرنی چاہئے۔اگر فیلڈ پریکٹس کرنی ہو تو اس کے لئے بھی فارم پر کام ایک بہتر آپشن ہے مگر پہلے سے اچھی پریکٹس کرنے والے کے ساتھ رہ کر بھی کام کو سیکھا جاسکتا ہے۔کمرشل

فارم پر کام سے فائدہ یہ ہوگا کہ علاج معالجے کے ساتھ ساتھ بزنس کے مختلف پہلوؤں سے بھی آگاہی حاصل ہوگی۔

ایسے سٹوڈنٹس جن کا فیلڈ پریکٹس کا ہی ارادہ ہو، انہیں ترجیحاً کسی کمرشل فارم پر انٹرنشپ کرنی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ کچھ وقت پہلے سے فیلڈ میں پریکٹس کرنے والوں کے ساتھ بھی لگانا چاہیئے۔ محکمہ لائیوسٹاک کے ہسپتال بھی اس حوالے سے آپشن ہوسکتے ہیں لیکن یہاں اس پہلو کا خیال رکھنا چاہیئے کسی ایسی جگہ جایا جائے جہاں کام سیکھنے کا موقع ملے۔

اگر اپر مڈل کلاس اور ایلیٹ کلاس میں رہتے ہوئے سپر ایلیٹ کلاس تک تعلق بنانا چاہتے ہیں یا ایسی کسی کلاس کو پسند کرتے ہیں تو پیٹ پریکٹس ایک بہترین آپشن ہے۔ ایک چھوٹے کلینک سے شروع کر کے پیٹس کا شاندار ہسپتال بنایا جاسکتا ہے۔ اگرچہ بہت زیادہ نہیں مگر چھوٹے شہروں کے مخصوص علاقوں اور مخصوص حلقوں میں بھی پالتو جانوروں اور پرندوں کو پالنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس مناسبت سے مقامی سروے کے بعد کسی چھوٹے شہر سے بھی کلینک کا آغاز کیا جاسکتا ہے۔ کسی شہر میں پیٹس رکھنے کا کس قدر رجحان ہے، اس کا اندازہ اس شہر کے سرکاری ہسپتال پر آنے والے پیٹس کے کیسز کی تعداد سے لگایا جاسکتا ہے۔

پیٹ پریکٹس کا شعبہ صرف علاج معالجے تک محدود نہیں بلکہ اس شعبہ میں جانوروں کی دیکھ بھال، جذبات اور خوراک سے متعلقہ مختلف پروڈکٹس کی بھی مارکیٹ موجود ہے۔ اس تناظر میں یہ شعبہ سروسز کے ساتھ ساتھ اشیاء کی خرید و فروخت پر بھی مشتمل ہے۔ اسی طرح جانوروں کی بیماریوں کی تشخیص کے لئے ڈائیگناسٹک لیبارٹری بھی ایک آپشن ہے جو کہ عام طور پر کلینک کا ہی حصہ ہوتی ہے۔

پالتو کتے بلیوں کے ساتھ ساتھ بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے پرندے بھی پال رکھے ہوتے ہیں۔ مختلف پرندوں کے بریڈنگ فارم بھی لوگوں نے بنائے ہوتے ہیں۔ ان پرندوں کی دیکھ بھال، خوراک اور علاج معالجہ بھی ایک منفرد شعبہ ہے۔ اس حوالے سے کچھ ایسی مثالیں موجود ہیں جو خاص طور پر فینسی اور پالتو پرندوں کے ماہر ڈاکٹر ہیں۔ دوسری جانب لوگوں نے دیگر منفرد اور غیر روایتی جانور بھی بطور پیٹ رکھے ہوتے ہیں جن کے بارے کام کو سیکھ کر اس شعبہ میں انفرادیت لائی جاسکتی ہے۔

پیٹس کی دیکھ بھال اور خوراک سے متعلقہ آن لائن کام میں بھی اچھا سکوپ ہے۔ چونکہ جو طبقہ اس شعبہ سے تعلق رکھتا ہے وہ عام طور پر انٹرنیٹ فرینڈلی ہوتا ہے اور اس طبقہ کے لئے آن لائن شاپنگ اور آن لائن ادائیگیاں بھی معمول ہوتی ہیں؛ اس لئے پیٹ سے متعلقہ آن لائن سٹورز بہتر انداز میں کام کر سکتے ہیں۔ اس تناظر میں بڑی کامیاب مثالیں موجود ہیں۔

اب چونکہ ہیومین سائیڈ پر بھی آن لائن ہیلتھ کنسلٹنسی سٹارٹ ہوگئی ہے اس لئے اس طرح کا کام پیٹس میں بھی کیا جا سکتا ہے مگر یہاں معاملے کی حساسیت کا لازمی خیال رکھنا چاہئے اور کچھ حدود قائم کرنی چاہئیں کہ کہاں تک سروسز آن لائن دی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح اس حوالے سے قانونی پہلوؤں کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔

پیٹ پریکٹس میں ابھی بہت خلا باقی ہے۔ کلائنٹ ایسا بھی موجود ہے جو بین الاقوامی معیار چاہتا ہے اور جدید سے جدید سروسز کا خواہش مند ہے۔ دوسری جانب اس مناسبت سے معاوضہ ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اس تناظر میں تکنیکی اور انتظامی لحاظ سے پیٹ کلینک یا پیٹ ہسپتال میں بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کی جا سکتی ہیں۔ اگر اس شعبہ میں مہارت کی بات کریں تو اس میں بھی ابھی بہت بڑا خلا موجود ہے۔ یہ خلا ایسا ہے جس کی بنیاد جذبات نہیں بلکہ ضرورت ہے۔ یعنی بہتر سے بہتر سہولیات، جدید ٹیکنالوجی اور عالمی سطح کے معیار اور مہارت کی ضرورت ہے۔ یقیناً ایسی صورت حال سارے پاکستان کی نہیں بلکہ چند بڑے شہروں تک محدود ہے۔

اگر پیٹ پریکٹس میں کیریئر بنانا ہو تو اس کے لئے کوشش کرنے چاہئے کہ کسی اچھے پیٹ کلینک پر وقت گزار کے کام کو سیکھا جائے۔ اگر کسی کلینک پر موقع نہ ملے تو چڑیا گھر میں بھی کام کو سیکھا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے ایسا ویٹرنری تعلیمی ادارہ بھی ایک مناسب آپشن ہے جس کے پاس پیٹ کے لئے مخصوص کلینک ہو اور جو بڑے شہر میں موجود ہو بشرطیکہ یہ ادارہ کام کرنے کا موقع دے۔ اس حوالے سے مختلف اداروں کی مختلف پالیسی ہو سکتی ہے۔ پیٹ پریکٹس سے متعلقہ مضامین میں پوسٹ گریجویشن بھی اس تناظر میں اہمیت کی حامل ہے۔

ایسے سٹوڈنٹس جو اس شعبہ میں دلچسپی رکھتے ہوں انہیں انٹرنشپ سے سٹارٹ لینا چاہئے اور انٹرنشپ

کسی اچھے پیٹ کلینک پر کرنی چاہئے۔ اگر موقع نہ ملے تو چڑیا گھر میں کام کو سیکھ لیں مگر کوشش لازمی کرنی چاہئے کہ کچھ نہ کچھ وقت کلینک پر بھی گزرے تاکہ اس شعبہ کے کمرشل پہلو سے آگاہی حاصل ہو سکے۔ چڑیا گھر میں آپ بطور Volunteer بھی کام کر سکتے ہیں مگر اس حوالے سے مختلف اداروں کی مختلف پالیسی ہے جس کی مناسبت سے متعلقہ چڑیا گھر سے تازہ ترین معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔

لیڈی ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے یہ ایک اچھا شعبہ ہے کیونکہ عام طور پر کلائنٹس فیملی بیسڈ ہوتے ہیں اور بہت بڑی تعداد خواتین کی بھی ہوتی ہے۔ دوسری جانب جس کمیونٹی سے تعلق رہتا ہے وہ بھی نسبتاً سلجھی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ کام چونکہ ان ڈور ہے، اس لئے سماجی لحاظ سے بھی اس میں نسبتاً کم مسائل ہو سکتے ہیں۔

ایسی لیڈی ویٹرنری پروفیشنلز جنہوں نے نوکری نہ کرنی ہو یا جو سمجھتی ہوں کہ ان کے لئے مستقبل میں نوکری کے تسلسل کو قائم رکھنا ممکن نہیں ہو گا تو ان کو پیٹ پریکٹس میں تجربہ ضرور حاصل کرنا چاہئے کیونکہ یہ زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر کام دے سکتا ہے۔ اس حوالے سے سوشل سیکٹر کا تجربہ بھی مناسب آپشن ہے مگر اس میں سماجی مسائل کا سامنا نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ دوسری جانب جو لیڈی پروفیشنلز پیٹ پریکٹس کے شعبہ ہی میں کیریئر بنانا چاہیں تو انہیں انٹرنشپ سے آغاز کرنا چاہئے اور اگر ایم فل کرنا ہو تو اس کے لئے بھی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی متعلقہ مضمون کا انتخاب کرنا چاہئے۔

گیم اینیملز پریکٹس بھی ایک منفرد شعبہ ہے جس کی جانب معمول کی پریکٹس کے ساتھ ساتھ توجہ دی جا سکتی ہے۔ اگرچہ یہ باقاعدہ کوئی پروفیشنل لائن نہیں مگر اس شعبہ میں دلچسپی رکھنے والے پروفیشنلز اس جانب راستہ بنا سکتے ہیں۔ کبوتر، مرغے، گھوڑے، کتے، بیل اور دیگر جانوروں سے متعلقہ مختلف کھیلیں ہیں۔ ان جانوروں کے منفرد مسائل ہوتے ہیں اور ان کا حل عام طور پر روایتی انداز میں کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ کی طرف جانے کا راستہ یہ ہے کہ ان کھیلوں میں مشغول لوگوں کے قریب ہوا جائے۔ ان کی گیمز کو سمجھنا، درپیش مسائل کے بارے آگاہی حاصل کرنا، ان کے روایتی حل کو سمجھنا اور پھر اپنے علم اور مہارت سے بہتر حل دینا، ایک راستہ ہو سکتا ہے۔

بیرون ممالک میں تعلیم اور ملازمت

دیگر پروفیشنلز کی طرح ویٹرنری پروفیشنلز بیرون ممالک میں بھی کام کر سکتے ہیں۔اسی طرح اینیمل سائنسز اور پولٹری سائنسز سے تعلق رکھنے والے گریجویٹس کے لئے بھی باہر مواقع ہو سکتے ہیں۔

بیرون ممالک میں جانے کا ایک راستہ ایجوکیشن کا ہے۔ پوسٹ گریجویشن کی غرض سے باہر جایا جائے، وہاں ڈگری کے دوران کیریئر کے مواقع تلاش کئے جائیں اور پھر ڈگری کے بعد وہاں یا کسی اور ملک میں قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے نوکری یا پریکٹس کا آغاز کیا جائے۔

اگر بیرون ممالک میں تعلیم کے لئے جانا ہو تو اس کا بہترین راستہ سکالرشپ کا حصول ہے۔وقت اور حالات کے مطابق بیرون ممالک میں تعلیم کی مناسبت سے سکالرشپس کی تعداد کم یا زیادہ ہوتی رہتی ہے۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن کے پلیٹ فارم سے مختلف اداروں کے اشتراک سے سکالرشپس آفر کئے جاتے ہیں۔ بین الاقوامی ادارے اور غیر ملکی یونیورسٹیاں بھی انٹرنیشنل سکالرشپ آفر کرتی ہیں۔مختلف عالمی فلاحی اداروں کی جانب سے بھی سکالرشپس آفر کئے جاتے ہیں۔عالمی سطح پر مختلف ریسرچ پروجیکٹس کے لئے پروفیسرز بھی سکالرشپس آفر کرتے ہیں۔ پاکستان میں جاری بعض ریسرچ پراجیکٹس میں بھی غیر ملکی دورہ شامل ہوتا ہے جہاں ریسرچ کی غرض سے آپ کو کسی ملک میں جانا پڑتا ہے۔

سکالرشپس کے لئے کسی اشتہار کا انتظار نہ کریں بلکہ خود سے انٹرنیٹ پر سرچ جاری رکھیں اور جہاں کہیں آپشن نظر آئے، اپلائی کر دیں۔ ہمت نہ ہاریں اور کوشش جاری رکھیں۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ویب سائیٹ پر نظر رکھیں۔ یونیورسٹیوں کے نیوز لیٹرز سبسکرائیب کریں۔اسی طرح سکالرشپس کی معلومات فراہم کرنے والی ویب سائٹس کو سبسکرائیب کریں۔ متعلقہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے

فیسبک پیجز، فیسبک گروپس وغیرہ جائن کریں۔اس حوالے سے پہلے سے سکالرشپس حاصل کرنے والے لوگوں سے بھی رابطے میں رہیں۔

جن لوگوں نے ایجوکیشن اور ریسرچ کے شعبہ میں جانا ہو وہ انڈر گریجویشن ہی میں سکالرشپس پر نظر رکھیں اور ان لوگوں سے رابطے میں آئیں جو پہلے سے سکالرشپس حاصل کر چکے ہوں۔اگر اس دوران کسی تحقیقی سرگرمی کا حصہ بننے کا موقع ملے تو ضرور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ایم فل کے سٹوڈنٹس لازمی کوشش کریں کہ ان کا کوئی انٹرنیشنل پیپر ہو۔

کچھ سکالرشپ تو بہت شہرت کے حامل ہوتے ہیں اور ان کے بارے کسی بھی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہوتی۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ بے شمار ایسے سکالرشپس بھی ہوتے ہیں جو کسی معتبر ادارے کی جانب سے نہیں دیے جاتے۔اس تناظر میں کسی بھی طرح کا سکالرشپ حاصل کرنے سے پہلے اس کے بارے مکمل معلومات حاصل کر لینی چاہئیں۔

اگر کسی ادارے کے نام پر سکالرشپ دیا جا رہا ہے تو اس ادارے کی ساکھ کے بارے معلومات حاصل کریں۔اس کے لئے ایمبیسی یا اس ملک کے کسی متعلقہ ریگولیٹری ادارے سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اس ادارے کی آفیشل ویب سائیٹ پر چیک کیا جا سکتا ہے کہ اس طرح کا سکالرشپ آفر کیا جا رہا ہے یا نہیں۔ممکن ہو تو ادارے کے آفیشل نمبر پر بھی رابطہ کر لیں۔اگر کسی یونیورسٹی یا پروفیسر کی جانب سے سکالرشپ آفر کیا جا رہا ہو تو اس یونیورسٹی کی آفیشل ویب سائیٹ سے معلومات حاصل کر لیں کہ کیا واقعی یہ سکالرشپ موجود ہے۔

مجموعی طور پر کسی بھی قسم کے سکالرشپ کے بارے معلومات حاصل کرنے کے لئے اس ملک یا ادارے میں موجود اپنے کسی رشتے دار، دوست، سینئر یا کسی اور جاننے والے کو تلاش کریں اور ان کے ذریعے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اس حوالے سے سوشل میڈیا کا بھی سہارا لیا جا سکتا ہے لیکن واضح رہے کہ جس سے سوشل میڈیا پر رابطہ کیا جا رہا ہے وہ قابل بھروسہ ہو۔سوشل میڈیا سے حاصل کی جانے والی معلومات کو کاؤنٹر چیک ضرور کر لیں۔

کسی بھی سکالرشپ کے بارے عمومی رائے جاننے کے لئے انٹرنیٹ کے مختلف پلیٹ فارمز پر ریویوز

لازمی چیک کریں۔اس حوالے سے عام طور پر مواد دستیاب ہوتا ہے۔انٹرنیٹ پر کسی بھی سکالرشپ کے بارے یا اس کی تیاری کے بارے دیے گئے مواد میں کسی ایک یا دو لوگوں تک محدود نہ رہیں بلکہ زیادہ لوگوں کی آراء جانیں تاکہ ہر طرح کے پہلو سامنے آسکیں۔

سکالرشپس سے ہٹ کر بھی مختلف ممالک میں تعلیم کے لئے جایا جاتا ہے۔پاکستان میں مختلف ادارے موجود ہیں جو اس حوالے سے کنسلٹنسی سروسز دیتے ہیں۔اس تناظر میں لوگوں کے ساتھ فراڈ بھی ہو جاتے ہیں۔پڑھے لکھے شخص ہونے کے ناطے آپ کا یہ کام ہے کہ جس ملک میں جا رہے ہیں اور جس یونیورسٹی میں داخلہ لے رہے ہیں اس کے بارے مکمل معلومات خود بھی حاصل کریں۔اسی طرح اس ادارے کی ساکھ کے بارے بھی جانیں جو آپ کے لئے کنسلٹنسی کی سروسز فراہم کر رہا ہے۔

پوسٹ گریجویشن کے علاوہ مختلف اداروں کے جانب سے ٹریننگ پروگرام اور کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔ایسے اداروں کی ویب سائیٹس پر نظر رکھنی چاہئے تاکہ جہاں کہیں کسی ٹریننگ کے لئے سکالرشپ دیا جا رہا ہو تو اس سے آگاہی ہو سکے۔

جیسے پہلے گزارش کی کہ کسی بھی سکالرشپ کو حاصل کرنے یا کسی بھی یونیورسٹی یا ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں داخلہ لینے سے پہلے اس کے بارے تسلی ضرور کرلیں کہ اس میں کوئی فراڈ کا پہلو تو نہیں۔اس حوالے سے ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی ہدایات کے بارے آگاہی حاصل کریں۔اس تناظر میں Diploma Mills سے بھی باخبر رہیں۔یہ ایسے ادارے ہوتے ہیں جو بین الاقوامی سطح پر جعلی ڈگریوں کا کاروبار کرتے ہیں۔بعض دفعہ ایسے ادارے بتا کر جعلی ڈگری فروخت کرتے ہیں اور بعض دفعہ ڈگری کے اصل ہونے کا بہانہ بنا کر لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ایسے اداروں سے کیسے بچا جائے، اس کے حوالے سے گوگل اور دیگر سرچ انجنز پر مواد موجود ہے۔

بیرون ممالک میں جانے کا دوسرا طریقہ ملازمت کا حصول ہے۔اس مناسبت سے عرب ممالک خصوصاً متحدہ عرب امارات، بحرین، قطر، سعودی عرب کے ساتھ ساتھ مغربی ممالک میں کام کیا جا سکتا ہے۔اسی طرح ملائیشیا سمیت دیگر ممالک میں بھی مواقع ہو سکتے ہیں۔

بیرون ممالک میں بھی پاکستان کی طرح پروڈکشن، مارکیٹنگ اور ویٹرنری پریکٹس بنیادی شعبہ جات

ہیں۔مختلف ممالک میں پاکستانی پروفیشنلز کے لئے مختلف مواقع ہو سکتے ہیں۔اسی طرح مختلف ممالک میں نوکری حاصل کرنے کے قانونی تقاضے بھی مختلف ہوں گے۔

مجموعی طور پر کسی بھی ملک میں بطور ویٹرنری پروفیشنل کام کرنے کے لئے وہاں ویٹرنری پریکٹس کا لائسنس حاصل کرنا ضروری ہے۔اس لائسنس کے لئے کسی امتحان کا پاس کرنا بھی ضروری ہوسکتا ہے۔ایسے ممالک جہاں پاکستان کے اداروں کی ڈگری کو نہیں مانا جاتا وہاں لائسنس اور متعلقہ امتحان سے پہلے کوئی کورس کرنے کا بھی تقاضا ہوسکتا ہے۔

اگر ملازمت کی بات کریں تو اس لحاظ سے بھی مختلف ممالک کی مختلف پالیسی ہوسکتی ہے۔کچھ ممالک میں ملازمت کے لئے ڈاکومنٹس کی تصدیق اور رجسٹریشن کا تقاضا ہوسکتا ہے۔کچھ ممالک میں ملازمت کے لئے بھی ویٹرنری ڈاکٹر کے لائسنس کی ضرورت ہوگی۔کچھ ممالک کے قوانین اس حوالے سے بہت سخت ہوں گے اور کچھ کے نسبتاً آسان۔

اگر امریکہ اور کینیڈا کی بات کریں تو یہاں ویٹرنری پریکٹس کے لئے لائسنس حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ North American Veterinary Lisencing Examination (NAVLE) پاس کرنا امریکہ اور کینیڈا میں پریکٹس کے لائسنس کے حصول کے لئے انتہائی ضروری ہے۔پاکستان میں بھی بہت بڑی تعداد میں لوگ اس لائسنس کا خواب دیکھتے ہیں۔اس لائسنس کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ پاکستان کی ڈی وی ایم کی ڈگری امریکہ میں نہیں مانی جائے گی۔

اپنی ڈگری کو امریکہ میں منوانے کے لئے پہلے سرٹیفکیشن پروگرام سے گزرنا پڑے گا پھر NAVLE کی باری آئے گی۔اس تناظر میں دو طرح کے سرٹیفکیشن پروگرام امریکہ میں کروائے جاتے ہیں۔ ایک کا نام ہے Education Commission for Foreign Veterinary Graduates (ECFVG) اور دوسرا ہے Program for Assessment of Veterinary Education Equivalence (PAVE)۔

ان میں زیادہ شہرت یافتہ ECFVG ہے جسے کرنے کے چار مراحل ہیں۔ پہلے مرحلے پر رجسٹریشن اور ڈاکومنٹس کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ دوسرے مرحلے پر انگریزی میں مہارت کا ٹیسٹ پاس کرنا پڑتا ہے جیسے TOEFL وغیرہ۔ تیسرے مرحلے پر Basic & Clinical Sciences Examination (BCSE) پاس کرنا پڑتا ہے۔ اس مرحلے کے بعد آپ NAVLE کے امتحان میں بیٹھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ چوتھا مرحلہ Clinical Proficiency Examination (CPE) کا ہے۔

ان چار مراحل کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہوں گے کہ آپ کی ڈگری کو مانا جائے اور پھر NAVLE کی بنیاد پر ویٹرنری پریکٹس کا لائسنس جاری کیا جائے۔ اس مناسبت سے ہمیشہ تازہ ترین معلومات متعلقہ اداروں سے حاصل کرنی چاہئیں۔

امریکہ اور کینیڈا کے علاوہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں بھی ویٹرنری پریکٹس کے لئے وہاں کا لائسنس لینا ضروری ہے۔ اگر ECFVG اور NAVLE پاس ہو تو اسی کی بنیاد پر آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں ضروری تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے لائسنس حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ امتحان پاس نہ ہو تو پھر پاکستانی پروفیشنلز کو وہاں کا مقامی امتحان پاس کرنا ہوگا۔ برطانیہ، یورپی ممالک اور دیگر ممالک میں بھی ویٹرنری پریکٹس کے لئے وہاں کے قوانین اور تقاضوں کے مطابق لائسنس حاصل کرنا ہوگا۔

مغربی ممالک میں انڈسٹری اور ریسرچ کے شعبہ جات میں کام کرنے کے لئے کچھ ایسے مواقع بھی ہیں جہاں لائسنس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس حوالے سے متعلقہ اداروں سے معلومات حاصل کرنی چاہئیں اور کبھی بھی کوئی غیر قانونی راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔

NAVLE کے تناظر میں اس پہلو کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ اس لائسنس کے لئے لاکھوں روپے درکار ہوتے ہیں۔ اس میں بڑا خرچہ ECFVG پر ہوتا ہے جہاں سب سے زیادہ بڑی رقم چوتھے سٹیپ یعنی CPE کے لئے ادا کرنی پڑتی ہے۔

متحدہ عرب امارات، بحرین، قطر، سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک میں بھی پاکستانی ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے مواقع موجود ہیں۔ ڈیری سیکٹر، پولٹری سیکٹر، گیم سیکٹر، وائلڈ لائف سیکٹر، میٹ سیکٹر، پیٹ پریکٹس،

سیلز، مارکیٹنگ اور دیگر شعبوں سے متعلقہ ان مختلف مما لک میں مختلف مواقع موجود ہیں۔ بہت سے ویٹرنری ڈاکٹرز متحدہ عرب امارات میں فارمیسی پر بھی کام کرتے ہیں۔ اسی طرح سرکاری اداروں میں براہِ راست یا کسی اور ادارے کے ذریعے بھی ملازمت کے مواقع ہو سکتے ہیں۔

عرب مما لک میں بھی بطور ویٹرنری پروفیشنل کام کرنے کے لئے مقامی قانونی تقاضوں کو پورا کرنا ہوگا۔ اس مناسبت سے مختلف مما لک کی پالیسیز تبدیل بھی ہوتی رہتی ہے۔ مجموعی طور پر عرب مما لک میں لائسنس حاصل کرنا مغربی مما لک کی نسبت آسان ہے۔

متحدہ عرب امارات یا کسی اور ملک کے قانونی تقاضوں کے حوالے سے ہمیشہ آفیشل سورسز سے تازہ ترین معلومات حاصل کرنی چاہئیں اور کبھی بھی کوئی غیر قانونی راستہ اختیار نہیں کرنا چاہئے۔

بیرون مما لک میں ملازمت کے حصول کے لئے انٹرنیشنل جابز کی ویب سائیٹس پر نظر رکھیں اور پہلے سے کام کرنے والے پروفیشنلز کے ساتھ رابطے میں رہیں۔ اسی طرح ان غیر ملکی اداروں کی ویب سائیٹس پر بھی نظر رکھیں جہاں پاکستانی پروفیشنلز کام کرتے ہیں۔ مختلف مما لک میں ریکروٹنگ ایجنسیز کے ذریعے بھی نوکریاں دی جاتی ہیں اور اس حوالے سے پاکستان میں بھی مختلف ادارے کام کرتے ہیں۔ کسی بھی ایسے ادارے کے ذریعے باہر جانے کے لئے اس بات کو مدنظر رکھیں کہ اس میں کسی قسم کا فراڈ نہ ہو۔ اس حوالے سے کبھی بھی کوئی غیر قانونی راستہ اختیار نہ کریں۔

جس کمپنی یا ادارے کے ذریعے ملازمت حاصل کر رہے ہیں اس کی ساکھ کے بارے معلومات حاصل کریں۔ جس جگہ آپ کو نوکری کے لئے بھجوایا جا رہا ہے وہاں سے بھی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہاں پہلے سے کوئی ویٹرنری ڈاکٹر کام کر رہا ہو تو ان سے بھی رابطہ کریں۔ کوشش کریں کہ کسی شخص یا چھوٹے کاروبار کی بجائے کسی ادارے کی نوکری کو ترجیح دی جائے۔

بیرون مما لک میں جس شعبہ میں بھی ملازمت حاصل کرنی ہے اس سے متعلقہ مہارت ضرور حاصل کریں اور جہاں کہیں بھی نوکری کریں باوقار طریقے سے کریں۔ کسی چھوٹی موٹی نوکری پر کام کرنا؛ یا درمیان کے راستے نکال کر کسی جگہ ایڈجسٹ ہونا اور پھر عام ورکرز کی طرح کام کرنا؛ یا بطور مزدور یا کلرک رجسٹر ہوتے ہوئے کم معاوضے پر بطور ویٹ کام کرنا؛ یا کسی جگہ بطور ہیلپر یا ویٹرنری نرس کام

کرنا؛ اس طرح کے مبینہ راستوں میں انتہائی دشواری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

اگر آپ کا ٹارگٹ پاکستان سے باہر جانے کا ہو تو اس کے لئے ڈگری کے دوران یا ڈگری کے فوراً بعد خود کو تیار کرنا شروع کر دیں۔ اگر مغربی ممالک میں کام کرنا ہو اور رقم بھی موجود ہو تو پھر کوشش کریں کہ NAVLE کی طرف جائیں۔ اس حوالے سے لوگ مختلف قانونی راستوں سے بیرون ملک جا کر مختلف شعبوں میں چھوٹی موٹی نوکری کرتے ہیں اور اس دوران NAVLE سے متعلقہ امتحانات کی تیاری بھی کرتے رہتے ہیں۔

اگر NAVLE کا راستہ مشکل لگتا ہو تو پھر اپنا ٹارگٹ عرب ممالک رکھیں۔ پہلے کچھ سال پاکستان میں پیٹس، وائلڈ لائف یا ایکوائنز کے شعبہ میں کام کو سیکھیں۔ اگر ڈیری اور پولٹری کے شعبہ میں مہارت حاصل کی جائے تو اس حوالے سے بھی بیرون ممالک میں مواقع ہوتے ہیں۔ اس دوران پہلے سے مختلف عرب ممالک میں کام کرنے والے لوگوں سے رابطے میں رہیں۔ وہاں ملازمت کے مواقع اور ان کے حصول کے طریقہ کار بارے جانیں۔ کسی غیر قانونی راستے سے کسی بھی ملک میں جانا مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ اس طرح کے راستوں میں فراڈ کے چانسز بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

متحدہ عرب امارات میں کام کرنے والے پروفیشنلز نے Pakistan Veterinary Community (PVC) کے نام سے ایک تنظیم بنا رکھی ہے جہاں وہ نئے آنے والے پروفیشنلز کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ایسی کسی تنظیم سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے۔ متحدہ عرب امارات میں ملازمت کے حوالے سے ایک آرٹیکل بھی کتاب کا حصہ ہے۔

عرب ممالک سمیت دیگر ممالک میں مارکیٹنگ کے شعبہ میں بھی ملازمت کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ ایسی کسی بھی کمپنی میں کام کرنے کے لئے مقامی زبان کا آنا بعض دفعہ ضروری ہوتا ہے۔ دوسری جانب مارکیٹنگ کمپنیوں میں بیرون ممالک میں کیرئر بنانے کا بہترین راستہ یہ ہے کہ پاکستان میں کام کرنے والی غیر ملکی کمپنیوں میں ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور پھر یہاں سے محنت کر کے انٹرنیشنل پوزیشنز حاصل کی جائیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پاکستان میں کسی مقامی اچھی کمپنی میں مارکیٹنگ کے شعبہ میں کام کیا جائے اور

اس دوران غیر ملکی کمپنیوں سے رابطے میں رہتے ہوئے باہر جانے کے راستے بنائے جائیں۔اس دوران متعلقہ شعبہ میں آنے والی غیر ملکی جابز پر نظر رکھی جائے اور جہاں موقع ملے اپلائی کیا جائے۔ کبھی بھی بیرون ملک میں کام کرنے کے لئے غیر قانونی راستہ اختیار نہ کیا جائے۔

اپنی ڈگری کے دوران بیرون ممالک میں انٹرنشپ کے مواقع کی بھی تلاش میں رہنا چاہیۓ۔اس کے لئے انٹرنیٹ سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیۓ اور پہلے سے کام کرنے والے لوگوں یا باہر موجود رشتے داروں سے بھی رہنمائی حاصل کرنی چاہیۓ۔

کوشش کی گئی ہے کہ اس چیپٹر میں بیرون ممالک میں پاکستانی ویٹرنری پروفیشنلز کے لئے مواقع کے حوالے سے ایک آؤٹ لائن فراہم کی جائے۔اس کی بنیاد پر آپ کو مزید معلومات بھی حاصل کرنی چاہئیں۔اس کے لئے متعلقہ اداروں کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک میں پہلے سے موجود لوگوں سے رہنمائی حاصل کریں۔اس حوالے سے انٹرنیٹ پر موجود مواد سے بھی فائدہ اٹھائیں۔کسی بھی ملک کے بارے جاننے کے لئے ایک سے زیادہ لوگوں کی آراء حاصل کریں۔

چونکہ وقت کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک کے قوانین اور وہاں کے حالات میں تبدیلی آتی رہتی ہے، اس لئے قواعد وضوابط اور قوانین کے حوالے سے کسی بھی ملک کے متعلقہ اداروں سے تازہ ترین معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔

اگرچہ اس چیپٹر میں بار بار اس بات کا ذکر کیا گیا ہے لیکن آخری دفعہ پھر گزارش کی جارہی ہے کہ کسی بھی ملک میں کام کرنے کے لئے اس کے قانونی تقاضوں کو پورا کیا جائے اور کبھی بھی کسی بھی قسم کا غیر قانونی راستہ اختیار نہ کیا جائے۔

اگرچہ کتاب کے آغاز میں شکریہ ادا کیا جا چکا ہے لیکن میں دوبارہ ڈاکٹر عدنان رانا، ڈاکٹر ملک محمد علی، ڈاکٹر اسامہ طیب، ڈاکٹر عمارہ فیاض، ڈاکٹر سمیہ فاروق، ڈاکٹر بابر سلیم، ڈاکٹر محمد جواد الحسن، ڈاکٹر احسن نعیم، ڈاکٹر حافظ عاصم گورسی، ڈاکٹر اشعر نعمان، ڈاکٹر اویس قاضی،، ڈاکٹر ماجد علی، ڈاکٹر نعمان رؤف، ڈاکٹر وقار سرفراز اور دیگر کا خاص طور پر مشکور ہوں جنہوں نے بیرون ممالک میں تعلیم اور ملازمت کے مواقع کے حوالے سے میری رہنمائی فرمائی۔

Career Opportunities for Veterinary Professionals in UAE

By Dr. Adnan Rana

UAE is a well-organized, people friendly and a leading Arab country. Its economy is based on natural resources of oil, tourism and trade. Now UAE Government is focusing on technological advances, modern banking and space as modern era requirements.

Definitely Veterinary profession is an integral part of ARAB culture as Camels, Horses, Falcons, Sheep and Goats are being kept by the Arab locals from ages to date. To keep animals healthy and to maintain athletic animal's performance, need of the professional veterinarians is always there.

Multiple classification of veterinary industry is there, based on the type of animals; which is described below:

- **Production Animals/Birds (Poultry, Dairy, Sheep, Goat)**
- **Athletic Animals/Birds (Camels, Horses, Falcons, Dogs)**
- **Pet Animals/Birds (Non producing/ Non Athletic) (Dogs, Cats, Birds, Other Animals)**

Production Animals:

Commercial scale animal production facilities including commercial and semi commercial, private Farms of Ruminants (Cows, Camels, sheep and Goats) are available throughout the UAE. In poultry sector, (Broiler/Layer/Breeder) commercial as well as semi commercial farms are also there. Most of these production farms are in Abu Dhabi and Dubai area where 60% human (consumer)

population is residing. As per consumer population, demand for milk, meat, chicken and eggs in Abu Dhabi and Dubai is high as compared to other Emirates. Another key factor is that there is subsidy available for feed in Abu Dhabi which makes it more feasible for commercial scale farming.

Athletic Animals:

Athletic/ Racing (Sports) animals are the major part of veterinary industry in UAE; especially the sports related animals are the part of Arab culture from ages. Major Athletic Animals include camels, horses, falcon and dogs. Sports events related to these animals are scheduled throughout the racing season and in all Emirates. Camel Racing events are being conducted in camel racing tracks which are present in all Emirates. These racing events end up with appreciation of winners with very heavy prizes.

Horse Endurance and Flat Racing events are organized across the UAE and major events include Endurance World Cup, Flat Race Dubai World Cup, Jumping Shows & Polo Events. In all these equine industry related events, participants are not only from UAE but across the globe which make this industry attractive for the equine world. Falcon is a bird but it has its own world within emirates as it has become an industry from a bird. Falcon racing events also take place throughout UAE.

Pet Animal Industry:

As UAE is a home of more than 190 nationalities, so trend of keeping the pet animals is increasing day by day. Major pet animals in UAE are dogs, cats, birds, fish and other animals. As UAE is growing on a constant and consistent level, it's attracting more and more residents and visitors which indirectly increasing the number of pets in UAE. Special Pet markets are available in Emirates of Abu Dhabi, Dubai

and Sharjah with a large number of pets and pet related products including accessories.

After elaborating the different kinds of animals of UAE and their related industries; let's relate it with the professional veterinarians who are playing a major role in keeping all these industries on track and healthy.

We can categorize the veterinary working areas in UAE as follows:

- **Farm Level Veterinary Practice (Farm Management, Quality Control)**
- **Athletic Animals Practice (Camel Vets, Equine Vets, Falconry Vets)**
- **Pet Animals Practice (Dog & Cat Pet Practitioner)**
- **Wildlife / Zoo Veterinarians**
- **Marketing and Sales (Medicine, Feed, Nutritional Products, Reproduction related supplies)**
- **Government / Ministry / Municipality / ADFCA related working /Jobs**
- **Pharmacy / Laboratory practitioners (Pharmacy outlet sales fellows, Lab veterinarians)**

Pakistani Veterinarians are serving in UAE from 1980's in almost all disciplines and have contributed at a great scale in UAE's veterinary industry.

Few of the great names include Dr Ahmed Billa (Late) who served all his life to H.H Sheikh Muhammad bin Rashid's prestigious horses and camels and established a state of the art feed mill which is working till date. His legacy is continued by many Pakistani veterinarians in different fields in UAE

Dr Adnan Rana is a Veterinarian, Serving UAE veterinary industry and Pakistani Veterinary community from 2011 to date.

جانوروں میں عدم دلچسپی اور مواقع

اگر آپ حادثاتی طور پر یا کسی مجبوری کے تحت یا محض اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر لگانے کی غرض سے یا کوئی اور آپشن نہ ہونے کی وجہ سے ویٹرنری سائنسز، اینیمل سائنسز، پولٹری سائنسز یا کسی اور متعلقہ شعبے کی ڈگری کا حصہ بن گئے ہیں؛ یا آپ نے ڈگری میں آنے یا ڈگری حاصل کرنے کے بعد اس شعبہ کو اپنے مزاج اور اپنی شخصیت کے مطابق نہیں پایا اور اب آپ اس پروفیشن یا جانوروں میں دلچسپی نہیں رکھتے تو اس میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ اسی شعبہ میں رہتے ہوئے اور اس شعبہ سے باہر جا کر، دونوں طریقوں سے خود کو جانوروں یا اس شعبہ کی براہِ راست سرگرمیوں سے دور کر سکتے ہیں۔

اس مناسبت سے ایک آپشن یہ ہے کہ آپ پوسٹ گریجویشن کے لئے کسی ایسے مضمون کا انتخاب کریں جس کا ویٹرنری پروفیشن سے ہٹ کر بھی سکوپ ہو جیسے مائیکروبیالوجی، بائیوٹیکنالوجی، فوڈ سیفٹی اینڈ ہائی جین وغیرہ اور پھر اس مضمون سے متعلقہ ریسرچ کے شعبہ میں چلے جائیں۔ اس تناظر میں ملازمت کے لئے کسی ایسے ادارے کا انتخاب کریں جس کا براہِ راست تعلق ویٹرنری سائنسز کے ساتھ نہ ہو۔ اس سلسلے میں منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، اٹامک انرجی کمیشن، ہیلتھ اور دیگر شعبوں سے متعلقہ مختلف اداروں کا حصہ بنا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے تحقیقی اداروں سے متعلقہ چیپٹر میں بھی بات کی گئی ہے۔

پوسٹ گریجویشن کے ان مضامین کی بنیاد پر انڈسٹری میں بھی ایسے مختلف شعبہ جات میں کام کیا جا سکتا ہے جن کا ویٹرنری پروفیشن سے تعلق نہ ہو مثال کے طور پر تشخیصی لیبارٹریاں، فوڈ انڈسٹری، فارماسیوٹیکل انڈسٹری۔ اس حوالے سے مختلف مضامین کی مناسبت سے مختلف شعبہ جات میں

ملازمت کے مختلف مواقع موجود ہوں گے۔

اپنی ڈگری کی بنیاد پر آپ مختلف بڑے پرائیویٹ کالجز، سکولز اور اکیڈمیز کا بطور ٹیچر بھی حصہ بن سکتے ہیں۔ آپ بیالوجی سے متعلقہ مضامین اچھے انداز میں پڑھا سکتے ہیں۔ اسی تناظر میں آپ اپنا پرائیویٹ جنرل تعلیمی ادارہ بھی قائم کر سکتے ہیں۔

بینکنگ اور انشورنس سیکٹر بھی ایک آپشن ہو سکتی ہے۔ بینک میں آغاز زراعت اور لائیوسٹاک کے شعبہ سے ہو گا مگر پھر آہستہ آہستہ آپ مینجمنٹ اور آپریشنز کی جانب شفٹ ہو جائیں گے۔ اس حوالے سے بینکنگ اور انشورنس سے متعلقہ چیپٹر میں تفصیلات موجود ہیں۔

اگر اپنی بنیادی ڈگری کے بعد آپ ایم بی اے کر لیں تو جنرل مینجمنٹ کی فیلڈ میں آپ مینجمنٹ سے متعلقہ کسی بھی جاب کا حصہ بن سکتے ہیں۔

آپ کی ڈگری گریجویشن کے برابر ہے۔ اس حوالے سے آپ یونیورسٹی سے مساوی سرٹیفکیٹ حاصل کریں اور اس کی بنیاد پر ہر اس سرکاری آسامی پر اپلائی کریں جس کا تقاضا گریجویشن ہو۔ اس حوالے سے آپ پولیس، FIA، ریونیو سمیت مختلف وفاقی اور صوبائی سرکاری محکموں میں پبلک سروس کمیشن کے تحت آنے والی مختلف سیٹوں پر اپلائی کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے صوبائی پبلک سروس کمیشن اور فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے اشتہارات دیکھیں۔ آپ کن کن شعبوں میں جا سکتے ہیں اس کے لئے پرانے اشتہارات کا بھی مطالعہ کریں۔ کسی بھی محکمے کا انتخاب کرتے وقت اپنے مزاج اور شخصیت کو لازمی مدنظر رکھیں جس کے حوالے سے کتاب کے ابتدائی چیپٹرز میں بڑی تفصیل سے بات کی گئی ہے۔

ویٹرنری یونیورسٹیز اور دیگر یونیورسٹیز میں انتظامی سطح پر بہت سی ایسی جابز ہوتی ہیں جن پر گریجویشن کے مساوی تعلیم کی بنیاد پر اپلائی کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے مختلف مواقع سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اگر پاکستان میں شاندار اور اعلیٰ سطح کی سرکاری نوکری کرنا چاہتے ہیں تو CSS یا PMS کے امتحانات کے لئے لازمی کوشش کریں۔ ترجیحاً CSS کے لئے کوشش کریں۔ اس قسم کے امتحان کی

تیاری کے آغاز سے پہلے اس کے بارے معلومات ضرور حاصل کریں۔ اس مناسبت سے مختلف سیمینارز بھی منعقد ہوتے ہیں جبکہ انٹرنیٹ سے بھی بہت سی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اگر آپ کا مزاج اور آپ کی شخصیت اس قسم کی نوکری سے مطابقت رکھتی ہو تو پھر اس راستے پر سفر کا آغاز کریں۔ مقابلے کے امتحان کی تیاری ڈگری کے دوران بھی کی جاسکتی ہے۔

انٹرنشپ

اگرچہ اس سے پہلے ہر شعبہ سے متعلقہ چیپٹر میں جہاں مجموعی طور پر کیریئر کے حوالے سے بات کی گئی وہاں ساتھ ساتھ انٹرنشپ کو بھی فوکس کیا جاتا رہا لیکن اس کے باوجود ضروری ہے کہ انٹرنشپ کی مناسبت سے ایک خلاصہ پیش کر دیا جائے۔ اگر انٹرنشپ کے حوالے سے کسی شعبہ کی تفصیل میں جانا ہو تو اس کے لئے اس شعبہ سے متعلقہ چیپٹر سے معلومات مل سکتی ہیں۔

جس موقع پر ڈگری میں انٹرنشپ کا آغاز ہوتا ہے یہ نہ صرف ڈگری بلکہ کسی سٹوڈنٹ کی پیشہ ورانہ زندگی کے ساتھ ساتھ اس کی عملی زندگی کا اہم ترین موڑ ہوتا ہے۔ اس موقع پر درست فیصلہ کرتے ہوئے ان چار ماہ سے فائدہ اٹھانا چاہئیں۔ یہ چار ماہ کسی بھی پروفیشنل کے لئے انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان چار ماہ میں پروفیشن کے بارے جو Perception بن جاتی ہے اس کا اثر کافی عرصہ تک رہتا ہے۔ اسی طرح اگر ان چار ماہ میں درست سمت کی جانب رخ ہو جائے تو مسائل نسبتاً کم پیش آتے ہیں۔

انٹرنشپ کے دوران وقت ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ ان چار ماہ سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے جس شعبہ میں بھی انٹرنشپ کی جائے اس کے بارے بھرپور طریقے سے جانا جائے اور زیادہ سے زیادہ سیکھنے کی کوشش کی جائے۔ انٹرنشپ کے دوران یہ ہرگز نہ دیکھا جائے کہ معاوضہ کم مل رہا ہے یا نہیں مل رہا۔ بہتر موقع حاصل کرنا مقصد ہونا چاہیئے۔

کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی سرکاری ادارے خصوصاً محکمہ لائیوسٹاک یا ویٹرنری تعلیمی ادارے میں انٹرنشپ نہ کی جائے۔ انٹرنشپ کے لئے کسی پرائیویٹ اور اچھے ادارے کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ پرائیویٹ ادارے میں انٹرنشپ سے نہ صرف سیکٹر کے زمینی حقائق کا علم ہوتا ہے بلکہ بہت کچھ سیکھنے کو

بھی ملتا ہے۔اسی طرح پرائیویٹ ادارے کی انٹرنشپ سے ملازمت کے لئے بھی مختلف راہیں کھلتی ہیں۔ کچھ مخصوص حالات ایسے ضرور ہیں جن میں کسی مخصوص سرکاری ادارے کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔اسی طرح کچھ سرکاری ادارے ایسے بھی ہیں جن کو باقی اداروں کے مقابلے میں ترجیح دی جاسکتی ہے۔اس پہلو کو سمجھنے کے لئے کتاب کے گزشتہ چیپٹرز کا مطالعہ کریں۔

اگر لیڈی پروفیشنلز کی بات کریں تو ان کو انٹرنشپ کے موقع پر سماجی پہلوؤں کو بھی مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ یہ موقع اس تناظر میں اس لئے بھی حساس ہوتا ہے کہ یہ سٹوڈنٹس ابھی خودمختار نہیں ہوتیں اور ادارے کی ذمہ داری ہوتی ہیں۔ اس لئے ادارے بھی فیمیل سٹوڈنٹس کو انٹرنشپ پر بھیجنے سے پہلے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہیں۔ایسی مثال بھی موجود ہے کہ ادارے کی پالیسی کے مطابق فیمیل سٹوڈنٹس پرائیویٹ ادارے میں انٹرنشپ نہیں کرسکتیں۔

ایسی خواتین جن کا تعلق ایسے حلقے سے ہے جو سماجی پہلوؤں کے لحاظ سے حساس ہو تو ترجیح دینی چاہیئے کہ کسی سرکاری ادارے کا انتخاب کیا جائے۔اگر کسی پرائیویٹ ادارے میں بھی انٹرنشپ کرنی ہو تو اس کا فیصلہ انتہائی چھان بین کے بعد کرنا چاہیئے۔کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی ایسے پرائیویٹ ادارے میں نہ جایا جائے جہاں پہلے کوئی لیڈی پروفیشنل کام نہ کر رہی ہو۔اسی طرح ادارے کے ورکنگ انوائرنمنٹ اور کام کی نوعیت کو بھی دیکھنا چاہیئے۔دوسری جانب اگر کسی کے لئے ان پہلوؤں کی اہمیت نہیں تو پھر وہ کسی بھی متعلقہ مناسب جگہ پر اپنی پیشہ ورانہ دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے انٹرنشپ کرسکتی ہیں۔

لڑکیوں کے لئے سرکاری ادارے کو ترجیح دینے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ اس موقع پر اپنی دلچسپی یا مزاج کو بالکل نظرانداز کردیں۔سرکاری ادارے کے انتخاب میں بھی ذاتی دلچسپی کو لازمی مدنظر رکھنا چاہیئے۔فیمیل سٹوڈنٹس کی انٹرنشپ کی مناسبت سے بھی ہر شعبہ سے متعلقہ چیپٹرز میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں کتاب کے گزشتہ چیپٹرز کا مطالعہ کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔

انٹرنشپ کے حوالے سے بنیادی نقطہ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے یہ ہے کہ اس دوران وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے اور اس سمسٹر کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ویٹرنری سائنسز، اینیمل سائنسز اور پولٹری سائنسز سے متعلقہ سٹوڈنٹس کے لئے پاکستان سے باہر بھی انٹرنشپ کے مواقع ہو سکتے ہیں۔ اس حوالے سے انٹرنشپ سے کچھ ماہ پہلے ہی تلاش شروع کر دینی چاہیے۔ اس مناسبت سے پہلے سے بیرون ممالک میں کام کرنے والے پروفیشنلز سے رابطہ کرنا چاہیے۔ مختلف ویب سائٹس پر اس حوالے سے مواقع تلاش کرنے چاہئیں۔ جو لوگ ماضی میں بیرون ملک میں انٹرنشپ کر چکے ہوں ان سے استفادہ کرنا چاہیے۔ یونیورسٹی میں موجود ایسے ٹیچرز جو اس مناسبت سے مدد کر سکتے ہوں ان سے رہنمائی لینی چاہیے۔ اس حوالے سے بیرون ممالک میں اپنے ذاتی یا خاندانی تعلقات سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے۔

باہر انٹرنشپ کے مواقع کی مناسبت سے کتاب میں موجود بیرون ممالک میں تعلیم اور ملازمت سے متعلقہ چیپٹر سے بھی مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔

پوسٹ گریجویشن اور مضامین کا انتخاب

گریجویشن کے بعد اکثر ایک سوال پوچھا جاتا ہے کہ اب ایم فل میں داخلہ لیا جائے یا ملازمت کا آغاز کیا جائے۔اس سوال کا جواب سادہ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس پہلو کا حل سادہ ہوسکتا ہے۔جواب اور حل کا انحصار حالات پر ہے۔

یقیناً کسی بھی پروفیشنل کے لئے کسی بھی طرح کی اضافی ڈگری اس کے علم اور مہارت میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور اس کا تعلق کیریئر کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ویٹرنری یا اینیمل سائنس گریجویٹ لازمی پوسٹ گریجویشن کی طرف جائے۔دوسرے الفاظ میں اگر یہ کہا جائے کہ ہر حال میں ایم فل ہی کیا جائے کہ اس کے بغیر ویٹرنری پروفیشن میں گزارا نہیں تو یہ بھی ایک انتہائی سوچ ہے۔

اگر آپ نے ویٹرنری سائنس، اینیمل سائنس یا پولٹری سائنس میں گریجویشن کر لی تو اس کے بعد آپ کے پاس اس شعبہ کی بنیادی ڈگری آ گئی ہے۔اس شعبہ میں بنیادی تعلیم آپ کی مکمل ہے جس کی بنیاد پر آپ پیشہ ورانہ امور سرانجام دے سکتے ہیں۔اس کے بعد اگر آپ نے آگے پوسٹ گریجویشن کی طرف جانا ہے یا اس کے ساتھ کوئی اضافی کورس یا ٹریننگ کرنی ہے تو یہ ایک ویلیو ایڈیشن ہے جس کی اہمیت اور وقعت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔اس کا فیصلہ آپ کو اپنے حالات اور ضروریات کو مدنظر رکھ کر کرنا چاہیئے۔

بعض کیریئر لائنز تو ایسی ہیں کہ اگر ان کی جانب جانا ہو تو اس کے لئے پوسٹ گریجویشن کے بغیر گزارا نہیں ہوسکتا مثال کے طور پر ٹیچنگ اور ریسرچ کی لائن۔اسی طرح کچھ لائنز ایسی ہیں جن میں ایم فل اگر انہی سے متعلقہ مضامین میں کیا جائے تو اس سے فائدہ ہوتا ہے مثال کے طور پر نیوٹریشن، پولٹری

پیتھالوجی وغیرہ۔ دوسری جانب بے شمار ایسے شعبہ جات بھی ہیں جن میں ایم فل لازمی نہیں۔

اگر ڈگری کے بعد نجی زندگی کا تقاضا ہے کہ روزگار حاصل کیا جائے اور بنیادی پروفیشنل ڈگری کے حصول کے بعد مزید تعلیم کو حاصل کرنا آسان نہیں تو پھر پوسٹ گریجویشن کی جانب نہیں سوچنا چاہئے۔ اگر ریسرچ یا ایجوکیشن کے شعبہ میں نہیں جانا اور پرائیویٹ سیکٹر ہی میں ملازمت کرنی ہے تو پوسٹ گریجویشن نہ کرنے پر کسی قسم کا ملال نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں اگر شوق ہو یا مستقبل میں کبھی ضرورت محسوس کی جائے تو مناسب وقت پر ملازمت کے ساتھ ایم فل وغیرہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

ایک طرف آپ نے دو سال ایم فل میں گزارے ہوں اور دوسری طرف دو سال پرائیویٹ سیکٹر کا تجربہ حاصل کیا ہو تو دو سال کے بعد ایم فل کے مقابلے میں تجربے والے پروفیشنل کے لئے بہتر مواقع ہوں گے۔ دوسری جانب عمومی تناظر میں کسی بھی قسم کی اضافی تعلیم کی اہمیت سے کسی طرح سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔

مختلف تعلیمی اداروں میں ایسی آپشنز بھی دیکھی جاسکتی ہیں جہاں جاب کے ساتھ ساتھ ایم فل آسانی سے ہوسکے۔ اس حوالے سے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور ورچوئل یونیورسٹی جیسے اداروں سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

اگر ایم فل کرنا ہو تو اس میں مضمون کا انتخاب سب سے اہم نقطہ ہے۔ مضمون کے انتخاب میں سب سے پہلے اس پہلو کو دیکھنا ہوگا کہ آپ نے کس کیریئر لائن کا انتخاب کرنا ہے۔

مجموعی طور پر ٹیچنگ اور ریسرچ میں جانے والے لوگوں کو ایم فل کے مضمون کے انتخاب کے لئے دو پہلوؤں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ سب سے پہلے ذاتی دلچسپی کیونکہ ساری زندگی آپ نے اسی مضمون کے ساتھ وابستہ رہنا ہے۔ دوسری جانب ملازمت کے مواقع یعنی اس مضمون سے متعلقہ ملازمت کے مواقع کتنے ہیں۔

اگر جانوروں کو پسند کرتے ہیں اور ٹیچنگ میں جانے کے بعد بھی جانوروں کے علاج معالجے سے براہِ راست منسلک رہنا چاہتے ہیں تو پھر کلینکل میڈیسن، سرجری، تھیریو جینالوجی، لائیوسٹاک مینجمنٹ اور پولٹری پروڈکشن وغیرہ جیسے مضامین کا انتخاب کرنا چاہئے۔ اگر آپ جانوروں سے دور

کسی ماحول کے خواہشمند ہیں تو پھر اس طرح کے مضامین اور خاص طور پر کلینیکل میڈیسن، سرجری اور تھیریوجینالوجی جیسے مضامین آپ کے لئے مستقبل میں تنگی کا باعث بنیں گے۔

ریسرچ اور ٹیچنگ کے شعبہ میں رہتے ہوئے اگر آپ انڈسٹری سے سروسز کے اعتبار سے تعلقات قائم کرنا چاہتے ہوں تو پھر آپ کے لئے پیتھالوجی، نیوٹریشن، تھیریوجینالوجی وغیرہ کے مضامین زیادہ بہتر رہیں گے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہیومین سائیڈ کا بھی ٹچ رہے اور ریسرچ کے دوران اس جانب بھی جایا جا سکے تو پھر مائیکروبیالوجی، پیتھالوجی، ایپی ڈیمالوجی اینڈ پبلک ہیلتھ، پیراسائیٹالوجی وغیرہ کے مضامین فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔

اگر آپ کی سی جی پی اے زیادہ نہیں اور پھر بھی آپ ٹیچنگ کے شعبہ میں جانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ کو ایسے مضمون کا انتخاب کرنا چاہئے جس میں لوگوں کی تعداد نسبتاً کم ہو اور مواقع بھی موجود ہوں۔ اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ ایسے مضمون کا انتخاب کر لیا جائے جس سے کسی نجی یا سرکاری نان ویٹرنری یونیورسٹی یا پرائیویٹ کالج میں پڑھانے کا بھی موقع مل سکے مثال کے طور پر مائیکروبیالوجی، بائیوٹیکنالوجی، بائیوکیمسٹری وغیرہ۔

اگر ٹیچنگ یا ریسرچ کے شعبہ میں نہیں جانا اور ایم فل کرنے کے لئے حالات موافق ہیں تو پھر ایم فل کے لئے کسی ایسے مضمون کا انتخاب کرنا چاہئے جس کی کاروباری وقعت ہو یا جس سے پروفیشنل زندگی میں فائدہ ہو۔ مثال کے طور پر پولٹری کے شعبہ میں کام کرنے والے لوگوں کے لئے پیتھالوجی، نیوٹریشن جیسے مضامین فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ ڈیری کے شعبہ میں کام کرنے والے لوگوں کے لئے کلینیکل میڈیسن، تھیریوجینالوجی، نیوٹریشن جیسے مضامین کارآمد ہو سکتے ہیں۔ لیب ڈائیگناسس میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے مائیکروبیالوجی، پیتھالوجی وغیرہ کے مضامین بہتر انتخاب ہو سکتے ہیں۔ ادویات کی تیاری کے شعبہ میں جانے والے مائیکروبیالوجی وغیرہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ فیلڈ پریکٹس کرنے والوں کے لئے کلینیکل میڈیسن اور تھیریوجینالوجی کے مضامین مددگار ہو سکتے ہیں۔ پیٹ پریکٹس میں جانے والوں کے لئے پیٹ اینیمل پریکٹس، کلینیکل میڈیسن اور سرجری وغیرہ کے مضامین اہمیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔

دوسری جانب اگر ایسے مضمون میں ایم فل کر لیا جائے جس کی ریسرچ کے لحاظ سے اہمیت ہے یا جس کی بزنس یا فیلڈ کے کام میں کوئی وقعت نہیں، تو پرائیویٹ سیکٹر میں کام کرنے والے لوگوں کو براہِ راست اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

ایم فل کے لئے ایسے مضامین بھی موجود ہیں جن کا تعلق براہِ راست فوڈ انڈسٹری سے ہے۔ان میں میٹ ٹیکنالوجی، ڈیری ٹیکنالوجی، فوڈ سیفٹی وغیرہ کے مضامین شامل ہیں۔ان مضامین کے انتخاب سے پہلے اس پہلو کو دیکھنا چاہئے کہ کیا آپ نے کیریئر انہی سے متعلقہ شعبہ میں بنانا ہے۔اسی طرح اس پہلو کو بھی لازمی دیکھنا چاہئے کہ جس مضمون میں ایم فل کر رہے ہیں اس سے متعلقہ انڈسٹری کتنی بڑی ہے اور اس میں ہیومین ریسورس کی ڈیمانڈ اور پروفیشنل کے لئے بہتر مواقع کس حد تک ہیں۔

متعلقہ مضامین سے ہٹ کر انڈسٹری میں کام کرنے والے پروفیشنلز کے لئے بزنس مینجمنٹ جیسے مضامین بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ MBAوغیرہ کے لئے ریگولر کلاسز کے علاوہ MBA Executive جیسی بھی ڈگریاں موجود ہیں جن میں ہفتے میں چند دن کلاسز ہوتی ہیں۔

لیڈی پروفیشنلز کو ایم فل کے لئے ایسے مضامین کا انتخاب نہیں کرنا چاہئے جن سے وہ صرف ویٹرنری پروفیشن تک ہی محدود ہو جائیں۔ ایسی خواتین جنہوں نے محکمہ لائیوسٹاک یا کسی ویٹرنری تعلیمی ادارے میں ہی نوکری کرنی ہو، ان کے لئے تو یہ پہلو اہمیت نہیں رکھتا مگر ایسی لیڈی پروفیشنلز جنہوں نے محکمہ لائیوسٹاک یا ویٹرنری تعلیمی اداروں میں نوکری نہیں کرنی، انہیں اس پہلو کا لازمی خیال رکھنا چاہئے۔ مائیکروبیالوجی، پیتھالوجی، فزیالوجی، بائیوٹیکنالوجی جیسے مضامین کی بدولت ان علاقوں میں بھی تعلیمی اداروں اور دیگر اداروں میں ملازمت کے مواقع میسر آ جاتے ہیں جہاں ویٹرنری تعلیمی ادارے موجود نہ ہوں۔اس حوالے سے ریسرچ اور ایجوکیشن سے متعلقہ چیپٹر میں تفصیل سے بات کی گئی ہے۔

دوسری جانب ایسی لیڈی پروفیشنلز جنہوں نے کسی خاص کیریئر لائن کو اپناتے ہوئے کام کرنا ہو جیسے پیٹ پریکٹس، ڈائیگناسس وغیرہ تو انہیں اس مناسبت سے اپنے متعلقہ مضمون کا انتخاب کرنا چاہئے۔

پروفیشنل ڈگری اور ذاتی کاروبار

اکثر پروفیشنلز کے دل میں ڈگری کے بعد اپنے کاروبار کی خواہش ہوتی ہے اور اس حوالے سے سوال بھی پوچھا جاتا ہے۔

اگر حقائق کو مدنظر رکھا جائے تو کسی بھی قسم کے کاروبار کے لئے سب پہلے جس چیز کی ضرورت ہے، وہ ہے سرمایہ۔ یقیناً بہت سے ایسے کاروبار ہیں جن میں کم سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح بڑے کاروبار میں سرمایہ بھی زیادہ چاہیئے ہوتا ہے۔

سرمائے کے بعد اہم ترین چیز ہے کام کا ہنر یا تجربہ۔ اگر سرمایہ ہو مگر کام نہ آتا ہو یا کام کا تجربہ نہ ہو، تو کاروبار نہیں ہوسکتا۔ خاص طور پر ایسا کاروبار جو ٹیکنیکل ہو اس میں کام کا آنا بہت ضروری ہے۔ چند موٹیویشنل سپیکرز کے لیکچرز سننے یا یوٹیوب پر چند ویڈیو دیکھنے سے کاروبار نہیں ہوسکتا۔ کاروبار ایک حقیقت ہے اور اس کی بنیاد حقائق پر مبنی ہونی چاہیئے۔

ویٹرنری سائنس، اینیمل سائنس یا پولٹری سائنس کا کوئی بھی گریجویٹ جس کے پاس کچھ سرمایہ ہو اور وہ کاروبار کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیئے کہ پہلے اس کاروبار سے متعلقہ کسی ادارے میں چند سال نوکری کرے۔ کام کو سیکھے، سمجھے اور اس کام کا دوسرے کاموں کے مقابلے میں جائزہ بھی لے۔ اگر کوئی اور کام بہتر لگے تو کچھ وقت اس میں بھی لگا لے۔ ڈگری کے دوران بھی کسی نہ کسی چھوٹے موٹے کام سے منسلک ہو کر تجربہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جب کام کی سمجھ آجائے تو پھر اس میں سرمایہ کاری کی جائے۔ اگر کنسلٹنسی سے متعلقہ کام کرنا ہو تو اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ پہلے اس کام کو سیکھا جائے۔ اس حوالے سے کتاب کے گزشتہ چیپٹرز میں بڑی تفصیل سے بات ہوئی ہے۔

بعض دفعہ آپ کو کام میں مہارت ہوتی ہے مگر آپ کے پاس سرمایہ نہیں ہوتا۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہو

سکتا ہے کہ کسی ایسے شخص کے ساتھ پارٹنر شپ کر لی جائے جس کے پاس سرمایہ ہو۔اس طرح کے کاروبار میں دوسرے شخص کا پیسہ ہوگا اور آپ اپنے تجربے کی بنیاد پر کاروبار کو چلائیں گے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سرمائے کے لئے بینک وغیرہ کا سہارا لے لیا جائے مگر اس میں رسک فیکٹر کو لازمی مدنظر رکھنا چاہیئے۔

کم سرمائے کے ساتھ کام کرنے کے بھی بہت سے طریقے ہوتے ہیں مگر اس میں حقائق کو لازمی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ چند مثالوں کو دیکھ کر یا چند لوگوں کی کامیابی کی داستانیں سن کر متاثر ہوتے ہوئے نوکری چھوڑ دینا اور اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دینا ہرگز مناسب نہیں ہوتا۔اس طرح کی وقتی جذباتی باتیں آپ میں جذبہ تو بہت پیدا کر دیتی ہیں مگر آخر کار آپ کو اسی معاشرے میں انہی تلخ حقائق کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کا عام طور پر سامنا ہوتا ہے۔ ہاں کاروبار ضرور کریں مگر پلاننگ کے ساتھ اور چادر اور حالات کو دیکھتے ہوئے۔

اگر آپ کے پاس تجربہ نہیں اور آپ ڈگری کے فوراً بعد کسی کاروبار کا آغاز کر دیتے ہیں تو آپ اپنے وقت کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کے پیسے کے ضیاع کا باعث بن سکتے ہیں۔

لیڈی پروفیشنلز کے لئے مواقع

اگر چہ کتاب کے گزشتہ چیپٹر ز میں تمام شعبہ جات کے تناظر میں لیڈی پروفیشنلز کے کیریئر کے حوالے سے تفصیل کے ساتھ بات کی گئی ہے مگر ضروری تھا کہ اس مناسبت سے الگ سے مختصر بات بھی کی جائے۔

خواتین کی زندگی میں وقت کے ساتھ ساتھ بہت سی تبدیلیاں آتی ہیں اور ان میں سے بہت سی تبدیلیوں کا تعلق سماجی روایات اور سماجی فرائض سے ہوتا ہے۔ اس لئے لیڈی پروفیشنلز کو اپنے کیریئر کے انتخاب کے لئے مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ڈگری کا مقصد کیا تھا، ڈگری کے بعد نوکری کیوں کرنی ہے، اور جس سماجی طبقے سے تعلق رکھتی ہیں اس کے سماجی حقائق کیا ہیں۔ اگر ان حقائق پر ایمانداری اور حقیقت پسندی سے غور کیا جائے گا تو پھر کیریئر میں Sustainability آئے گی۔ اگر جذباتی یا حقائق کے برعکس فیصلے کئے گئے تو تسلسل قائم نہیں رہے گا۔

مجموعی طور پر ویٹرنری پروفیشن سے متعلقہ لیڈی پروفیشنلز کو سرکاری نوکری کو ترجیح دینی چاہیئے۔ سرکاری نوکری میں خواتین کے لئے بہت سی آسانیاں ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عمومی حالات میں سرکاری نوکری میں ٹائم کو مینج کرنا بھی نسبتاً آسان ہوتا ہے۔ اس کے برعکس پرائیویٹ سیکٹر میں خاص طور پر مقامی اداروں میں ہیومین ریسوس سے متعلقہ قواعد وضوابط اتنے مستحکم نہیں ہوتے جس کی وجہ سے خواتین کو بعض دفعہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اکثر پرائیویٹ نوکری میں تسلسل کو قائم رکھنا بھی ممکن نہیں رہتا۔ دوسری جانب پرائیویٹ سیکٹر میں مردوں کے مقابلے میں ملازمت کے مواقع بھی نسبتاً کم ہیں۔

سرکاری نوکریوں میں سے اگر کسی تعلیمی ادارے میں نوکری کا موقع ملے تو یہ بہترین آپشن ہے۔ اس

حوالے سے اگر آپ کا مزاج اور تعلیمی کارکردگی ایسی ہو کہ آپ تعلیمی ادارے کا حصہ بن سکتی ہیں تو اس کے لئے اپنی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایم فل میں ایسے مضمون کا انتخاب کریں جس میں ملازمت کے مواقع نسبتاً زیادہ ہوں۔ اگر ایسے مضمون کا انتخاب کر لیا جائے جس سے متعلقہ ملازمت کے مواقع نان ویٹرنری تعلیمی اداروں میں بھی میسر ہوں تو بہتر ہے۔ اس کا فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب کسی ایسے شہر میں جانا پڑ جاتا ہے جہاں ویٹرنری تعلیمی ادارہ موجود نہیں ہوتا۔ دوسری جانب بیسک اور لائف سائنسز کے مضامین سے متعلقہ کوئی نہ کوئی سرکاری یا پرائیویٹ تعلیمی ادارہ عام طور پر مل ہی جاتا ہے۔ خواتین مختلف پرائیویٹ سکولز اور کالجز کے ساتھ ساتھ معیاری اکیڈمیز میں بیسک مضامین بھی پڑھا سکتی ہیں۔

اگر تعلیمی ادارے میں موقع نہ ملے تو پھر کسی ریسرچ کے ادارے یا محکمہ لائیوسٹاک میں کوشش کرنی چاہئے۔ ایسی خواتین جو چاہتی ہوں کہ زندگی میں نوکری کا تسلسل قائم رہے تو ان کے لئے محکمہ لائیوسٹاک چند بہترین آپشنز میں سے ایک ہے۔ اس طرح کی نوکری زندگی میں آنے والی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ ضرورت کے مطابق ڈھلتی جاتی ہے۔ دوسری جانب اگر کسی تعلیمی ادارے کی بات کریں تو اس میں شہر کو چھوڑنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ ہاں اس حقیقت کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ یونیورسٹی کی نوکری کی وقعت محکمہ لائیوسٹاک کی نوکری سے کئی گنا زیادہ ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک کی نوکری میں اس پہلو کو لازمی مدنظر رکھنا چاہئے کہ اگر ریسرچ کے ادارے یا کسی فارم پر نوکری کی تو پھر اسی شہر میں ساری زندگی رہنا پڑے گا جہاں یہ ادارہ موجود ہوگا۔ اس حوالے سے فارم تو پھر بھی مختلف علاقوں میں موجود ہیں مگر ریسرچ کے ادارے میں آپشنز نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہیں۔ اسی طرح اگر محکمہ لائیوسٹاک کے علاوہ کسی ریسرچ کے ادارے کی بات کریں تو اس میں بھی اس پہلو کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

محکمہ لائیوسٹاک کے ایکسٹینشن ونگ کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے متعلقہ سرگرمی ہر شہر میں موجود ہوتی ہے۔ آپ جہاں کہیں بھی جائیں، عمومی حالات میں اس علاقے میں پوسٹنگ کروا سکتے ہیں۔

محکمہ لائیوسٹاک کے ساتھ ساتھ محکمہ وائلڈ لائف کی نوکری بھی لیڈی پروفیشنلز کے لئے ایک آپشن ہے

لیکن یہ محکمہ لائیوسٹاک کے مقابلے میں تھوڑی مشکل ہے۔اس میں بعض دفعہ پوسٹنگ ایسی جگہ پر بھی ہوسکتی ہے جہاں کام کرنا مشکل ہوتا ہے۔اسی طرح اس سے متعلقہ سیٹیں بھی ہر شہر میں موجود نہیں ہوتیں۔

پاکستان آرمی کی ملازمت لیڈی پروفیشنلز کے لئے یقیناً بڑی شاندار آپشن ہونی چاہئے لیکن اس نوکری کے جو تقاضے ہیں انہیں لازمی مدِنظر رکھنا چاہئے۔آرمی کی نوکری کے حوالے سے مختلف پہلو اشتہار ہی میں انتہائی واضح ہوتے ہیں۔

پرائیویٹ سیکٹر کی اگر بات کریں تو فارم مینجمنٹ میں کچھ خواتین کے کام کی مثالیں ملتی ہیں مگر Sustainability نہیں نظر آتی ہے۔اگر پاکستان میں کسی جگہ ایسی مثال ہوگی بھی تو وہ Exceptional کیس ہوگا۔اس حوالے سے متعلقہ چیپٹرز میں تفصیلات موجود ہیں۔

پرائیویٹ سیکٹر میں اگر سیلز اینڈ مارکیٹنگ کی بات کریں تو فیلڈ میں کام کرنا تو غالباً عمومی سماجی حالات کے تناظر میں مشکل ہے اور اس طرح کی مثالیں بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ہاں بہت سی لیڈی پروفیشنلز موجود ہیں جو ادویات، فیلڈ، مشینری، آلات اور ویٹرنری پروفیشن سے متعلقہ دیگر مختلف پرائیویٹ کمپنیوں میں کام کر رہی ہیں۔اس طرح کی لیڈی پروفیشنلز ڈیجیٹل مارکیٹنگ، ٹیکنیکل سٹڈی، ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ، آفس مینجمنٹ، ایونٹ مینجمنٹ، کسٹمر کیئر اور دیگر متعلقہ امور کو دیکھتی ہیں۔اسی طرح مختلف کمپنیوں کے کوالٹی کنٹرول سیکشنز میں بھی خواتین کام کرتی ہیں۔اس حوالے سے بھی تفصیلات ہر شعبے کے تناظر میں گزشتہ چیپٹرز میں موجود ہیں۔

سوشل سیکٹر ان خواتین کے لئے انتہائی موزوں ہے جو تسلسل کے ساتھ نوکری نہیں کرنا چاہتیں۔سوشل سیکٹر میں حالات بدلتے رہتے ہیں۔کبھی پروجیکٹس کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے اور کبھی بہت کم۔ اسی حوالے سے خواتین اپنی ضرورت کے مطابق نوکری کر لیتی ہیں۔جب کبھی پروجیکٹ اچھا ملا تو کام کرلیا، جب دل چاہا چھوڑ دیا اور جب پراجیکٹ نہ ملا، تو بھی زیادہ فرق نہ پڑا۔

سوشل سیکٹر میں کام کرنے والی خواتین بہت آگے بھی جا سکتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے منصوبوں تک بھی محدود رہ سکتی ہیں۔سوشل سیکٹر میں خواتین کے لئے مواقع بھی نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔اس سیکٹر میں

اپنی این جی او بنا کر کام کیا جا سکتا ہے۔سوشل سیکٹر کا حصہ بننے سے پہلے اس شعبہ کے کلچر اور خاص طور پر جس ادارے کا آپ حصہ بن رہی ہیں اس کے کلچر کے بارے مکمل آگاہی ضرور حاصل کرنی چاہیے تا کہ کسی جگہ سماجی سطح کا ٹکراؤ نہ ہو۔

سوشل سیکٹر میں ایک اہم ترین آپشن بروک ہسپتال کی بھی ہے۔اگر اس ادارے میں کام کرنے کا موقع ملے تو ضرور کریں کیونکہ یہاں ہیومین ریسورس کے قوانین نسبتاً بہتر ہوتے ہیں اور یہاں سیکھنے کو بھی بہت کچھ ملتا ہے۔اس حوالے سے بروک میں کام کی نوعیت کے بارے پہلے آگاہی ضرور حاصل کر لیں۔

ویٹرنری پریکٹس کی اگر بات کریں تو لیڈی پروفیشنلز کے لئے پیٹس کی پریکٹس ایک بہترین آپشن ہے۔ سوشل سیکٹر کی طرح پیٹ پریکٹس کا تجربہ بھی زندگی میں کسی نہ کسی جگہ کام آ جاتا ہے۔سوشل سیکٹر کے مقابلے میں پیٹ پریکٹس میں سماجی مسائل بھی کم ہوتے ہیں کیونکہ اس شعبہ میں اپنا کام بھی بہتر انداز میں کیا جا سکتا ہے۔اس حوالے سے مزید تفصیلات متعلقہ چیپٹر میں موجود ہیں۔

اگر خواتین کو آگے بڑھنے کا شوق ہو تو ان کو CSS اور PMS جیسے آپشنز کی طرف بھی جانا چاہیے مگر اس سے پہلے اس شعبہ کے بارے مکمل رہنمائی ضرور حاصل کر لینی چاہیے۔

خواتین کے لئے گورنمنٹ سیکٹر، پرائیویٹ سیکٹر، سوشل سیکٹر اور دیگر تمام شعبہ جات میں موجود ملازمت کے مواقع کے حوالے سے ہر شعبے سے متعلقہ چیپٹر میں بڑی تفصیل سے بات ہوئی ہے۔خواتین کی مناسبت سے ہر شعبہ کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو بھی بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

پیرا ویٹرنری ورکرز کے لئے مواقع

ویٹرنری اسسٹنٹ، آرٹیفیشل انسیمی نیشن ٹیکنیشن، ڈیری فارم سپروائزر، پولٹری فارم سپروائزر اور اس طرح کے مختلف ڈپلومے اور کورسز مختلف اداروں کی جانب سے کروائے جاتے ہیں۔ ان افراد کے لئے بھی ویٹرنری پروفیشنلز کی طرح بہت سے مواقع موجود ہیں۔

پیراویٹس کا کیا کردار ہونا چاہئے اور ان کو کس جگہ کس انداز سے کام کرنا چاہئے، اس بحث کو ایک طرف رکھتے ہوئے موجودہ حقائق کی بنیاد پر جو مواقع پیراویٹس کے لئے موجود ہیں، ان پر بات کر لیتے ہیں۔

محکمہ لائیوسٹاک، محکمہ وائلڈ لائف سمیت دیگر متعلقہ سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں پیراویٹس کے لئے ملازمت کے مواقع ہوتے ہیں۔ اگر پرمانٹ نوکری ملے تو پیراویٹس کے لئے یہ بہت اچھی آپشن ہے۔

بہت بڑی تعداد میں پیراویٹس فیلڈ میں پریکٹس کرتے ہیں۔ ہمارے حالات کے مطابق فیلڈ میں کام ویٹرنری اسسٹنٹس اور اے آئی ٹیکنیشنز کے لئے اچھی آپشن ہے۔ اس حوالے سے کسی بھی پیراویٹ کو پرائیویٹ کام کرنے سے پہلے اس صوبے کے قانونی تقاضے ضرور پورے کرنے چاہئیں۔

پولٹری فارمز، ڈیری فارمز اور فیٹنگ فارمز پر پیراویٹس کے لئے بہت سے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ اگر کوئی پیراویٹ فارم مینجمنٹ کا کام سیکھ لے تو یہ اس کے لئے اچھے روزگار کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ کمرشل پولٹری فارم یا کمرشل ڈیری فارم کا کام اچھی آپشن ہے۔

پیراویٹس کے لئے فیڈ، میڈیسن اور لائیوسٹاک سیکٹر کی دیگر مصنوعات سے متعلقہ مختلف کمپنیوں میں مارکیٹنگ کے بھی مواقع بھی ہوتے ہیں۔ مارکیٹنگ میں کوئی بھی پیراویٹ اپنی قابلیت کی بنیاد

پر پوزیشن بنا سکتا ہے۔ پیرا ویٹس کے لئے مختلف فلاحی اداروں اور دیگر اداروں میں بھی مواقع ہو سکتے ہیں۔

پیراویٹس پاکستان سے باہر بھی کام کر سکتے ہیں۔اس حوالے سے انہیں فراڈ سے ہمیشہ بچنا چاہئے اور باہر جانے کیلئے قانونی تقاضوں کو پورا کرنا چاہئے۔غیر قانونی طریقے سے باہر جانے کا انجام خطرناک ہوتا ہے۔

آخر میں چند گزارشات

محنتی اور باہمت شخص کے لئے زندگی میں بہت سے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ آپ ویٹرنری اور اینیمل سائنسز کی جس ڈگری سے بھی وابستہ ہیں، آپ کے لئے مواقع موجود ہیں۔ آپ کو اپنی ڈگری نہیں پسند، پھر بھی بہت سے دروازے کھلے ہیں۔ اگرچہ زندگی آسان نہیں ہوتی، مگر موجود حالات ہی میں سے اپنے لئے راستے نکالنا ہوتے ہیں۔

زندگی میں کبھی بھی پریشان نہیں ہونا۔ کبھی بھی بددل اور مایوس نہیں ہونا۔ اچھی نیت، محنت، ایمانداری، دلجمعی اور مثبت سوچ کے ساتھ اپنی کوشش کو جاری رکھنا ہے؛ راستے خود بخود بنتے جاتے ہیں۔

یقیناً کیریئر پلاننگ کے لحاظ سے صرف یہی ایک کتاب کافی نہیں۔ یہ ایک وسیع موضوع ہے جس میں بہت سے پہلوؤں پر بات ہوسکتی اور کچھ پہلو ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر کھل کر بات نہیں کی جاسکتی۔ ہر شعبہ سے متعلقہ ماہرین موجود ہیں، ان سے بھی رہنمائی لینی چاہیئے۔

کتاب میں مختلف شعبہ جات اور ان سے متعلقہ ملازمت اور انٹرنشپ کے مواقع کے حوالے سے بڑی تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ اس حوالے سے کوشش کی گئی ہے کہ مجموعی طور پر پاکستان کے تناظر میں تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا جاسکے۔ اس کے باوجود ممکن ہے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں اور بیرون ممالک میں مقامی حالات کے تناظر میں صورتحال تھوڑی بہت مختلف ہو۔ اسی طرح قانونی یا انتظامی سطح پر مختلف فیصلے بھی صورتحال پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔ اس لئے گزارش ہے کہ کتاب میں دیے گئے مواد کے ساتھ ساتھ مقامی حقائق کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ اس مناسبت سے اگر کسی بھی جگہ رہنمائی یا مدد کی ضرورت ہو تو رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

www.jassaraftab.com

www.facebook.com/MJassarAftabOfficial

جاسر آفتاب

JASSARAFTAB.COM
A Veterinary Information Hub

لائیوسٹاک، پولٹری، فشریز، جنگلی حیات، پالتو اور دیگر جانوروں سے متعلقہ

خبروں، معلومات اور تجزیوں پر مشتمل ویب سائیٹ

Jassaraftab.com

A Veterinary Information Hub

Like & Follow our Facebook Pages for Daily Updates

www.facebook.com/MJassarAftabOfficial

www.facebook.com/VeterinaryInformationHub

قصور کے ایک گھرانے سے تعلق جہاں بچپن ہی سے کتابوں اور قانون کی باتوں میں وقت گزرنے سے اگرچہ قانون دان بننے کی خواہش تو موجود رہی مگر مزاج سے مطابقت نہ رکھنے کے باعث سائنس کے مضامین ہی کو ترجیح دی گئی۔ ابتدائی تعلیم قصور اور کچھ حصہ لاہور سے مکمل کرنے کے بعد زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ ویٹرنری سائنس سے ڈگری حاصل کی۔

اگرچہ پہلی کتاب انٹرمیڈیٹ کے بعد لکھی جسے خالد پبلشرز (پائیلٹ سپرون آئینہ) نے چھاپا مگر اخبارات میں لکھنے کا باقاعدہ آغاز یونیورسٹی دور کے آخری دو سالوں میں کیا جس کے بعد سے اپنی پہچان بطور کالم نگار اور ویٹرنری تجزیہ نگار بنانے کی کوشش کی۔ ابھی ''مضامینِ نو'' کے عنوان سے کالم لکھتا ہوں۔

پاکستان کے کسی بھی اخبار یا اخباری سرگرمی سے میرا باقاعدہ روزگار وابستہ نہیں۔ صحافت اور کالم نگاری میرا شوق ہے اور اس شوق کو بطور مشن لیتے ہوئے چل رہا ہوں۔ کوشش کرتا ہوں کہ جو لکھا جائے نیک نیتی سے لکھا جائے اور مقصد اصلاح، آگاہی اور تبدیلی کے علاوہ کچھ نہ ہو۔

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40- اُردو بازار، لاہور۔
فون: 37223584' 37232336' 37352332
www.ilmoirfanpublishers.com
ilmoirfanpublishers1@gmail.com
www.facebook.com/Ilmoirfanpublishers